قواعد فارسی

در بیان صرف و نحو زبان فارسی

[illegible] مرزا نثار علی بیگ میر منشی دفتر صدر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و [illegible]

[illegible] الہی بنارسی خان طالب العلم سابق گورنمنٹ کالج آگرہ نے

کتب مستند اور معروف سے زبان اردو [illegible]

تالیف کیا

بعد تصحیح صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی شمالی

[illegible] ۱۸۹۸ء

[illegible] الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی شمالی

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

7TH EDITION, 5,000 CO[illegible]
PRICE PER COPY, 5½ ANNAS

طبع ہفتم ۵۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۵/۰

فہرست ابواب قواعد فارسی

یہ رسالہ صرف ونحو فارسی کا اون طلباے مدارس سرکاری کے لیے
تالیف ہوا ہی کہ جنکے مدارس مین زبانِ اُردو نیچے کی جماعتون مین تعلیم کی جاتی ہی
اور وجہ اُردو مین ہونے اِس رسالہ کی یہہ ہی کہ اگرچہ یہہ طریقہ مجوزہ رواج ملک سے
اور راے اور اور مؤلفون سے مختلف ہی لیکن اِسمین اُستاد اور شاگرد دونونکی
تخفیف تکلیف متصور ہی اور ظاہر ہی کہ جو طالبعلم اُردو پڑھ سکتا ہی وہ باستعانت
اِس کتاب کے عرصۂ قلیل مین بے تکلف فارسی کی صرف ونحو سیکھ سکتا ہی *
مخفی نرہے کہ کمال احتیاط درباب ترتیب اس کتاب کے عمل مین آئی ہی اور جو
مضمون فہم طالبعلم سے بعید متصور ہوا شروع کتاب مین درج نہین کیا گیا - اور
طالبعلم کو تکلیف حفظ یاد کرنے فہرست ایسے الفاظ کی دیگئی ہی کہ جنکے ادراک مطالب سے

ذہن اوسکا عاری ہو اور وہی قواعد اسمین درج کیے گئے ہین کہ جو معتبر رسالون
مروجہ حال کے پائے جاتے تھے اور تالیف مین اس رسالہ کی بہت کچھ اعانت
منشی بنارسی خان پیشکار ضلع آگرہ طالبعلم سابق آگرہ کالج اور مرزا نثار علی بیگ
میر منشی صدر سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی سے ملی۔ اور مسودہ رسالۂ مذکور اول سے
آخر تک بنظر اصلاح ملاحظہ سے صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی کے
گذرا اور جابجا جو جو حاشیہ ضروری معلوم ہوے منجانب صاحب ممدوح صرف رسالہ مسطور پر ثبت کیے گئے

اس رسالہ مین چار باب ہین

باب اول ۔ دربیان زبان و حروف تہجی جسمین دو فصلین ہین*

فصل اول دربیان تحقیقات زبان فارسی فصل دوم دربیان حروف تہجی
و حرکات و سکنات وغیرہ*

باب دوم دربیان صرف جسمین تین فصلین ہین*

فصل اول دربیان اسماء فصل دوم دربیان افعال فصل سوم دربیان حروف

باب سوم ۔ دربیان نحو*

باب چہارم ۔ دربیان خواص حروف و محاورات جو زبان فارسی مین مروج ہین*

باب اول ۔ دربیان تحقیقات زبان و حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ*

فصل اول دربیان تحقیقات زبان واضح ہو کہ زبان فارسی مین سات قسم کی بانین ہین
جنکی تفصیل ذیل مین لکھی جاتی ہے سغدی سکزی زابلی ہروی فارسی پہلوی دری

چنانچہ منجملہ اونکے چار زبانین اول کی متروک الاستعمال ہین اور پچھلی تین زبانین یعنی
فارسی پہلوی اور دری مروج اور متداول ہین - اور زبان فارسی اصل
مین اوس زبان کا نام ہی کہ جو ملک فارس مین بولی جاتی ہی اور جسکی حدود اربعہ یہ ہین
شمال مین ارمینیا - بحیرۂ خضر توران غرب مین روم - جنوب مین خلیج فارس
جسے بحر ہرمز بھی کہتے ہین - شرق مین بلوچستان و افغانستان جو بطور حد فاصل
ہندوستان اور فارس کے واقع ہین قبل از مفتوح ہونے فارس کے اہل عرب کے
ہاتھ سے اور اشاعت مین اسلام کے فارسی مین بھی قواعد صرف و نحو کے
مطابق اوسی زبان کے پائے جاتے تھے لیکن وہ قواعد آمیزش زبان عربی سے
رفتہ رفتہ ایسے محو اور منسی ہو گئے کہ جو قواعد یا الفاظ مصطلح علم مذکور بالفعل زبان
فارسی مین پائے جاتے ہین وہ سب مستعار زبان عربی معلوم ہوتے ہین - تنبیہ
جو الفاظ مصطلح عربی اس رسالہ مین مشکل معلوم ہونگے مؤلف اونکے معانی بزبان
اردو حاشیہ پر درج کریگا

فصل دوم دربیان حروف تہجی و حرکات و سکنات وغیرہ

جو اشکال حروف تہجی زبان عربی مین مستعمل ہین وے زبان فارسی مین بھی مروج ہین
چنانچہ اشکال حروف تہجی کی یہ ہین +
ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل
م ن و ہ ی لیکن منجملہ ان حروف کے آٹھ حرف مندرجۂ ذیل مخصوص زبان عرب ہین

جو الفاظ فارسی مین نہین آتے ثا حا صاد ضاد طا ظا عین قاف اور اسیطرح
چار حرف مخصوص زبان فارسی کے ہین جو عربی مین نہین آتے وہ یہہ ہین پ
چ ژ گ منجملہ انھین حروف تہجی کے (و ا ی) حروف علت کہلاتے ہین
اور انکو اخوات اعراب بھی کہتے ہین کس لیے کہ اخت کہتے ہین بہن کو تو
واو کی آواز ضمہ یا پیش کی آواز کے ساتھہ بہت مشابہ ہی اور علی ہذا الف کی
آواز فتحہ یا زبر کے ساتھہ اور ی کی کسرہ یا زیر کے ساتھہ۔ اور جب انکے ما قبل وہ حرکت
مناسب آتی ہی کہ جس سے تلفظ انکا خوب باظہار کے ساتھہ کیا جائے تو انھین حروف
علت کو اوسوقت حروف مدہ کہتے ہین اور عموماً اعراب کی تین قسمین ہین زبر زیر
پیش جنکو عربی مین فتحہ یا نصب کسرہ یا جر ضمہ یا رفعہ کہتے ہین جیسے
مَن دِل گُل اور جس حرف پر فتحہ ہوتا ہی اوسے مفتوح اور جسپر کسرہ ہوتا ہی
اوسے مکسور اور جسپر ضمہ ہوتا ہی اوسے مضموم کہتے ہین۔ اور سوای ان اعرابون کے
فارسی مین اور بھی علامتین ہین جنکا جاننا ناگزیر ہی۔ چنانچہ ایک جزم ہی جسکو سکون
بھی کہتے ہین اور جس حرف پر جزم ہوتا ہی اوسپر کوئی حرکت نہین آتی اور اپنے
ماقبل کے حرف کو اوس حرف سے جسپر آتا ہی ملا دیتا ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی
ہ یا ہ اور جس حرف پر یہہ علامت ہوتی ہی اوسے مجزوم اور ساکن کہتے ہین۔ دوم
تشدید جس سے ایک حرف دوبارہ پڑھا جاتا ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی (ّ) جسکو
سراسین کا کہنا چاہیے جیسے لفظ مشدّد مین۔ اور مشدد اوسکو کہتے ہین جسپر تشدید ہی

سوم مد جسکی صورت یہہ ہی (~) یہہ علامت فارسی مین حرف الف پر لکھی
جاتی ہی تاکہ آواز اوسکی دراز پڑھی جائے اور جب الف پر یہ علامت ہوتی ہی اوسے
ممدودہ کہتے ہین اور در اصل یہ مد ایک حرف الف متحرک ہی جو دوسرے الف ساکن پر
لکھا جاتا ہی تاکہ اجتماع دو الفون کا نہو۔ اس لیے ملفظ آب و آاب مین کچھہ فرق
نہین ہی۔ چہارم تنوین جیسے حالاً (اً) پر جو دو دفعہ حرکت فتحہ لکھی گئی اسی
کو تنوین کہتے ہین اور اسیطرح دو زیر اور دو پیش کو بھی تنوین کہتے ہین *

باب دوم در بیان صرف

صرف سے حال عوارض کلمہ مثل تقسیم و تعلیل و اشتقاق اور حال اصلیت کلمہ
اور گردان وغیرہ معلوم ہوتا ہی اور غرض اس علم سے یہ ہی کہ متکلم لفظ صحیح بولے *
واضح ہو کہ فارسی مین بھی مثل عربی کے کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل حرف
اسم اوس کلمہ کو کہتے ہین جو اپنے معنی مستقل تنہا پر دلالت کرے اور کوئی زمانہ اوسمین
نپایا جاوے جیسے شیر از درخت تاک نیکی بدی اسم کی باعتبار معنی کے دو قسمین
ہین ایک اسم ذات دوم اسم صفات چنانچہ اسم ذات اوسکو کہتے ہین جو نام ہو
ذات کسی شی کا جیسے درخت گل سنگ فیل ہوا فرشتہ سخن مرد اور اسکا
ذکر مفصل آیندہ کیا جائیگا اور اسم صفت اوسکو کہتے ہین جو نام ہو کسی ایسی شی
کا جسمین کوئی صفت پائی جاتی ہو خواہ وہ صفت عارضی ہو یا دائمی جیسے بلند سخت
تا شیرین سرد نیک روشن زیرک اور جیسا ان اسماے صفات کی خود ذات کا

نام ہین تو وہ بھی اسم ذات کہلاوینگے جیسے بلندی سختی سستی شیرینی سرخی
نیکی روشنی زیرکی - اور علی ہذا جب ان اسما ذات کو یکی و یشی بعض حروف وغیرہ
صفت کرلین تو اوسوقت اونکو بھی اسما صفات کہینگے جیسے سنگین پیلانہ مستانہ
ہوائی مردانہ اور جن اسما مین کہ معنی صفتی بطور ثبوت اور قیام کے پائے جاتے ہین اونکو
اہل عرب صفت مشبہ کہتے ہین جیسے جمیل حسین اور حال جامد و مشتق اور معرفہ و نکرہ
ہونے اسم صفت کا مع قاعدہ جمع وغیرہ بشمول تقسیم قواعد اسم ذات کے بیان کرینگے
اور تصریح اسم صفت کی اوسمین کردیجائیگی از روی تقسیم صرفی مطلق اسم کی تین قسمین
ہین جامد مصدر مشتق اسم جامد اوس اسم غیر مشتق کو کہتے ہین کہ نہ اوس سے کوئی صیغہ
نکلے نہ وہ کسی سے نکلا ہو جیسے سخت زرد شتر اسپ وغیرہ جسطرح اسم ذات جامد ہوتا ہے
اوسی طرح اسم صفت بھی جامد ہوتا ہے جیسے سرخ سبز زرد نیک بد اسم جامد کی دو قسمین
ہین ایک نکرہ دوم معرفہ نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین یعنی اوس اسم عام کو کہتے ہین جو
اپنی ہر ایک افراد نوع پر صادق آتا ہو جیسے مرد زن رنگ جان اور اسم صفت
ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے سیاہ زرد خوب زشت - معرفہ اوس اسم ذات کو کہتے
ہین جو دلالت کرے شی معین پر جیسے زید عمر دہلی کلکتہ گنگ قلزم نیل اور
اسم صفت کبھی معرفہ نہین ہوتا معرفہ کی کئی اقسام ہین ایک علم دوم ضمیر
سوم اسم اشارہ چہارم اسم موصول پنجم معہود ذہنی ششم وہ اسم جو
مضاف ان اقسام مذکورہ بالا کی طرف ہو ہفتم منادی *

علم

علم اوس اسم کو کہتے ہین جو نام کسی شخص یا شی معین کا ہو جو دوسرے پر صادق نہ آوے جیسے زید کہ سواے ذات اوس شخص کے جسکا نام زید ہے دوسرے پر صادق نہیں آتا اور اسی علم کو اسم خاص یا جزئی حقیقی کہتے ہین اور خطاب اور عرف اور تخلص سب داخل تعریف علم ہین کس لیے کہ مراد ان سے وہی اشخاص معین ہوتے ہین جنکا کہ وہ خطاب یا عرف یا تخلص ہوتا ہی اور کنیت بھی ایک قسم کا نام ہی جو سواے اصلی نام کے بوجہ رشتہ داری یا بزرگی یا شجاعت یا سخاوت وغیرہ کے رکھ لیتے ہین جیسے ابو القاسم ابو عبد اللہ ابو الحذر ابو اللیث الغرض اس قسم کے نام عرب مین بیشتر ہوا کرتے ہین خطاب اوسے کہتے ہین جو کسی آدمی کو بنظر اوسکی افزایش تعظیم و توقیر کسی سرکار دربار سے کوئی نام وصفی عنایت ہو جیسے شرف الدولہ آصف الدولہ صفدر جنگ عالیجاہ ذو القدر اور اسی خطاب کو کبھی لقب کہتے ہین اور جو نام اصلی سے مختصر ہو کر یا کوئی نام اصلی سے مغایر لوگون مین کوئی اور نام معروف و مشہور ہو جاتا ہی اوسے عرف کہتے ہین خواہ یہ دوسرا نام بوجہ محبت یا تحقیر یا کسی اور سبب سے ہو جیسے کالیخان کسی کا نام ہو اور اوسے کلن کہین یا فخر الدین ہو اوسے فخرو کہین اور نیز جو کسی شخص کو اوسکے ملک یا شہر سے منسوب کر کے پکارین اوس نام کو بھی عرف کہتے ہین جیسے حافظ شیرازی مولوی رومی اور تخلص اوس اسم کو کہتے ہین کہ جو شاعر لوگ اپنا اصلی نام مختصر کر کے یا کسی اور لفظ کو بوجہ مناسبت شاعری پسند کر کے اپنے اشعار مین بجاے نام درج کیا کرتے ہین جیسے

شیخ مصلح الدین شیرازی نے اپنا تخلص سعدی اور حضرت امیر خسرو دہلوی نے خسرو
اور جلال الدین شیرازی نے عرفی رکھ لیا تھا ۔

قسم دوم معرفہ کی ضمیر ہی

ضمیر اوس لفظ کو کہتے ہین کہ جو بجاے اسم سابق مذکور شدہ کے لیا جاوے جیسے کہین کہ
زید نزدم آمد و تا دیر نشست و سخنہا گفت اس مثال مین ہیچ فعل نشست و گفت
کے ایک ایک ضمیر واحد غائب کی مستتر ہی جو راجع ہی زید کیطرف اگر عبارت مذکور
کو اس طرح تحریر کرتے کہ زید نزدم آمد و زید تا دیر نشست و زید سخنہا گفت تو بسبب
تکرار لفظ زید کے عبارت بیمحاورہ اور غیر فصیح ہو جاتی اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر ہمیشہ قائم مقام
مرجع یعنی اوس اسم کے ہوا کرتی ہی جسکے لیے وہ ضمیر آتی ہی اور بوجہ لانے ضمیر کے
اختصار بھی کہ بیان ایک مرجع کی تعیین ہوا کرتی اور عبارت فصیح با محاورہ و مختصر ہو جاتی
ہی لیکن جب بسبب لانے ضمیر کے شبہہ مضمون مین واقع ہو یا مرجع سے ضمیر بہت فاصلہ
پر ہو تو ایسی صورت مین اوسی مرجع کو مکرر لاتے ہین اور جب کبھی مرجع ضمیر مقدم آجاتی ہی
اوسے اضمار قبل از ذکر کہتے ہین جیسے شعر (عرفی) خمار مستی خود را بغمزۂ تو فروخت
دگر نماند متاع عیش در دکان نرگس ۔ اس شعر مین ضمیر شین راجع طرف نرگس کے ہی اور لفظ
نرگس بعد ضمیر مذکور کے واقع ہوا ہی ضمیرین دو قسم کی ہوا کرتی ہین ایک ضمیر متصل کہ جو
بمنزلۂ جزو کلمہ کے ہو اور خود علیحدہ نہ آسکے جیسے میکند میکنم ضمیر متصل کی بھی دو قسمین ہین ایک
مستتر دوم بارز مستتر اوسکو کہتے ہین کہ جو فعل مین کوئی حرف واسطے اوس ضمیر کے نہ لایا جاوے معنی ضمیر کے پوشیدہ

اوس سے مفہوم ہون جیسے کرد اور گفت کہ کوئی حرف ضمیر متصل انمین پایا نہین جاتا لیکن معنی فاعل واحد غائب کے اوس سے معلوم ہوتے ہین۔

بارز یعنی ظاہر اوس ضمیر کو کہتے ہین کہ جسکے واسطے کوئی حرف یا کلمہ فعل مین زیادہ کیا جائے کہ جس سے معنی اوس ضمیر کے ظاہر ہون جیسے کردم وگفتم وکردی وگفتی کہ اول کے دو صیغون مین میم واسطے ضمیر واحد متکلم کے لایا گیا ہی۔ اور آخر کے دو صیغون مین ی واسطے مخاطب واحد کے لائی گئی ہی۔ دوسری قسم ضمیر منفصل ہی کہ جو خلاف ضمیر متصل کے ہی جیسے من تو ضمیرین کو رہ بالا خواہ متصل ہون یا منفصل تین قسم کی ہوتی ہین ایک فاعلی دوم مفعولی سوم اضافی ضمیر فاعلی اوسے کہتے ہین کہ جو ضمیر حالت فاعلی مین واقع ہو یعنی مرجع اوسکا فاعل ہو خواہ یہہ ضمیر متصل فعل ہو یا منفصل اور ہر ایک قسم ضمیر کی عادت واحد وجمع ہونے اور حاضر وغائب ومتکلم لانے ضمائر کے چھہ چھہ صیغے ہوا کرتے ہین۔

مثال ضمائر متصل فاعلی			مثال ضمائر منفصل فاعلی		
	واحد	جمع		واحد	جمع
متکلم	گفتم	گفتیم	متکلم	من	ما
حاضر	گفتی	گفتید	حاضر	تو	شما
غائب	گفت	گفتند	غائب	او یا وی	اوشان یا ایشان

مثالین ضمیر منفصل کی جملہ مین (وی۔ یا۔ او گفت) اوشان یا ایشان گفتند (تو گفتی) (شما گفتید) (من گفتم) (ما گفتیم) خاصہ ضمیر منفصل کا یہہ ہی کہ ابتدائے

کلام مین آتی ہی جیسے من عاجزم اور تنہا جواب استفہام مین بھی مثل اسم کے آتی ہی
جیسے کوئی سوال کرے کہ (در خانہ کدامست) اور اوسکے جواب مین کوئی کہے
کہ (من) اور مثال ضمیر متصل فاعلی سے معلوم ہوتا ہی کہ سوا صیغۂ واحد غائب
کے باقی اور پانچ صیغون مین کوئی نہ کوئی لفظ الفاظ مندرجہ ذیل سے ند ی ید م
یم فعل مین لگا یا گیا ہی جس سے معنی ضمیر کے پیدا ہوے ہین تو معلوم ہوا کہ در اصل
وہ ضمیر فاعلی جو صیغۂ واحد غائب مین پائی جاتی ہی وہ ضمیر متصل مستتر فاعلی ہی ❖

ضمیر مفعولی

ضمیر مفعولی اوسے کہتے ہین کہ جو ضمیر حالت مفعولیت مین واقع ہو یعنی مرجع اوسکا
مفعول ہو خواہ یہہ ضمیر متصل ہو یا منفصل ❖

مثال ضمیر متصل مفعولی

	واحد	جمع
متکلم	زدم	زدمان
حاضر	زدت	زدتان
غائب	زدش	زدشان

مثال ضمیر منفصل مفعولی

	واحد	جمع
متکلم	مرا زد	مارا زد
حاضر	ترا زد	شمارا زد
غائب	اورا یا ویرا زد	ایشان را یا اوشان را زد

ضمیر اضافی

ضمیر اضافی اوس ضمیر کو کہتے ہین کہ بجاے مضاف الیہ کے واقع ہو خواہ
وہ اسم سے متصل ہو یا منفصل ❖

	مثال ضمیر متصل اضافی		مثال ضمیر منفصل اضافی	
	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	دلم		دل من	دل ما
حاضر	دلت	دلتان	دل تو	دل شما
غائب	دلش	دلشان	دل او	ودل وشان یا ایشان

کبھی ایک فعل کے ساتھ دو ضمیرین مختلف قسم کی بھی لایا کرتے ہین جیسے گفتمش گفتندش ان افعال مین پہلے ضمیر فاعل کی ہی اور دوسری مفعول کی مثال سعدی۔ تو لائی مردان آن پاک بوم ＊ برانگیختم خاطر از شام و روم۔ م جب فعل کے ساتھ آوے تو کبھی علامت ضمیر واحد متکلم متصل فاعلی کا فائدہ دیتا ہی اور کبھی مفعولی کا اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتا ہی تو فائدہ ضمیر واحد متکلم اضافی کا دیتا ہی جیسے گفتم زدم دلم من جب فعل کے ساتھ آوے تو یہہ ضمیر واحد متکلم منفصل فاعلی کی ہی اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی واحد متکلم منفصل کا دیتی ہی جیسے من گفتم دل من اور جب ضمیر من کے ساتھ لفظ را ترکیب پاتا ہی تو بسبب کثرت استعمال کے نون گرجاتا ہی اور لفظ مرا فائدہ ضمیر واحد مفعولی منفصل کا دیتا ہی ＊

ما و مایان یہہ لفظ جب فعل کے ساتھ ترکیب پاتے ہین تو ضمیر جمع متکلم منفصل فاعلی کا فائدہ دیتے ہین اور جب اسم کے ساتھ ترکیب پاتے ہین تو علامت ضمیر اضافی

جمع متکلم منفصل کا فائدہ دیتے ہین جیسے ما میرویم خانۂ ما و خانۂ مایان اور جب لفظ را
ما کے آخر لے آتے ہین تو ضمیر منفصل مفعولی کا فائدہ دیتا ہی جیسے مارا داد مارا *

یم یہہ ضمیر متصل فاعلی جمع متکلم کی ہی جیسے میرویم *

ت جب فعل کے ساتھہ آوے تو علامت ضمیر واحد متصل مخاطب مفعولی کی
ہی جیسے گفتمت۔ اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاوے تو فائدہ ضمیر اضافی
واحد مخاطب کا دیتی ہی جیسے دلت۔ تو جب فعل کے ساتھہ آوے تو یہہ ضمیر واحد
حاضر منفصل فاعلی کا فائدہ دیتی ہی اور جب را اوسکے آخر لاوین تو فائدہ ضمیر
مفعولی مخاطب کا دیتی ہی اور اس حال مین واو لفظ تو کا حذف ہو جاتا ہی اور جب
یہہ ضمیر اسم کے ساتھہ آتی ہی تو فائدہ ضمیر واحد مخاطب کا دیتی ہی جیسے تو گفتی ترادل تو

ی جب فعل کے ساتھہ یہہ ضمیر آتی ہی تو فائدہ ضمیر متصل واحد حاضر فاعلی کا
دیتی ہی جیسے بُردی ید یہہ ضمیر جمع حاضر متصل فاعلی کی ہی جیسے میروید *

تان یہہ علامت فائدہ ضمیر جمع مخاطب متصل مفعولی و اضافی کا مثل (ت) کے
دیتی ہی جیسے زدتان سخن تان۔ شما۔ یہ لفظ جب فعل کے ساتھہ آوے تو ضمیر جمع مخاطب
منفصل فاعلی کا فائدہ دیتا ہی اور جب را اوسکے آخر مین زیادہ ہو جائے تو فائدہ ضمیر جمع مفعولی
مخاطب کا دیتا ہی اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو فائدہ ضمیر جمع مخاطب اضافی کا دیتا ہی جیسے
شما میروید شمارا گفتم دل شما۔ شین جب فعل کے ساتھہ ترکیب پاوے تو ضمیر واحد غائب متصل
مفعولی کا فائدہ دیتی ہی اور جب اسم کے ساتھہ آوے تو ضمیر اضافی واحد غائب کا فائدہ دیتی ہی

جیسے زدند نقش بستند یا دلبر بند یہہ ضمیر متصل جمع غائب فاعلی کی ہی اور ہمیشہ فعل کے
ساتھہ آتی ہی مرغان میپرند۔ او۔ وش یہہ ضمیرین جب فعل کے ساتھہ آوین تو فائدہ
واحد غائب منفصل فاعلی کا دیتی ہین جیسے او می آید اور وی میرود اور جب اونکے آخر
زیادہ ہوجائے تو یہہ علامتین ضمیر واحد غائب مفعولی منفصل کی ہین جیسے اورا میزند
وی را میزند اور جب اسم کے ساتھہ آوین تو ضمیر واحد منفصل کا فائدہ دیتی ہین جیسے اسپ او
مکان وی اوشان ایشان کیفیت انکی مطابق کیفیت او اور وی کے ہی صرف فرق یہہ ہی کہ وہ
ضمیرین واحد کی ہین اور یہہ ضمیرین جمع کی جیسے اوشان می آیند ایشان میزنند
اوشانرا میبرند۔ ایشان را میزنند اسپ اوشان مکان ایشان ؞
شان یہہ لفظ جب فعل کے ساتھہ ترکیب پاتا ہی تو فائدہ ضمیر جمع غائب
مفعولی کا دیتا ہی اور جب اسم کے ساتھہ ترکیب پاوے تو ضمیر اضافی جمع غائب
کا فائدہ دیتا ہی جیسے زدشان سخن شان ؞
یہہ ضمیرین ش ت م ہمیشہ ساکن آیا کرتی ہین اور حروف ماقبل انکا
مفتوح ہوتا ہی اگرچہ متقدمین ان ضمیروںکو کبھی کبھی متحرک بھی لائے ہین اور متاخرین
کے نزدیک بالکل متروک ہی لیکن جب یہہ ضمائر ایسے کلمے کے ساتھہ ملحق ہون کہ
جنکے آخر حرف علت ہو تو یہہ ضمائر کبھی موقوف بھی آتے ہین جیسے رویش
سے روش پایش سے پاش اور جب یہہ ضمائر ایسے کلمہ کے ساتھہ ملحق ہون
کہ جسکے آخر حرف ساکن ہو تو واسطے رفع اجتماع ساکنین کے الف یا ہین اوس

کلمہ اور ضمیر کے ساتھ آوینگے جیسے ساختہ ات گفتہ ات ساختہ ام گفتہ ام ساختہ اش
(تیرا کیا ہوا۱۲ تیرا کہا ہوا۱۲ میرا کیا ہوا۱۲ میرا کہا ہوا۱۲ اوسکا کیا ہوا۱۲)

گفتہ اش اور جب دو ضمیرین باہم ایک فقرہ مین آوین اور مرجع دونون کا ایک ہو
(اوسکا کہا ہوا۱۲)

لیکن ضمیر دوم اضافی ہو تو ضمیر مذکور کو خود یا خویش یا خویشتن سے تبدیل کر لیتے

ہین جیسے اس فقرہ مین - او بخانہ او زید را برد او اول ضمیر فاعلی اور او دوم ضمیر

اضافی کا ایک مرجع ہی اس لیے اس فقرہ کو یون کہینگے او بخانہ خود یا خویش

یا خویشتن زید را برد اور تو بخانہ تو برو اسکو یون کہینگے تو بخانہ خود یا خویش یا خویشتن
(زید کو لے گیا۱۲ تو اپنے گھر)

برو من بخانہ من میروم اسکو یون صحیح کرینگے من بخانہ خود یا خویش یا خویشتن
(جا۱۲ مین اپنے گھر)

میروم اور لفظ خود یا خویش یا خویشتن بمعنی برای خود اور تاکید ضمیر ماقبل کے
(جاتا ہون۱۲)

بھی آیا کرتے ہین جیسے ع (سعدی) او خویشتن گم است کرا رہبری کند *
(وہ آپ گم ہی کسکو رہبری کرے۱۲)

من خود حکیم تو خود دانا ہستی جیسے کہین او خود آنجا برود تو خود آنجا برو
(مین خود حکیم ہون۱۲ تو آپ دانا ہی۱۲ وہ آپ وہان جاوے۱۲)

من خود آنجا میروم اور الفاظ مندرجۂ ذیل قائم مقام ضمائر کے آیا کرتے ہین کبھی
(مین آپ وہان جاتا ہون۱۲)

بنظر تعظیم کبھی بنظر انکسار اور کبھی بنظر تحقیر و نفرین اور کبھی بنظر ترحم و محبت منجملہ اونکے

وہ الفاظ جو بجاے ضمیر متکلم کے بولا کرتے ہین یہہ ہین *

بندہ مخلص فدوی حقیر احقر الناس اجقر العباد کمترین خیر طلب

خیر خواہ نیازمند عاصی نیازکیش عقیدت گزین ترقیخواہ دعاگو راجی - وہ

الفاظ جو بجاے ضمیر مخاطب کے بولے جاتے ہین *

جناب حضور خداوند قبلہ من قبلہ و کعبہ ام حضرت پیر و مرشد مولانا

مخدومی مکرمی محبی عزیزی نورچشمی برخوردار دوست وہ الفاظ جو بجائے ضمیر غائب کے استعمال کیے جاتے ہین ٭

جناب جناب موصوف جناب ممدوح جناب مومی الیہ جناب محتشم الیہ حضرت ولی نعمت قبلہ قبلہ وکعبہ مومی الیہ شخص مذکور شخص مزبور شخص مسطور شخص مذکور الصدر مشار الیہ نورچشم قوت بازو ٭

قسم سوم دربیان اسماے اشارہ

جن اسمابسے کسی چیز کی طرف اشارہ کرین اونکو اسماے اشارہ کہتے ہین اور جنکی طرف اشارہ کیا جاتا ہو اونکو مشار الیہ کہتے ہین اور انکے لیے دو لفظ ہین ایک این جس سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہین دوم آن جس سے بعید کے واسطے اشارہ کرتے ہین اور این کی جمع اینان اور آن کی جمع آنان آتی ہی اور خواص انکے مثل ضمائر منفصل کے درباب جمع وغیرہ کے ہین اور مرجع انکا بائزہی کہ شی محسوس ہو جیسے این درخت یا غیرمحسوس فہنی جیسے آن خیال این مضمون ٭

قسم چہارم معرفہای موصولہ

اسم موصول وہ اسم ہی کہ جسکے لیے ایک جملہ بطور صلہ کے آنا ضرور ہی اور اس جملہ مین بیان اوس اسم موصول کا ہوتا ہی - اور فارسی مین دو ہیان صلہ اور

موصول کے کاف صلہ یا تفسیر ضرور آیا کرتا ہی جیسے طفلیکہ دیشب دیدہ بودم امروز آمدہ بود اس مثال مین طفلے مع یاے صفت اسم موصول ہی اور کاف صلہ کا ہی اور دیشب دیدہ بودم یہہ جملہ اوسکا صلہ ہی۔ صلہ جب اسم نکرہ موصول سے ملتا ہی تو کبھی فائدہ تعریف کا دیتا ہی اور کبھی تخصیص کا جیسا کہ مثال قوم الصدر سے واضح ہوا اور جب صلہ نے فائدہ تعریف یا تخصیص کا دیا تو اسم موصول مع صلہ داخل اقسام معرفہ کیا

پانچوین قسم معرفہ کی معہود ذہنی اور معہود خارجی ہی

معہود اوسکو کہتے ہین جو ایک شی معین اور مقرر ہو اور معہود ذہنی کو جو نزد متکلم یا مخاطب مین معلوم اور معین ہو اور کوئی شخص اوس سے واقف نہو جیسے کوئی کہے (دشمن آتا ہی) اور دشمن سے مراد ایک شخص معین زید ہو کہ جسے متکلم اور مخاطب جانتے ہون تو لفظ دشمن اگرچہ نکرہ تھا لیکن بسبب ہونے معہود ذہنی کے معرفہ ہو گیا ❊

اور معہود خارجی وہ ہی کہ بسبب تلمیح یعنی قصہ یا کسی خاص وجہ یا خاص صفت کے ایسی اوسکے واقفان حال پر شہرت ہو کہ جسکے کہنے سے فوراً لوگ اوس شخص کی ذات خاص کو سمجھ جاوین۔ جیسے لفظ خلیل سے جسکے معنی دوست کے ہین حضرت ابراہیم پیغمبر سمجھے جاتے ہین اور اصحاب فیل سے جسکے معنی ہاتی والون کے ہین فوراً ایک قوم خاص سمجھی جاتی ہی کیونکہ اونکے قصص کتب

آسمائی مین مفصل مندرج ہین۔ اتنی ہی لفظ کے کہنے سے اونکی ذات خاص معلوم ہو جاتی ہی؛

چھٹی قسم معرفہ کی وہ اسم نکرہ ہی کہ جو ان پانچون اقسام مذکورۂ بالا کی طرف مضاف ہو۔

ظاہر ہی کہ جب کوئی اسم نکرہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کیطرف مضاف ہوگا تو وہ بھی معین اور مشخص ہو جائیگا اس لیے اوسپر بھی اطلاق معرفہ کا کیا جائیگا جیسے پسر زید یا غلام عمر اس سے صاف معلوم ہوا کہ اس پسر اور غلام سے علی العموم کوئی لڑکا یا غلام مراد نہین ہی بلکہ وہی لڑکا مراد ہی جو زید کا ہی اور وہی غلام مراد ہی جو عمر کا ہی اور علی ہذا برادر او رہروان طرف آئیندہ این سمت وہمراہی شخصیکہ دیروز آمدہ بود ان اضافتون سے بھی اسم نکرہ مین ایک قسم کی تخصیص ہو گئی ہی؛

ساتوین قسم معرفہ کی منادی ہی

منادی اوسکو کہتے ہین جسے متکلم آواز دیکر بلاوے یا اپنا اوسے مخاطب کرے جیسے ای زن ای مرد چونکہ بسبب خطاب کے اسم نکرہ مین ایک قسم کی خصوصیت آجاتی ہی اس لیے اوسکو داخل معرفہ کیا گیا اور ندبہ بھی داخل قسم معرفہ ہی کیسلیے کہ اوسکے منادی کو بوجہ حزن یا تاسف یا ملال کے یاد کرتے ہین مگر مراد اوس سے

بھی خطاب ہوتا ہی جیسے ولے نصیب یعنی ای نصیب تیرے حال پر مین افسوس کرتا ہون۔ مطلق اسم کی تین قسمین جو اوپر مذکور ہوئی ہین اونمین سے ایک قسم جامد کا بیان ہو چکا اب قسم دوم مصدر کا بیان ہوتا ہی ✣

مصدر اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ جو کسی شی کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور زمانہ اوسمین نپایا جاوے اور جملہ افعال کی اصل باعتبار اشتقاق ہو اور علامت اوسکی فارسی مین یہہ ہی کہ آخر مصدر مین لفظ دن یا تن ہو جیسے آمدن و گفتن و کردن و رفتن اور جس مصدر سے کہ تمام افعال مثل ماضی مضارع حال وغیرہ کے مشتق ہون اور مستعمل ہون اوسے منصرف کہتے ہین جیسے کردن آمدن وغیرہ اور جس مصدر سے بعض صیغے مشتق ہوتے ہین اور بعض متروک الاستعمال ہون اوسے مقتضب یعنی ناتمام کہتے ہین جیسے سختن بمعنی سمجھنے کے اور جو مصدر کہ اوسے واضع فارسی نے بنایا ہو جیسے کردن و شمردن و گفتن اوسے وضعی کہتے ہین اور جو لفظ کہ کسی اور زبان کا ہو اور تصرف فارسی والون کے بسبب کمی بیشی بعض الفاظ کے مصدر فارسی بنالیا جاوے تو اوسے جعلی کہتے ہین جیسے طلب اور فہم الفاظ عربی سے طلبیدن اور فہمیدن مصدر فارسی بنا لیے گئے اور چرا اور چل الفاظ ہندی سے چریدن اور چلیدن مصدر فارسی بنا لیے گئے اور بعض اوقات امر کے صیغے پر علامت مصدر اضافہ کرنے سے بھی مصدر بنا لیتے ہین اور ایسے مصدر کو مصدر غیر وضعی یا جعلی کہنا چاہیے جیسے مصدر خفتن اصلی و وضعی

خواب امر بنا اور پھر خواب سے خوابیدن مصدر بنا لیا تو اوسے فرعی یا غیر وضعی
یا جعلی کہینگے۔ مصدر کبھی اسم صفت نہین ہوتا۔ واضح ہو کہ یہانتک دو قسمون اسم کا
بیان ہو چکا اب بیان مشتق قسم سوم اسم کا شروع ہوتا ہی ؁

در بیان مشتقات

اسم مشتق اوسے کہتے ہین کہ جو لفظ بقاعدۂ صرفی مصدر سے بنایا گیا ہی
اور حروف مادہ یعنی اصلی اوس اسم مشتق مین ویسے ہی یا تبدیل ہو کر باقی رہین
اور اوسکی چار قسمین ہین اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ حاصل بالمصدر ؁

بیان اسم فاعل

اسم فاعل اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے
فعل صادر ہوا ہو یا جسکے ساتھ فعل قائم ہو صادر ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہی
کہ جسکے صدور کا فاعل کو اختیار ہو اور قائم ہونے فعل سے مراد وہ فعل ہی کہ جسکا
اختیار فاعل کو نہو جیسے گوینده یہ لفظ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہی کہ جس سے فعل اختیاری کہنے کا
صادر ہوا اور میرنده ایسی ذات پر دلالت کرتا ہی کہ جسکی ذات سے فعل غیر اختیاری مرنیکا قائم ہی
اسم فاعل کی دو قسمین ہین ایک قیاسی دوسری سماعی قیاسی اوسے کہتے ہین
کہ جسکے بنانے مین قیاس کو دخل ہو اور سماعی وہ جو محض اہل زبان سے سنا گیا ہو
اور قیاس کو اوسکے بنانے مین کچھ دخل نہو۔ اور طریقۂ عام بنانے اسم فاعل قیاسی کا
یہ ہی کہ جب صیغۂ امر حاضر کے آخر بعد دینے کسرہ کے لفظ نده لگاتے ہین تو اسم فاعل بنجاتا ہی

جیسے گوے سے گوینده اور آے سے آینده اور بین سے بیننده اور طریقه
بنانے اسم فاعل سماعی کا یہ ہی کہ کبھی تو امر حاضر کے آخر الف زیادہ کرنے سے اسم فاعل
بنجاتا ہی جیسے دان سے دانا اور بین سے بینا اور کبھی لفظ گار یا آر امر حاضر
یا ماضی کے آخر زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنجاتا ہی جیسے آمرزگار آمرز سے اور رستگار رست سے
اور پروردگار پرورد سے اور نمودار نمود سے اور جو اسم فاعل ترکیبی ہین اونکا بیان اونکے موقع پر کیا جاویگا

بیان اسم مفعول

اسم مفعول اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جسپر فعل فاعل کا واقع
ہو جیسے زده اوس ذات پر دلالت کرتا ہی جسپر فعل مارنیکا واقع ہوا تھا اسیطرح
دیده و شنیده و کشته و بسته اور قاعدۂ عام اوسکے بنانیکا یہ ہی کہ جب ہا ہوز صیغۂ
ماضی مطلق مین زیادہ کردیتے ہین اسم مفعول بنجاتا ہی جیسے دید سے دیده اور شنید سے شنیده
اور کشت سے کشته اور بست سے بسته اور اسم مفعول ترکیبی کا بیان علحده کیا جاویگا

بیان اسم حالیه

اسم حالیه اوس مشتق کو کہتے ہین کہ جس سے صدور یا وقوع فعل کا
بطور تواتر و استمرار پایا جاتا ہو جیسے سرایان و خندان شعر

نوروز شد و فصل بہاران آمد + بلبل بچمن نغمه سرایان آمد

اور قاعدۂ اسم حالیه کے بنانیکا یہ ہی کہ صیغۂ واحد امر حاضر معروف پر الف اور نون زیادہ
کردیتے ہین جیسے درخشان و تابان و خیزان جو درخش و تاب و خیز سے بنا ہی

بیان حاصل مصدر

حاصل مصدر اوس اسم مشتق کو کہتے ہین کہ جو کیفیت معنی مصدر پر دلالت
کرے اور کوئی مشتق اوس سے نہ بنایا جاوے جیسے خوردن سے خورش
حاصل بالمصدر بنا اور یہ کئی طرح سے بنا کرتا ہی اولاً شین ساکن صیغۂ امر
مین لگانے اور حرف ماقبل شین کے مکسور کرنیسے جیسے امر حاضر معروف
بین اور دان اور بخش مین بعد دینے کسرۂ حرف اخیر کے شین لگا یا تو
بینش اور دانش اور بخشش بن گیا دوم کبھی محض صیغۂ امر بھی معنی حاصل مصدر
دیتا ہی جیسے سوز اور گداز مثال ؎ اٹھی گریہ آبیاری من کن کہ شمع وار سوز
جگر گداز دل من ز حد گذشت ✤ سوم صرف صیغۂ ماضی بھی کبھی فائدہ حاصل مصدر کا
دیتا ہی جیسے آمد گفت مثال سعدی ؎ گفت عالم بگوش جان بشنو ✤
ور نماند بگفتنش کردار ✤ چہارم لفظ آر صیغۂ ماضی کے آخر مین زیادہ کرنے سے
حاصل بالمصدر بنجاتا ہی جیسے گفت سے گفتار اور رفت سے رفتار سعدی ؎
مزن بے تامل بگفتار دم ✤ نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم ✤ پنجم اسم مفعول کے آخر
یائے معروف زیادہ کرنیسے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی لیکن جو ہا ہوز کہ آخر
مفعول مین ہوتی ہی وہ گاف فارسی بدل جاتی ہی جیسے سوختہ سے سوختگی
ماندہ سے ماندگی افسردہ سے افسردگی ششم امر حاضر معروف کے آخر اک

کے زیادہ کرنیسے بھی حاصل مصدر بنجاتا ہی جیسے خور سے خوراک پوشن سے
پوشاک اور کبھی ایک اسم اور صیغۂ امر حاضر معروف فائدہ حاصل مصدر کا بصورت
ترکیبی دیتا ہی جیسے قدمبوس بمعنی قدمبوسی ❊

قاعدہ دربیان جمع بنانے اسمار کے

فارسی مین جمع بنانے اسمار کے دو طریقہ ہین ایک یہ کہ جو اسم ذی روح
کے مفرد ہون خواہ وہ مذکر ہون یا مونث اونکے آخر مین ان زیادہ کردین
جیسے پدر سے پدران مادر سے مادران مرغ سے مرغان اور جو ایسے اسم مفرد
آخر یا وا آجاوے تو قبل ان کے ی اور زیادہ کردینگے جیسے دانا سے
دانایان اور خوشخو سے خوشخویان اور اگر ایسے اسمار کے آخر ہاے
مختفی ہووے تو اوس ہ کو گاف کے ساتھ بدل دینگے جیسے بچہ
سے بچگان بندہ سے بندگان لیکن الفاظ نیاگان و طفلگان و یارگان
اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین دوم یہ کہ جو اسم غیر ذی روح کے ہون اونکے
آخر مین ہا لگانیسے جمع بنجاتی ہی جیسے دل سے دلہا اور گل سے گلہا
اور اگر ایسے اسمار کے آخر ہاے مختفی ہووےگی تو وہ ہ ساقط ہو جائیگی اور کبھی
ان قواعد کے خلاف بھی جمع بنجاتی ہی جیسے درخت سے درختان اور اژدر سے
اژدرہا سعدی سے برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ❊ ہر ورقی دفتر معرفت کردگار
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد ❊ تو مرو در دہان اژدرہا ❊ کبھی خلاف ان قواعد کے

جمع الفاظ فارسی کی بطریقہ عربی بنایا کرتے ہین جیسے نوازش سے
نوازشات دستور سے دستورات ایل سے ایلات بیگم سے بیگمات دہ سے
دہات کارخانہ سے کارخانجات پروانہ سے پروانجات وغیرہ ÷

دربیان تذکیر و تانیث

زبان فارسی مین تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ افعال یا اسماء یا اسمائے اشارہ وغیرہ
مین نہین ہوتا جو فعل مذکر کے لیے لاتے ہین وہی مونث کے لیے بھی بولا جاتا ہے
اور ایسے ہی اسماے اشارہ یا ضمائر وغیرہ مین فرق تذکیر و تانیث کا نہین ہے ÷

دربیان تصغیر و تفخیم

تصغیر سے مراد وہ ترکیب اسم ہی کہ جس سے تحقیر یا ذلت یا خواری وغیرہ
اوس شی کی مراد ہو اور طریقے اوسکے بنانے کے مختلف ہین ایک اونمین سے
یہ ہی کہ جس اسم کے آخر ہاے مختفی نہو اوسکے آخر ک زیادہ کردیتے ہین جیسے
مرد سے مردک اسپ سے اسپک درخت سے درختک وغیرہ اور جو آخر
اسم کے الف ممدودہ یا واو ممدودہ ہو تو درمیان اسم مذکور اور ک ی اور
لاوینگے جیسے موسے مویک روسے رویک اور جا سے جایک ÷
اور جب کسی اسم کے آخر ہاے مختفی ہو تو بوقت تصغیر وہ ہاے مختفی گ
سے بدل جاتی ہی جیسے نامہ سے نامگک دوم اسماء کے آخر چہ لگانیسے
بھی تصغیر کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہی جیسے باغ سے باغچہ سبو سے سبوچہ سوم

اسماء کے آخر واو لگانے سے تصغیر کا مطلب حاصل ہوجاتا ہی جیسے پسر سے پسرو
کبھی ان الفاظ تصغیر سے اظہار محبت اور شفقت یا عزت کا مقصود ہوتا ہی
تفخیم سے مراد یہان ضد تصغیر ہی اور یہ نام اوس ترکیب اسم کا ہی جس سے
بزرگی یا عظمت یا کلانی یا بڑائی اوس شی کی پائی جائے جیسے راہ سے شاہراہ
سوار سے شہسوار پر سے شہپر نا سے شہنا مگس سے خرمگس
مردم سے دیو مردم کبھی یہ فائدہ لفظ شاہ اور خر دیو وغیرہ کے اوائل
اسم کے لگانے سے حاصل ہوجاتا ہی جیسے اوپر مذکور ہوا اور کبھی آخر کلمہ مین
صرف یائے تنکیر لگانے سے بھی یہ مطلب حاصل ہوتا ہی اور اوس سے عظمت
اوسکی مفہوم ہوتی ہی جیسے زید شخصی ست کہ در زمانہ خود نظیر ندارد ✦
یعنی زید وہ شخص ہی کہ اپنے زمانہ مین کوئی نظیر نہین رکھتا ہی

در بیان افعال

فعل اوس کلمے کو کہتے ہین کہ جو معنی حدثی پر تنہا دلالت کرے اور ایک
زمانہ زمانۂ ثلثہ ماضی مستقبل حال مین سے اوس مین پایا جائے اور
مصدر سے مشتق ہو جیسے رفتن سے رفت خواہد رفت میرود اور افعال
متصرفہ پانچ قسم کے ہین ماضی[1] مستقبل[2] حال[3] امر[4] نہی[5] ✦

بیان ماضی

ماضی لغت مین گذرے ہوے کو کہتے ہین اور اصطلاح اہل صرف
مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ جو زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے اور طریقہ اوسکے

اشتقاق کا مصدر سے یہ ہی کہ نون کو علامت مصدر ہین سے حذف کرے
حرف ماقبل کو ساکن کر دین جیسے گفتن سے گفت اور کردن سے کرد
اگرچہ جملہ ماضی موقوف الآخر ہوتے ہین لیکن اس قاعدے سے
یہ چار ماضی مستثنیٰ ہین اور اُنکے آخر کا حرف ساکن آتا ہی جیسے آمدن سے
آمد اور زدن سے زد اور شدن سے شد اور ستدن سے ستد
فعل ماضی کی چھ قسمین ہین ماضی مطلق[1] ماضی قریب[2] ماضی بعید[3]
ماضی تشکی یا احتمالی اور اسی کو ماضی استغنائی بھی کہتے ہین[4] ماضی استمراری[5]
ماضی تمنائی[6] چنانچہ ماضی مطلق[1] اُسے کہتے ہین کہ اُس سے زمانہ گذشتہ
بلا تصریح قریب و بعید کے مفہوم ہوا ور طریقہ اُسکے بنانے کا وہی ہی جو اوپر
مذکور ہوا یعنی بعد حذف کرنے نون مصدری اور موقوف کرنے حرف اخیر کے
کوئی حرف یا کلمہ بخلاف اور اقسام ماضی کے افزون نہین کیا جاتا ہی جیسے
گفتن سے گفت اور شنیدن سے شنید ماضی قریب[2] اُسے کہتے ہین کہ جو ایسے
زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جو ابھی گذر چکا ہو یعنی زمانہ حال سے متصل ہو
اور طریقہ اُسکے بنانے کا یہ ہی کہ ماضی مطلق کے آخر ہاے ساکنہ زیادہ کرکے لفظ است
اور بڑھاوین جیسے گفت سے گفتہ است (کہا ہی ۱۲) شنید سے شنیدہ است (سنا ہی ۱۲) +
ماضی بعید[3] اُسے کہتے ہین کہ جو ایسے زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھے کہ جسکو گذرے
ہوے ایک عرصہ دراز ہوگیا ہو یعنی زمانہ حال سے بہت قبل وقوع مین آیا ہو

اور طریقہ اُسکے بنانے کا یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر ہاے سکتہ زیادہ کر
لفظ بود بڑھاوین جیسے گفت سے گفتہ بود شنید سے شنیدہ بود +
کہا تھا ۱۲ سنا تھا
ماضی تشکی یا استغنائی اُسے کہتے ہین کہ جسمین ایک قسم کا شک یعنی وقوع
فعل پر اعتماد نہو یا استغنا پایا جاوے اور طریقہ اُسکے بنانے کا یہ ہے کہ ماضی
مطلق کے آخر ہاے سکتہ زیادہ کر کے لفظ باشد زیادہ کردین جیسے گفت
سے گفتہ باشد شنید سے شنیدہ باشد مثال استغنا کی جیسے شعر ۔ ای وای
کہا ہوگا ۱۲ سنا ہوگا ۱۲
بر اسیری کز یاد رفتہ باشد + در دام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد + ماضی استمراری
اُس قیدی پر کہ جسکی یاد جاتی رہی ہو ۱۲ اور جال مین پھنس گیا ہو اور صیاد چلا گیا ہو ۱۲
اُسے کہتے ہین کہ جسمین ایک قسم کا استمرار یعنی مداومت یا تکرار وقوع فعل پائی جاے
اور طریقہ اُسکے بنانے کا یہ ہے کہ لفظ می یا ہمی کو ماضی مطلق کے اول زیادہ کردین
جیسے گفت سے میگفت اور شنید سے ہمی شنید اگرچہ یہ ماضی استمراری ہے
کہتا تھا ۱۲ سنتا تھا ۱۲
لیکن کبھی کبھی فائدہ تمنا کا بھی دیتا ہے یعنی ایسے فعل کا بھی فائدہ دیتا ہے جو ہنوز
وقوع مین نہین آیا ہو ۔ ماضی تمنائی اُسے کہتے ہین کہ جسمین ایک تمنا پائی
جاوے اور طریقہ اُسکے بنانے کا یہ ہے کہ حرف یاے مجہول کو آخر مین ماضی مطلق
کے بڑھا دیتے ہین جیسے گفت سے گفتے اور گفتند سے گفتندے
کہتا ۱۲ کہتے ۱۲
اور گفتم سے گفتمے اور سواے ان تین صیغون واحد غائب جمع غائب اور
مین کہتا ۱۲
واحد متکلم کے اور کسی صیغہ مین یاے تمنائی نہین آتی اور یہ صیغہ ماضی تمنائی
فائدہ استمرار کا بھی دیتا ہے جیسے معنی گفتے کے در صورت استمرار یہ ہونگے کہ
کہتا ۱۲

کہا کرتا تھا اگرچہ صیغہ ماضی تمنائی ہی لیکن بعض اوقات فایدہ استمرار کا بھی
دیتا ہی جیسے ہر سال دریا بطغیان آمدے وکشت مزارعان را تلف میکرد۔

چونکہ زبان فارسی مین مثل عربی صیغہ تثنیہ نہین ہوتا بلکہ صیغہ جمع کا تثنیہ
کے لیے بھی بولا جاتا ہی اسلیے باعتبار واحد و جمع ہونے فاعل متکلم
و حاضر اور غائب کے ہر ایک ماضی اور نیز جملہ افعال کے چھہ چھہ صیغے ہوتے
ہین جیسے گفتم گفتیم گفتی گفتید گفت گفتند جسطرح کہ ماضی مطلق کے یہ چھہ
صیغے ہین اسی طرح ہر ایک قسم کے ماضی کے باستثناے ماضی تمنائی چھہ چھہ صیغے
آتے ہین گفتم یہ صیغہ واحد متکلم کا ہی اور م اسمین علامت ضمیر واحد متکلم کی ہی
گفتیم یہ صیغہ جمع متکلم کا ہی جسکو صیغہ متکلم مع الغیر بھی کہتے ہین اور یم علامت
ضمیر جمع متکلم کی ہی گفتی یہ صیغہ واحد حاضر مخاطب کا ہی اور ی علامت ضمیر
واحد مخاطب یا حاضر کی ہی گفتید یہ صیغہ جمع مخاطب یا حاضر کا ہی اور ید علامت ضمیر جمع
مخاطب یا حاضر کی ہی گفت یہ صیغہ واحد غائب کا ہی اور کوئی علامت ظاہر اسمین فاعل
کی نہین ہی لیکن او ضمیر واحد غائب کی اسمین مستتر ہی گفتند یہ صیغہ جمع غائب
کا ہی اور اند علامت ضمیر جمع غائب کی ہی جسوقت یہ ضمائر فعل کے متصل ہوتے
ہین اسوقت الف انکے اول سے حذف ہوجاتا ہی لیکن ماضی قریب مین
یہ الف حذف نہین ہوتا جیسے شنیدہ است شنیدہ شنیدہ ام اور حال مفصل
ضمائر کا پیچھے بیان ہوچکا ہی لیکن حال مفصل گردان ان افعال کا آیندہ کو ہوگا

فعل مضارع

مضارع لغت مین اُن دو لڑکون کو کہتے ہین کہ جو ایک دائی کی چھاتی سے
دودھ پیین اور چونکہ فعل مضارع مین بھی دو زمانہ یعنی حال اور استقبال کے
پائے جاتے ہین اسلیے اُسکو بھی اس نام سے موسوم کیا اور جمہور کے نزدیک
فعل مضارع ماضی سے بنا کرتا ہی اور علامت اُسکی یہ ہی کہ اُسکے آخر دال ساکن
آتی ہی اور فعل مضارع کے بنانے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہی اور امتحان اور
تلاش سے معلوم ہوا کہ جو صیغہ مضارع ہوتا ہی اُسکے حرف آخر کے ماقبل ان
گیارہ حرفون مین سے کوئی حرف ہوگا الف خا را زا سین شین فا میم نون
واو یا کہ جنکے مجموعہ سے یہ فقرہ (شرف سخن آموزی) بنجاتا ہی اور ازروے
قیاس کے فعل مضارع ماضی مطلق سے چار طرح پر بنا کرتا ہی اولاً تبدیل حرف سے
خواہ ایک حرف کے ساتھ یا دو حرف کے ساتھ دوم بحذف حرف سوم
بزیادتی حرف چہارم تبدیل کرنے حرکات اور سکنات سے اور مزید بران
یہ قواعد بھی کلیہ نہین محض سماعی ہین قیاس کو انمین دخل نہین ہی اور چونکہ اس
وجہ سے ابتدائی مبتدی کو مضارع بنانے مین دقت معلوم ہوتی ہی اسلیے بنظر
دور کرنے دشواری کے ایک فہرست چند چند صیغہاے مضارع کی مع
صیغہاے ماضی مطلق بمقابل اُن حروف کے جو مضارع کے آخر حرف سے
پہلے آتے ہین مع تصریح ہر ایک قاعدہ قیاسی کے لکھی جاتی ہی ۔

ماضی کے آخر کا پہلا حرف	تعلیل حرف مذکور کی صیغہ مضارع مین یعنے تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا	صیغہ ماضی کا جسمین تعلیل ہوئی	صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے	ماضی کے آخر کا پہلا حرف	تعلیل حرف مذکور کی صیغہ مضارع مین یعنے تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا	صیغہ ماضی کا جسمین تعلیل ہوئی	صیغہ مضارع کا بعد تعلیل کے
الف	ہاے ہوز	داد	دہد	سین مہملہ	ہاے ہوز	کاست جست	کاہد جہد
	حذف	افتاد ایستاد	افتد ایستد		یای تحتانی	پیراست آراست	پیراید آراید
	زای معجمہ	افراخت سوخت	افرازد سوزد		دو حرف واو و یا	جست شست	جوید شوید
	شین معجمہ	فروخت	فروشد		دو حرف نون و دال	بست پیوست	بندد پیوندد
خای معجمہ	لام	گسیخت	گسلد		نون	شکست	شکند
	سین مہملہ	شناخت	شناسد		زای معجمہ در تبدیل الف بیا	برخاست	برخیزد
رای مہملہ	نون	کرد	کند		حذف	زیست گریست	زید گرید
	تبدیل سکون بحرکت	سپرد افشرد	سپارد افشارد			بایست شایست	باید شاید
زای معجمہ	زیادت نون	زد	زند		لام	گسست	گسلد
فا	بای موحدہ	کوفت یافت	کوبد یابد	شین معجمہ	رای مہملہ	کاشت گذاشت	کارد گذارد
	واو	شنفت رفت	شنود رود		دو حرف یا و سین مہملہ	نوشت	نویسد

ماضی کے آخر کا پہلا حرف	تعلیل حرف مذکور کی صیغۂ مضارع میں یعنی تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا	صیغۂ ماضی کا جسمین تعلیل ہوئی	صیغۂ مضارع کا بعد تعلیل کے
فا	تبدیل سکون بحرکت	بافت / شگفت	بافد / شگفد
	دو حرف واو و یا	گفت	گوید
	بزیادت تای فوقانی	نهفت	نهفتد
	حذف	پذیرفت	پذیرد
میم	تبدیل بیای تحتانی	آمد	آید
واو	تبدیل الف و یای تحتانی	گشود / ستود	گشاید / ستاید
	تبدیل سکون بحرکت	غنود / بود	غنود / بود
	تبدیل سکون بحرکت	افگند / راند	افگند / راند

ماضی کے آخر کا پہلا حرف	تعلیل حرف مذکور کی مضارع میں یعنی تبدیل ہوا یا حذف ہوا یا اور کوئی حرف زائد ہوا	صیغۂ ماضی کا جسمین تعلیل ہوئی	صیغۂ مضارع کا بعد تعلیل کے
شین معجمہ	تبدیل سکون بحرکت	گشت	گردد
	تبدیل لام	هشت	هلد
	تبدیل زای معجمہ	افراشت	افرازد
	تبدیل بیای تحتانی	برشت	برید
	بزیادت واو	شد	شود
یای تحتانی	حذف	بازید / پرید	بازد / پرد
	زیادت نون	گزید	گزیند

جو دو تین صیغہ مضارع کے خلاف قواعد مرقومۂ بالا جیسے گرفت سے گیرد دید سے
بیند نظر مین آئے ہین انکو شاذ تصور کرنا چاہیے اور باقی حال اشتقاق
چھیون صیغون متکلم و حاضر و غائب اور لانے علامات ضمائر مفرد و جمع کا صیغہائے
ماضی مطلق پر قیاس کرنا چاہیے اور حال گردان مضارع کا آیندہ مفصل معلوم ہوگا
اور طریقہ بنانے صیغہائے مضارع دوامی کا یہ ہے کہ ما قبل صیغہ ماضی شکی کے
لفظ می زیادہ کردیتے ہین جیسے میشنیدہ باشم میشنیدہ باشیم میشنیدہ باشی
میشنیدہ باشید میشنیدہ باشد میشنیدہ باشند +

فعل حال

فعل حال اُس فعل کو کہتے ہین جو زمانۂ موجودہ سے تعلق رکھے اور طریقہ
اسکے بنانے کا یہ ہے کہ مضارع کے اول لفظ می یا ہمی زیادہ کردینے سے صیغہ
فعل حال کا بنجاتا ہے جیسے میگویم میگوئیم میگوئی میگوئید میگوید میگویند +

فعل مستقبل

فعل مستقبل اُس فعل کو کہتے ہین جو زمانۂ آیندہ سے تعلق رکھے اور طریقہ
اسکے بنانے کا یہ ہے کہ لفظ خواہد کو اول ہین صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق کے
زیادہ کردیتے ہین جیسے خواہم شنید خواہیم شنید خواہی شنید خواہید شنید خواہد شنید
خواہند شنید فعل مستقبل مین ضمائر متکلم وغیرہ کے لفظ خواہد مین جو اول زیادہ کیا گیا ہے
لگائے جاتے ہین اور صیغہ ماضی کا بدستور رہتا ہے جیسا مثال مرقومۂ بالا سے واضح ہوتا ہے +

دربیان امر و نہی

لغت مین امر کے معنی حکم کرنے اور فرمانے کے ہین اور اسیطرح سے نہی کے معنی منع کرنے کے ہین لیکن اصطلاح مین امر اسکو کہتے ہین جو طلب فعل پر دلالت کرے جیسے گفتن سے گوی اور خوردن سے خور اور نہی اسے کہتے ہین جو ترک فعل پر دلالت کرے جیسے گفتن سے مگوی اور خوردن سے مخور اور طریقہ بنانے امر واحد حاضر کا یہ ہے کہ دال علامت مضارع کو صیغۂ واحد حاضر مضارع مین سے خواہ مضارع مطلق ہو یا دوامی گرا دیتے ہین جیسے گوید سے گوی رود سے رو اور میپرورد ہ باشد سے میپرورده باش اور یہی دریا بر یا بای زائدہ امر زیادہ کر دیتے ہین جیسے بگوی بر و در ساز بر افگن اور قاعدۂ زیادہ کرنے بای موحدہ کا یہ ہے کہ جب حرف ما قبل امر واحد حاضر مضموم ہوتا ہے تو بے کو مضموم لاتے ہین جیسے کن بکن اور جب مفتوح یا مکسور ہوتا ہے تو مکسور لاتے ہین جیسے رو برو دہ بدہ

جبکہ لفظ باید صیغۂ مضارع مصدر بایستن کسی مصدر کے صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق پر آتا ہے تو فائدہ امر کا دیتا ہے جیسے این کار باید کرد این کتاب باید خواند اور جب میباید صیغۂ حال مصدر مذکور کسی صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق پر آتا ہے تو فائدہ استمرار معنی مصدری کا دیتا ہے جیسے میباید خواند میباید کرد

جب لفظ توان صیغۂ مصدر توانستن کا کسی صیغۂ واحد غائب ماضی مطلق

آتا ہی تو یہ بھی فائدہ امر کا بصورت امکانی دیتا ہی جیسے توان گفت بمعنی
کہنا جب لفظ می صیغہ امر حاضر مطلق پر آتا ہی تو بھی فائدہ تاکید استمرار کا دیتا ہی
جیسے میکن یعنی کرتا رہ اور صیغہ مضارع غائب اور متکلم کا بعینہ صیغہ غائب
اور متکلم کا ہی لیکن لفظ گو کہ باید کہ واجب کہ لازم کہ مناسب کہ اور علی ہذا اسی
قسم کے اور الفاظ ہم معنی امر متکلم اور غائب پر زیادہ کردیتے ہین جیسے
باید کہ برود باید کہ بروند باید کہ بروم باید کہ برویم اور طریقہ بنانے نہی کا یہ ہی کہ میم نہی
اول ہین صیغہ امر حاضر کے زیادہ کرو صیغہ نہی بنجاویگا جیسے مرو سے مرو
گو سے مگو اور صیغہ امر غائب اور متکلم مین نون نفی زیادہ کرنے سے نہی غائب
و متکلم بنجاتا ہی جیسے باید کہ نبرورد باید کہ نپرورند باید کہ نپرورم باید کہ نپروریم

دربیان فعل لازمی و متعدی

جس فعل کا کہ صرف فاعل کے ملنے سے مطلب پورا ہوجائے اور ضرورت
مفعول کی نرہے اُسے لازمی کہتے ہین جیسے زید آمد عمر برخاست ؛
اور جو فعل کہ سواے فاعل کے مفعول کی بھی خواہش رکھے اور بے ملنے
مفعول کے مطلب پورا نہو اُسے فعل متعدی کہتے ہین جیسے زد زید عمر را
خورد عمر نان را ان مثالون مین اگر اتنا ہی کہین کہ زد زید اور خورد عمر تو ضرور سننے والا
پوچھیگا کہ زید نے کسکو مارا اور عمر نے کیا چیز کھائی اور مضمون فقرہ کا بالکل ناتمام رہیگا ؛
اور بعض افعال ایسے ہین کہ کبھی استعمال انکا بطور لازمی ہوتا ہی اور کبھی متعدی

جیسے تاختن جسکے معنی دوڑنے اور دوڑانے دونون کے آتے ہین مثال تاختن لازمی

در راہ طلب دو اسپہ بیا باید تاخت	من تاختن شاہسواران دیدم

مثال تاختن متعدی

نہ ہرجای مرکب توان تاختن	کہ جاہا سپر باید انداختن

اور سواے تاختن کے افعال اُن مصدرون کے جو ذیل مین لکھے جاتے ہین لازمی اور متعدی دونون آتے ہین گداختن سوختن اموختن افروختن آمیختن بیختن شکستن گسستن آویختن ریختن دوختن کشادن پیوستن پوشیدن افسردن افزودن راندن رستن آہیختن

جب چاہین کہ کسی فعل لازمی سے متعدی بنائین تو چاہیے کہ آخر مین امر حاضر فعل لازمی کے الف و نون غنہ یا الف و نون و یاے معروف کو زیادہ کر کے دن کو جو علامت مصدر ہے بعد اسکے زیادہ کردین مصدر متعدی بنجاویگا جیسے ترس امر حاضر ترسیدن فعل لازمی کا تھا جب اُسکے آخر مین الف و نون اور دن کو زیادہ کیا تو ترساندن مصدر متعدی بنگیا اور خور سے خوراندن اور دو سے دوانیدن اور بعضے متعدی اس قسم کے ہوتے ہین کہ جو دو دو یا تین تین مفعولون کی خواہش رکھتے ہین جیسے زید اسپ جو را خوید خورانید و زید را احمق دانستم و زید را از عمر یک اشرفی دہانیدم اور بیان اسکا باب نحو مین مفصل آئیگا +

در بیان معروف و مجہول

معروف اُس فعل کو کہتے ہین کہ جسکا فاعل معلوم ہو جیسے زید گفت و عمر زد ان دونون مثالون مین گفت اور زد دونون فعلون کا فاعل زید اور عمر دونون معلوم ہین اور مجہول اُس فعل کو کہتے ہین کہ جسکا فاعل معلوم نہو جیسے زید دادہ شد عمر کشتہ شد ان مثالون مین فعل دینے اور مارنے کا کوئی فاعل معلوم نہین ہی یعنی کسنے دیا اور کسنے مارا بلکہ مفعول اُن افعال کے جنکو دیا گیا ہی یا جو مارا گیا ہی یعنی زید اور عمر ذکور ہین ایسے فعل کو فعل مجہول اور ایسے مفعول کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین اور طریقہ بنانے فعل ماضی مجہول کا فعل معروف سے یہ ہی کہ جب ماضی کے آخر مین ہاے سکتہ زیادہ کرکے لفظ شد زیادہ کر دیتے ہین تو ماضی مجہول بنجاتا ہی جیسے گفتہ شد اور جب لفظ شود زیادہ کرتے ہین تو صیغہ مضارع مجہول بنجاتا ہی جیسے گفتہ شود لیکن وہی فعل معروف و مجہول ہوگا جو اصل مین متعدی ہوگا اور جو فعل لازمی ہوتا ہی وہ متعدی نہین ہوتا

بیان مثبت و منفی

جن افعال کے معنی مین کرنا یا ہونا پایا جاتا ہی انھین مثبت کہتے ہین اور جنمین نکرنا یا نہونا پایا جاتا ہی انھین منفی کہتے ہین اور طریق مثبت سے منفی بنانے کا یہ ہی کہ نون نفی کا فعل مثبت پر زیادہ کر دیتے ہین خواہ وہ فعل معروف یا مجہول جیسے گفت سے نگفت اور گفتہ شد سے نگفتہ شد اور گفتہ شود سے نگفتہ شود اور باقی جملہ حال افعال معروف اور مجہول مثبت و منفی کا بڑی گردان مین کو کیا جائیگا

نام گردان	صیغۂ واحد غائب	صیغۂ جمع غائب	صیغۂ واحد حاضر	صیغۂ جمع حاضر	صیغۂ واحد متکلم	صیغۂ جمع متکلم
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	شد	شدند	شدی	شدید	شدم	شدیم
نفی	نشد	نشدند	نشدی	نشدید	نشدم	نشدیم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	شده است	شده اند	شده	شده اید	شده ام	شده ایم
نفی	نشده است نہیں ہوا ہے	نشده اند	نشده	نشده اید	نشده ام	نشده ایم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	شده بود	شده بودند	شده بودی	شده بودید	شده بودم	شده بودیم
نفی	نشده بود نہیں ہوا تھا	نشده بودند	نشده بودی	نشده بودید	نشده بودم	نشده بودیم
اثبات فعل ماضی شکی معروف	شده باشد	شده باشند	شده باشی	شده باشید	شده باشم	شده باشیم
نفی	نشده باشد نہ ہوا ہوگا وہ	نشده باشند	نشده باشی	نشده باشید	نشده باشم	نشده باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	میشد همیشد	میشدند همیشدند	میشدی همیشدی	میشدید همیشدید	میشدم همیشدم	میشدیم همیشدیم
نفی	نمی شد وہ نہیں ہوتا تھا	نمیشدند	نمیشدی	نمیشدید	نمیشدم	نمیشدیم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	شدی	شدندی		.	شدمی	. .

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نفی	نشدے نہوتا ۱۲	نشدندے			نشدے	
اثبات فعل مضارع معروف	شود	شوند	شوی	شوید	شوم	شویم
نفی	نشود نہووے ۱۲	نشوند	نشوی	نشوید	نشوم	نشویم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میشده باشد	میشده باشند	میشده باشی	میشده باشید	میشده باشم	میشده باشیم
نفی	نمیشده باشد نہوتا رہے ۱۲	نمیشده باشند	نمیشده باشی	نمیشده باشید	نمیشده باشم	نمیشده باشیم
اثبات فعل حال معروف	میشود همیشود	میشوند همیشوند	میشوی همیشوی	میشوید همیشوید	میشوم همیشوم	میشویم همیشویم
نفی	نمیشود نہیں ہوتا ہے ۱۲	نمیشوند	نمیشوی	نمیشوید	نمیشوم	نمیشویم
اثبات فعل مستقبل معروف	خواهد شد	خواهند شد	خواهی شد	خواهید شد	خواهم شد	خواهیم شد
نفی	نخواهد شد نہیں ہو گا ۱۲	نخواهند شد	نخواهی شد	نخواهید شد	نخواهم شد	نخواهیم شد
اثبات فعل امر حاضر معروف			شو	شوید		
فعل امر غائب معروف	باید که شود	باید که شوند			باید که شوم	باید که شویم

[illegible]

بیان گردانها	صیغۂ واحد غائب	صیغۂ جمع غائب	صیغۂ واحد حاضر	صیغۂ جمع حاضر	صیغۂ واحد متکلم	صیغۂ جمع متکلم
فعل نہی حاضر معروف			مشنو	مشنوید		
فعل نہی غائب معروف	باید که نشنود	باید که نشنوند			باید که نشنوم	باید که نشنویم
فعل امر حاضر معروف استمراری			می‌شنو شنیده باش	می‌شنوید شنیده باشید		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید که شنیده باشد	باید که شنیده باشند			باید که شنیده باشم	باید که شنیده باشیم
نہی حاضر معروف استمراری			نمی‌شنو نشنیده باش	نمی‌شنوید نشنیده باشید		
نہی غائب معروف استمراری	باید که نشنیده باشد	باید که نشنیده باشند			باید که نشنیده باشم	باید که نشنیده باشیم
اسم فاعل	شنونده	شنوندگان				

اسم گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	بود	بودند	بودی	بودید	بودم	بودیم
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نبود	نبودند	نبودی	نبودید	نبودم	نبودیم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	بوده است	بوده اند	بودہ	بوده اید	بوده ام	بوده ایم
نفی فعل ماضی قریب معروف	نبوده است	نبوده اند	نبودہ	نبوده اید	نبوده ام	نبوده ایم
اثبات فعل ماضی تشکی معروف	بوده باشد	بوده باشند	بوده باشی	بوده باشید	بوده باشم	بوده باشیم
نفی فعل ماضی تشکی معروف	نبوده باشد	نبوده باشند	نبوده باشی	نبوده باشید	نبوده باشم	نبوده باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	میبود همیبود	میبودند همیبودند	میبودی همیبودی	میبودید همیبودید	میبودم همیبودم	میبودیم همیبودیم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمیبود	نمیبودند	نمیبودی	نمیبودید	نمیبودم	نمیبودیم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	بودے	بودندے			بودمے	
نفی فعل ماضی تمنی معروف	نبودے	نبودندے			نبودمے	
اثبات فعل مضارع معروف	بود باشد	بوند باشند	باشی	باشید	باشم	باشیم

بیان گردان	صیغه واحد غائب	صیغه جمع غائب	صیغه واحد حاضر	صیغه جمع حاضر	صیغه واحد متکلم	صیغه جمع متکلم
نفی فعل مضارع معروف	نباشد نبود	نباشند نبوند	نباشی	نباشید	نباشم	نباشیم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میبوده باشد	میبوده باشند	میبوده باشی	میبوده باشید	میبوده باشم	میبوده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی معروف	نمیبوده باشد	نمیبوده باشند	نمیبوده باشی	نمیبوده باشید	نمیبوده باشم	نمیبوده باشیم
اثبات فعل حال معروف	میبود و میباشد همیبود	میبوند و میباشند همیبوند	میباشی همیباشی	میباشید همیباشید	میباشم همیباشم	میباشیم همیباشیم
نفی فعل حال معروف	نمیباشد نمیبود	نمیباشند نمیبوند	نمیباشی	نمیباشید	نمیباشم	نمیباشیم
اثبات فعل مستقبل معروف	خواهد بود	خواهند بود	خواهی بود	خواهید بود	خواهم بود	خواهیم بود
نفی فعل مستقبل معروف	نخواهد بود	نخواهند بود	نخواهی بود	نخواهید بود	نخواهم بود	نخواهیم بود
فعل امر حاضر معروف			باش	باشید		
فعل امر غائب معروف	باید که باشد باید که بود	باید که باشند باید که بوند			باید که باشم	باید که باشیم
فعل نهی حاضر معروف			مباش	مباشید		
فعل نهی غائب معروف	باید که نباشد باید که نبود	باید که نباشند باید که نبوند			باید که نباشم	باید که نباشیم

نام گردان	صیغهٔ واحد غائب	صیغهٔ جمع غائب	صیغهٔ واحد حاضر	صیغهٔ جمع حاضر	صیغهٔ واحد متکلم	صیغهٔ متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف استمراری			بوده باش	بوده باشید		
ایضاً			میبوده باش	میبوده باشید		
فعل امر غائب معروف استمراری	بایدکه بوده باشد	بایدکه بوده باشند			بایدکه بوده باشم	بایدکه بوده باشیم
فعل نهی حاضر معروف استمراری			نبوده باش	نبوده باشید		
فعل نهی غائب معروف استمراری	بایدکه نبوده باشد	بایدکه نبوده باشند			بایدکه نبوده باشم	بایدکه نبوده باشیم
اسم فاعل	باشنده	باشندگان				
گردان مصدر متعدی پرسیدن						
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	پرسید[1]	پرسیدند[2]	پرسیدی[3]	پرسیدید[4]	پرسیدم[5]	پرسیدیم[6]
اثبات فعل ماضی مطلق مجهول	پرسیده شد[7]	پرسیده شدند[8]	پرسیده شدی[9]	پرسیده شدید[10]	پرسیده شدم[11]	پرسیده شدیم[12]
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نپرسید	نپرسیدند	نپرسیدی	نپرسیدید	نپرسیدم	نپرسیدیم
نفی فعل ماضی مطلق مجهول	نپرسیده شد	نپرسیده شدند	نپرسیده شدی	نپرسیده شدید	نپرسیده شدم	نپرسیده شدیم

ملہ اس نے پوچھا ۱۲ ملہ ان سب نے پوچھا ملہ تو نے پوچھا ۱۲ ملہ تم نے پوچھا ۱۲ ملہ میں نے پوچھا ۱۲ ملہ ہم نے پوچھا ۱۲ ملہ وہ پوچھا گیا ۱۲ ملہ وہ سب پوچھے گئے ۱۲ ملہ تو پوچھا گیا ۱۲ ملہ تم پوچھے گئے ۱۲ ملہ میں پوچھا گیا ۱۲ ملہ ہم پوچھے گئے ۱۲

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	پرسیدہ است	پرسیدہ اند	پرسیدہ	پرسیدہ اید	پرسیدہ ام	پرسیدہ ایم
اثبات فعل ماضی قریب مجہول	پرسیدہ شدہ است	پرسیدہ شدہ اند	پرسیدہ شدہ	پرسیدہ شدہ اید	پرسیدہ شدہ ام	پرسیدہ شدہ ایم
نفی فعل ماضی قریب معروف	نپرسیدہ است نہیں پوچھا اُس نے	نپرسیدہ اند	نپرسیدہ	نپرسیدہ اید	نپرسیدہ ام	نپرسیدہ ایم
نفی فعل ماضی قریب مجہول	نپرسیدہ شدہ است نہیں پوچھا گیا ہے	نپرسیدہ شدہ اند	نپرسیدہ شدہ	نپرسیدہ شدہ اید	نپرسیدہ شدہ ام	نپرسیدہ شدہ ایم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	پرسیدہ بود	پرسیدہ بودند	پرسیدہ بودی	پرسیدہ بودید	پرسیدہ بودم	پرسیدہ بودیم
اثبات فعل ماضی بعید مجہول	پرسیدہ شدہ بود پوچھا گیا تھا	پرسیدہ شدہ بودند	پرسیدہ شدہ بودی	پرسیدہ شدہ بودید	پرسیدہ شدہ بودم	پرسیدہ شدہ بودیم
نفی فعل ماضی بعید معروف	نپرسیدہ بود	نپرسیدہ بودند	نپرسیدہ بودی	نپرسیدہ بودید	نپرسیدہ بودم	نپرسیدہ بودیم
نفی فعل ماضی بعید مجہول	نپرسیدہ شدہ بود	نپرسیدہ شدہ بودند	نپرسیدہ شدہ بودی	نپرسیدہ شدہ بودید	نپرسیدہ شدہ بودم	نپرسیدہ شدہ بودیم
اثبات فعل ماضی شکیہ معروف	پرسیدہ باشد	پرسیدہ باشند	پرسیدہ باشی	پرسیدہ باشید	پرسیدہ باشم	پرسیدہ باشیم
اثبات فعل ماضی شکیہ مجہول	پرسیدہ شدہ باشد پوچھا گیا ہوگا	پرسیدہ شدہ باشند	پرسیدہ شدہ باشی	پرسیدہ شدہ باشید	پرسیدہ شدہ باشم	پرسیدہ شدہ باشیم
نفی فعل ماضی شکیہ معروف	نپرسیدہ باشد نہ پوچھا ہوگا	نپرسیدہ باشند	نپرسیدہ باشی	نپرسیدہ باشید	نپرسیدہ باشم	نپرسیدہ باشیم
نفی فعل ماضی شکیہ مجہول	نپرسیدہ شدہ باشد نہ پوچھا گیا ہوگا	نپرسیدہ شدہ باشند	نپرسیدہ شدہ باشی	نپرسیدہ شدہ باشید	نپرسیدہ شدہ باشم	نپرسیدہ شدہ باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	میپرسید ہمی پرسید	میپرسیدند ہمی پرسیدند	میپرسیدی ہمی پرسیدی	میپرسیدید ہمی پرسیدید	میپرسیدم ہمی پرسیدم	میپرسیدیم ہمی پرسیدیم

نام گردان	صیغۂ واحد غائب	صیغۂ جمع غائب	صیغۂ واحد حاضر	صیغۂ جمع حاضر	صیغۂ واحد متکلم	صیغۂ متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی استمراری مجہول	پرسیدہ می‌شد[1]	پرسیدہ می‌شدند[2]	پرسیدہ می‌شدی[3]	پرسیدہ می‌شدید[4]	پرسیدہ می‌شدم[5]	پرسیدہ می‌شدیم[6]
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمی‌پرسید	نمی‌پرسیدند	نمی‌پرسیدی	نمی‌پرسیدید	نمی‌پرسیدم	نمی‌پرسیدیم
نفی فعل ماضی استمراری مجہول	پرسیدہ نمی‌شد	پرسیدہ نمی‌شدند	پرسیدہ نمی‌شدی	پرسیدہ نمی‌شدید	پرسیدہ نمی‌شدم	پرسیدہ نمی‌شدیم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	پرسیدے[7]	پرسیدندے[8]			پرسیدمے[9]	
اثبات فعل ماضی تمنی مجہول	پرسیدہ شدے (پوچھا جاتا ۱۲)	پرسیدہ شدندے			پرسیدہ شدمے	
نفی فعل ماضی تمنی معروف	نپرسیدے (نہ پوچھتا ۱۲)	نپرسیدندے			نپرسیدمے	
نفی فعل ماضی تمنی مجہول	نپرسیدہ شدے (نہ پوچھا جاتا ۱۲)	نپرسیدہ شدندے			نپرسیدہ شدمے	
"	پرسیدہ نشدے	پرسیدہ نشدندے			پرسیدہ نشدمے	
اثبات فعل مضارع معروف	پرسد[10]	پرسند[11]	پرسی[12]	پرسید[13]	پرسم[14]	پرسیم[15]
اثبات فعل مضارع مجہول	پرسیدہ شود[16]	پرسیدہ شوند[17]	پرسیدہ شوی[18]	پرسیدہ شوید[19]	پرسیدہ شوم[20]	پرسیدہ شویم[21]
نفی فعل مضارع معروف	نپرسد	نپرسند	نپرسی	نپرسید	نپرسم	نپرسیم
نفی فعل مضارع مجہول	نپرسیدہ شود	نپرسیدہ شوند	نپرسیدہ شوی	نپرسیدہ شوید	نپرسیدہ شوم	نپرسیدہ شویم
اثبات فعل [illegible]	می‌پرسیدہ باشد[22]	می‌پرسیدہ باشند[23]	می‌پرسیدہ باشی[24]	می‌پرسیدہ باشید[25]	می‌پرسیدہ باشم[26]	می‌پرسیدہ باشیم[27]

۱ وہ پوچھا جاتا تھا ۱۲ ۲ وے پوچھے جاتے تھے ۱۲ ۳ تو پوچھا جاتا تھا ۱۲ ۴ تم پوچھے جاتے تھے ۱۲ ۵ میں پوچھا جاتا تھا ۱۲ ۶ ہم پوچھے جاتے تھے ۱۲ ۷ کاش وہ پوچھتا ۱۲ ۸ کاش وے پوچھتے ۱۲ ۹ کاش میں پوچھتا ۱۲ ۱۰ وہ پوچھے ۱۲ ۱۱ وے پوچھیں ۱۲ ۱۲ تو پوچھے ۱۲ ۱۳ تم پوچھو ۱۲ ۱۴ میں پوچھوں ۱۲ ۱۵ ہم پوچھیں ۱۲ ۱۶ وہ پوچھا جاوے ۱۲ ۱۷ وے پوچھے جاویں ۱۲ ۱۸ تو پوچھا جاوے ۱۲ ۱۹ تم پوچھے جاؤ ۱۲ ۲۰ میں پوچھا جاؤں ۱۲ ۲۱ ہم پوچھے جاویں ۱۲ ۲۲ وہ پوچھتا ہوگا ۱۲ ۲۳ وے پوچھتے ہوں گے ۱۲ ۲۴ تو پوچھتا ہوگا ۱۲ ۲۵ تم پوچھتے ہوگے ۱۲ ۲۶ میں پوچھتا ہوں گا ۱۲ ۲۷ ہم پوچھتے ہوں گے ۱۲

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ متکلم مع الغیر
اثبات فعل مضارع دوامی مجہول	میپرسیده شده باشد	میپرسیده شده باشند	میپرسیده شده باشی	میپرسیده شده باشید	میپرسیده شده باشم	میپرسیده شده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی معروف	نمیپرسیده باشد	نمیپرسیده باشند	نمیپرسیده باشی	نمیپرسیده باشید	نمیپرسیده باشم	نمیپرسیده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی مجہول	نمیپرسیده شده باشد	نمیپرسیده شده باشند	نمیپرسیده شده باشی	نمیپرسیده شده باشید	نمیپرسیده شده باشم	نمیپرسیده شده باشیم
اثبات فعل حال معروف	میپرسد ہمیپرسد	میپرسند ہمیپرسند	میپرسی ہمیپرسی	میپرسید ہمیپرسید	میپرسم ہمیپرسم	میپرسیم ہمیپرسیم
اثبات فعل حال مجہول	پرسیده میشود	پرسیده میشوند	پرسیده میشوی	پرسیده میشوید	پرسیده میشوم	پرسیده میشویم
نفی فعل حال معروف	نمیپرسد	نمیپرسند	نمیپرسی	نمیپرسید	نمیپرسم	نمیپرسیم
نفی فعل حال مجہول	پرسیده نمیشود	پرسیده نمیشوند	پرسیده نمیشوی	پرسیده نمیشوید	پرسیده نمیشوم	پرسیده نمیشویم
اثبات فعل مستقبل معروف	خواہد پرسید	خواہند پرسید	خواہی پرسید	خواہید پرسید	خواہم پرسید	خواہیم پرسید
اثبات فعل مستقبل مجہول	پرسیده خواہد شد	پرسیده خواہند شد	پرسیده خواہی شد	پرسیده خواہید شد	پرسیده خواہم شد	پرسیده خواہیم شد
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد پرسید	نخواہند پرسید	نخواہی پرسید	نخواہید پرسید	نخواہم پرسید	نخواہیم پرسید
نفی فعل مستقبل مجہول	پرسیده نخواہد شد	پرسیده نخواہند شد	پرسیده نخواہی شد	پرسیده نخواہید شد	پرسیده نخواہم شد	پرسیده نخواہیم شد
فعل امر حاضر معروف			پرس	پرسید		
فعل امر حاضر مجہول			پرسیده شو	پرسیده شوید		

نام گردان	صیغۂ واحد غائب	صیغۂ جمع غائب	صیغۂ واحد حاضر	صیغۂ جمع حاضر	صیغۂ واحد متکلم	صیغۂ متکلم مع الغیر
فعل امر غائب معروف	بایدکه پرسد	بایدکه پرسند			بایدکه پرسم	بایدکه پرسیم
فعل امر غائب مجهول	بایدکه پرسیده شود	بایدکه پرسیده شوند			بایدکه پرسیده شوم	بایدکه پرسیده شویم
فعل نهی حاضر معروف			مپرس	مپرسید		
فعل نهی حاضر مجهول			پرسیده مشو	پرسیده مشوید		
فعل نهی غائب معروف	بایدکه نپرسد	بایدکه نپرسند			بایدکه نپرسم	بایدکه نپرسیم
فعل نهی غائب مجهول	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]
فعل امر حاضر معروف استمراری			میپرسیده باش	میپرسیده باشید		
فعل امر حاضر مجهول استمراری			پرسیده شده میباش	پرسیده شده میباشید		
فعل امر غائب معروف استمراری	بایدکه پرسیده باشد	بایدکه پرسیده باشند			بایدکه پرسیده باشم	بایدکه پرسیده باشیم
فعل امر غائب مجهول استمراری	بایدکه پرسیده میشده باشد	بایدکه پرسیده میشده باشند			بایدکه پرسیده میشده باشم	بایدکه پرسیده میشده باشیم
نهی حاضر معروف استمراری			نپرسیده میباش	نپرسیده میباشید		
نهی حاضر مجهول استمراری			نپرسیده شده میباش	نپرسیده شده میباشید		
نهی غائب معروف استمراری	بایدکه نپرسیده باشد	بایدکه نپرسیده باشند			بایدکه نپرسیده باشم	بایدکه نپرسیده باشیم

۱؎ چاہیے کہ وہ پوچھے ۱۲ ۲؎ چاہیے کہ وے پوچھیں ۱۲ ۳؎ چاہیے کہ میں پوچھوں ۱۲ ۴؎ چاہیے کہ ہم پوچھیں ۱۲ ۵؎ تو مت پوچھ ۱۲ ۶؎ تم مت پوچھو ۱۲ ۷؎ تو پوچھا نہ جا ۱۲ ۸؎ تم پوچھے نہ جاؤ ۱۲ ۹؎ چاہیے کہ وہ پوچھا جایا کرے ۱۲ ۱۰؎ چاہیے کہ وے پوچھے جایا کریں ۱۲ ۱۱؎ چاہیے کہ میں پوچھا جایا کروں ۱۲ ۱۲؎ چاہیے کہ ہم پوچھے جایا کریں ۱۲

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
نہی اثبات مجہول استمراری	بایدکہ پرسیدہ شدہ باشد	بایدکہ پرسیدہ شدہ باشند			بایدکہ پرسیدہ شدہ باشم	بایدکہ پرسیدہ شدہ باشیم
اسم فاعل	پرسندہ	پرسندگان				
اسم مفعول	پرسیدہ	پرسیدگان				

گردان فعل متعدی دیدن

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	دید	دیدند	دیدی	دیدید	دیدم	دیدیم
اثبات فعل ماضی مطلق مجہول	دیدہ شد	دیدہ شدند	دیدہ شدی	دیدہ شدید	دیدہ شدم	دیدہ شدیم
نفی فعل ماضی مطلق معروف	ندید	ندیدند	ندیدی	ندیدید	ندیدم	ندیدیم
نفی فعل ماضی مطلق مجہول	ندیدہ شد / دیدہ نشد	ندیدہ شدند / دیدہ نشدند	ندیدہ شدی / دیدہ نشدی	ندیدہ شدید / دیدہ نشدید	ندیدہ شدم / دیدہ نشدم	ندیدہ شدیم / دیدہ نشدیم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	دیدہ است	دیدہ اند	دیدہ	دیدہ اید	دیدہ ام	دیدہ ایم

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی قریب مجہول	دیدہ شدہ است	دیدہ شدہ اند	دیدہ شدہ	دیدہ شدہ اید	دیدہ شدہ ام	دیدہ شدہ ایم
نفی فعل ماضی قریب معروف	ندیدہ است	ندیدہ اند	ندیدہ	ندیدہ اید	ندیدہ ام	ندیدہ ایم
نفی فعل ماضی قریب مجہول	ندیدہ شدہ است	ندیدہ شدہ اند	ندیدہ شدہ	ندیدہ شدہ اید	ندیدہ شدہ ام	ندیدہ شدہ ایم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	دیدہ بود	دیدہ بودند	دیدہ بودی	دیدہ بودید	دیدہ بودم	دیدہ بودیم
اثبات فعل ماضی بعید مجہول	دیدہ شدہ بود	دیدہ شدہ بودند	دیدہ شدہ بودی	دیدہ شدہ بودید	دیدہ شدہ بودم	دیدہ شدہ بودیم
نفی فعل ماضی بعید معروف	ندیدہ بود	ندیدہ بودند	ندیدہ بودی	ندیدہ بودید	ندیدہ بودم	ندیدہ بودیم
نفی فعل ماضی بعید مجہول	ندیدہ شدہ بود	ندیدہ شدہ بودند	ندیدہ شدہ بودی	ندیدہ شدہ بودید	ندیدہ شدہ بودم	ندیدہ شدہ بودیم
اثبات فعل ماضی تشکی معروف	دیدہ باشد	دیدہ باشند	دیدہ باشی	دیدہ باشید	دیدہ باشم	دیدہ باشیم
اثبات فعل ماضی تشکی مجہول	دیدہ شدہ باشد	دیدہ شدہ باشند	دیدہ شدہ باشی	دیدہ شدہ باشید	دیدہ شدہ باشم	دیدہ شدہ باشیم
نفی فعل ماضی تشکی معروف	ندیدہ باشد	ندیدہ باشند	ندیدہ باشی	ندیدہ باشید	ندیدہ باشم	ندیدہ باشیم

بیان گردانہا	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
نفی فعل ماضی تشکیکی مجہول	ندیدہ شدہ باشد	ندیدہ شدہ باشند	ندیدہ شدہ باشے	ندیدہ شدہ باشید	ندیدہ شدہ باشم	ندیدہ شدہ باشیم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	میدید ہمیدید	میدیدند ہمیدیدند	میدیدی ہمیدیدی	میدیدید ہمیدیدید	میدیدم ہمیدیدم	میدیدیم ہمیدیدیم
اثبات فعل ماضی استمراری مجہول	دیدہ میشد میدیدہ شد	دیدہ میشدند میدیدہ شدند	دیدہ میشدی میدیدہ شدی	دیدہ میشدید میدیدہ شدید	دیدہ میشدم میدیدہ شدم	دیدہ میشدیم میدیدہ شدیم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمیدید	نمیدیدند	نمیدیدے	نمیدیدید	نمیدیدم	نمیدیدیم
نفی فعل ماضی استمراری مجہول	ندیدہ میشد نمیدیدہ شد	ندیدہ میشدند نمیدیدہ شدند	ندیدہ میشدی نمیدیدہ شدے	ندیدہ میشدید نمیدیدہ شدید	ندیدہ میشدم نمیدیدہ شدم	ندیدہ میشدیم نمیدیدہ شدیم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	دیدے	دیدندے			دیدمے	
اثبات فعل ماضی تمنی مجہول	دیدہ شدے	دیدہ شدندے			دیدہ شدمے	
نفی فعل ماضی تمنی معروف	ندیدے	ندیدندے			ندیدمے	
نفی فعل ماضی تمنی مجہول	ندیدہ شدے	ندیدہ شدندے			ندیدہ شدمے	
اثبات فعل مضارع معروف	بیند	بینند	بینی	بینید	بینم	بینیم

گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
اثبات فعل مضارع مجهول	دیده شود	دیده شوند	دیده شوی	دیده شوید	دیده شوم	دیده شویم
نفی فعل مضارع معروف	نه بیند	نه بینند	نه بینی	نه بینید	نه بینم	نه بینیم
نفی فعل مضارع مجهول	ندیده شود	ندیده شوند	ندیده شوی	ندیده شوید	ندیده شوم	ندیده شویم
اثبات فعل مضارع دوامی معروف	میدیده باشد	میدیده باشند	میدیده باشی	میدیده باشید	میدیده باشم	میدیده باشیم
اثبات فعل مضارع دوامی مجهول	میدیده شده باشد	میدیده شده باشند	میدیده شده باشی	میدیده شده باشید	میدیده شده باشم	میدیده شده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی معروف	نمیدیده باشد	نمیدیده باشند	نمیدیده باشی	نمیدیده باشید	نمیدیده باشم	نمیدیده باشیم
نفی فعل مضارع دوامی مجهول	نمیدیده شده باشد	نمیدیده شده باشند	نمیدیده شده باشی	نمیدیده شده باشید	نمیدیده شده باشم	نمیدیده شده باشیم
اثبات فعل حال معروف	می بیند همی بیند	می بینند همی بینند	می بینی همی بینی	می بینید همی بینید	می بینم همی بینم	می بینیم همی بینیم
اثبات فعل حال مجهول	دیده میشود	دیده میشوند	دیده میشوی	دیده میشوید	دیده میشوم	دیده میشویم
نفی فعل حال معروف	نمی بیند	نمی بینند	نمی بینی	نمی بینید	نمی بینم	نمی بینیم

۱؎ وہ دیکھا جاوے ۱۲
۲؎ وے دیکھے جاویں ۱۲
۳؎ تو دیکھا جاوے ۱۲
۴؎ تم دیکھے جاؤ ۱۲
۵؎ میں دیکھا جاؤں ۱۲
۶؎ ہم دیکھے جاویں ۱۲
۷؎ وہ دیکھتا ہوا ۱۲
۸؎ وے دیکھتے ہیں ۱۲
۹؎ تو [illegible]
۱۰؎ تم دیکھتے ہو ۱۲
۱۱؎ میں دیکھتا ہوں ۱۲
۱۲؎ ہم دیکھتے ہیں ۱۲

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
نفی فعل حال مجہول	ندیدہ میشود	ندیدہ میشوند	ندیدہ میشوی	ندیدہ میشوید	ندیدہ میشوم	ندیدہ میشویم
اثبات فعل مستقبل معروف	خواہد دید [ه۱]	خواہند دید [ه۲]	خواہی دید [ه۳]	خواہید دید [ه۴]	خواہم دید [ه۵]	خواہیم دید [ه۶]
اثبات فعل مستقبل مجہول	دیدہ خواہد شد	دیدہ خواہند شد	دیدہ خواہی شد	دیدہ خواہید شد	دیدہ خواہم شد	دیدہ خواہیم شد
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد دید	نخواہند دید	نخواہی دید	نخواہید دید	نخواہم دید	نخواہیم دید
نفی فعل مستقبل مجہول	ندیدہ خواہد شد	ندیدہ خواہند شد	ندیدہ خواہی شد	ندیدہ خواہید شد	ندیدہ خواہم شد	ندیدہ خواہیم شد
فعل امر حاضر معروف			بین [ه۷] ببین	بینید [ه۸] ببینید		
فعل امر حاضر مجہول			دیدہ شو	دیدہ شوید		
فعل امر غائب معروف	باید کہ بیند [ه۹]	باید کہ بینند [ه۱۰]			باید کہ بینم [ه۱۱]	باید کہ بینیم [ه۱۲]
فعل امر غائب مجہول	باید کہ دیدہ شود	باید کہ دیدہ شوند			باید کہ دیدہ شوم	باید کہ دیدہ شویم
فعل نہی حاضر معروف			مبین [ه۱۳]	مبینید [ه۱۴]		

ه۱ وہ دیکھیگا ۱۲
ه۲ وے دیکھینگے ۱۲
ه۳ تو دیکھیگا ۱۲
ه۴ تم دیکھوگے ۱۲
ه۵ میں دیکھونگا ۱۲
ه۶ ہم دیکھینگے ۱۲
ه۷ تو دیکھ ۱۲
ه۸ تم دیکھو ۱۲
ه۹ چاہیے کہ وہ دیکھے ۱۲
ه۱۰ چاہیے کہ وے دیکھیں ۱۲
ه۱۱ چاہیے کہ میں دیکھوں ۱۲
ه۱۲ چاہیے کہ ہم دیکھیں ۱۲
ه۱۳ تو مت دیکھ ۱۲
ه۱۴ تم مت دیکھیو ۱۲

نام گردان	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
فعل نہی حاضر مجہول			دیدہ مشو	دیدہ مشوید		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نہ بیند	باید کہ نہ بینند			باید کہ نہ بینم	باید کہ نہ بینیم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ ندیدہ شود	باید کہ ندیدہ شوند			باید کہ ندیدہ شوم	باید کہ ندیدہ شویم
فعل امر حاضر معروف استمراری			دیدہ میباش میدیدہ باش تو دیکھتا رہ ۱۲	دیدہ میباشید میدیدہ باشید تم دیکھتے رہو ۱۲		
فعل امر حاضر مجہول استمراری			دیدہ شدہ میباش	دیدہ شدہ میباشید		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید کہ میدیدہ باشد	باید کہ میدیدہ باشند			باید کہ میدیدہ باشم	باید کہ میدیدہ باشیم
فعل امر غائب مجہول استمراری	باید کہ دیدہ میشدہ باشد	باید کہ دیدہ میشدہ باشند			باید کہ دیدہ میشدہ باشم	باید کہ دیدہ میشدہ باشیم
"	باید کہ میدیدہ شدہ باشد	باید کہ میدیدہ شدہ باشند			باید کہ میدیدہ شدہ باشم	باید کہ میدیدہ شدہ باشیم
نہی حاضر معروف استمراری			ندیدہ میباش	ندیدہ میباشید		
نہی حاضر مجہول استمراری			ندیدہ شدہ میباش نمیدیدہ شدہ باش	ندیدہ شدہ میباشید نمیدیدہ شدہ باشید		

۱ چاہیے کہ وہ دیکھا رہے ۱۲ منہ
۲ چاہیے کہ وے دیکھا رہیں دیکھتے رہیں
۳ چاہیے کہ میں دیکھا رہوں ۱۲ منہ
۴ چاہیے کہ ہم دیکھے رہیں دیکھتے رہیں ۱۲
۵ تو رہ دیکھا رہ ۱۲
۶ تم رہو دیکھے رہو ۱۲

نام گردان	صیغۂ واحد غائب	صیغۂ جمع غائب	صیغۂ واحد حاضر	صیغۂ جمع حاضر	صیغۂ واحد متکلم	صیغۂ جمع متکلم
نہی غائب معروف استمراری	باید کہ نمیدیدہ باشد	باید کہ نمیدیدہ باشند			باید کہ نمیدیدہ باشم	باید کہ نمیدیدہ باشیم
نہی غائب مجہول استمراری	باید کہ نمیدیدہ شدہ باشد	باید کہ نمیدیدہ شدہ باشند			باید کہ نمیدیدہ شدہ باشم	باید کہ نمیدیدہ شدہ باشیم
اسم فاعل	بینندہ ۵۱	بینندگان ۵۲				
اسم مفعول	دیدہ ۵۳	دیدگان ۵۴				

۵۱ دیکھنے والا ۱۲
۵۲ دیکھنے والے ۱۲
۵۳ دیکھا ہوا ۱۲
۵۴ دیکھے ہوئے ۱۲

بیان حرف

حرف اُس کلمہ کو کہتے ہین کہ جسکے معنی مستقل نہون یعنی بلا ملانے دوسرے کلمے کے معنی اُسکے مفہوم نہون اور نہ اُس مین زمانہ پایا جاوے جیسے از اور تا کیونکہ معنی انکے بغیر ملنے کسی اور اسم یا فعل کے اچھی طرح نہین سمجھے جاتے چنانچہ اس مثال مین کہ (از آگرہ تا الہ آباد رفتم) معنی لفظ از کہ شروع ابتدا کے ہین اور تا جسکے معنی انتہا کے ہین بسبب نہ آنے اسم آگرہ والہ آباد اور فعل رفتم کے اچھی طرح مفہوم نہین ہوتے ہین ؀

بیان اون حرفون کا جو ترکیب کلمات مین اعانت دیتے ہین

حروف عاطفہ - حروف عاطفہ اُن حرفون کو کہتے ہین کہ جو درمیان دو کلمون یا دو جملون کے واقع ہون اور انکو ایک حکم مین شامل کردین اور جو کلمہ اول آوے اُسے معطوف علیہ اور جو کلمہ کہ بعد حرف عاطفہ آوے اُسے معطوف کہتے ہین اور یہ نو حرف عطف کے لیے زبان فارسی مین مروج ہین واو[1] الف[2] ہا[3] نیز[4] پس[5] ثم[6] دیگر[7] دگر[8] ہم[9] نیز جیسے زید و خالد آمد اس مثال مین جو نسبت آنے کی زید کے ساتھ تھی وہی بسبب حرف عطف کے خالد کے ساتھ بجنسہ منسوب ہوگئی الف عطف جیسے رستاخیز بمعنی رستق و خیز ہاے عاطفہ

جیسے گفت و رفت ای گفت و رفت پس عاطفہ جیسے زید آمد پس عمر پس عاطفہ
جیسے اولا خالد آمد پس بکر مثال دیگر و دگر جیسے زید آمد دیگر خالد یا دگر خالد مثال
ہم و نیز جیسے آن ہم بدہ و اینہم و آن نیز بدہ و این نیز۔ حرف یا تردید و منافات
کے لیے آتا ہی یعنے جن دو کلمون کے درمیان یہ حرف آتا ہی انہین سے ایک
کلمہ مراد ہوتا ہی اور دوسرے کی نفی مقصود ہوتی ہی جیسے مرا فلان چیز بدہ یا قیمت
آن پس ظاہر ہی کہ طالب ایک شی طلب کرتا ہی دونون چیزین طلب نہین کرتا
یعنی اگر چیز مانگتا ہی تو قیمت سے انکار کرتا ہی مثلاً اگر قیمت مانگتا ہی تو شی سے
انکار کرتا ہی۔ حرف بل اور بلکہ اضراب اور ترقی کے لیے آتا ہی معنی اضراب کے
اصطلاح مین یہ ہین کہ ایک حکم سے اعراض کرکے دوسرے حکم کی طرف انتقال
کرنا مثال اضراب جیسے مصرع نظامی ؎ ضیغم نہ زن بلکہ آتش زنست
مثال ترقی جیسے پاسے از شب گذشتہ باشد بلکہ نصف شب گذشتہ باشد پس ظاہر ہی
کہ گذرنا نصف شب کا بہ نسبت ایک پہر رات کے بدرجہا ترقی رکھتا ہی

اور قاعدہ واسطے دریافت کرنے اس امر کے کہ بل اسجگہ اضراب کے لیے آیا ہی
یا ترقی کے لیے یہ ہی کہ جب حکم معطوف اور معطوف علیہ مین تناقض و منافات ہوتی ہی وہان
فائدہ اضراب کا دیتا ہی جیسا کہ مثال اول سے واضح ہی اور جہان دونون کلمون مین تناقض
نہین ہوتا بلکہ توافق ممکن ہی تو وہان فائدہ ترقی کا دیتا ہی جیسا مثال دوم سے روشن ہی
حرف گر اگر ار ہرگاہ ہرگہ چون چو جملہ مین شرط کے لیے آتے ہین اور ...

آنکہ، اگر گر از واسطے شرط امر غیر یقینی کے آتے ہین اور چون چو ہر گاہ ہر گہ واسطے امر یقینی کے آتے ہین (مثلاً اگر زید بیاید من این کار کنم) چون آفتاب بر آید روز شود پس مثال اول مین آنا زید کا امر یقینی نہین ہے اور مثال دوم مین نکلنا آفتاب کا امر یقینی ہے حرف الّا واسطے دور کرنے شرط کے آتا ہے اور گرچہ اور اگرچہ وارچہ و ہرچند واسطے مخالفت اور تضاد ہونے جزا کے آتے ہین اور حرف چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ ازین مر ازین سبب بنا بر لہذا تا واسطے بیان علت کے آتے ہین مگر ان حروف مین سے سواے تا کے جو قبل از جملون علت و معلول کے آتا ہے سب درمیان دو جملون کے آیا کرتے ہین جنہین سے ایک جملہ معلول ہوتا ہے اور دوسرا علت جو جملہ کہ قبل از پانچ حروف اول کے آتا ہے اُسے معلول کہتے ہین اور جو جملہ کہ بعد اُنکے آتا ہے اُسے علت کہتے ہین جیسا کہ ان مثالون سے واضح ہے۔

ان مثالون مین جملہ نمبر اول معلول ہے اور جملہ نمبر دو علت ہے۔

۱	۲
از انجا واپس آمدم	چہ خوف زندان بود
ایضاً	تا کہ ”
ایضاً	زیرا کہ ”
ایضاً	زیرا چہ ”
ایضاً	چرا کہ ”

اور باقی چار حرف بھی منجملہ ان نو حرفون کے درمیان دو جملون کے آتے ہین لیکن جملۂ اول علت ہوتا ہی اور جملۂ ثانی معلول ❊

آنجا خوف دزدان بود	ازین مر	واپس آمدم
ایضاً	ازین سبب	ایضاً
ایضاً	بنابر آن	ایضاً
ایضاً	لہذا	ایضاً

ان مثالون مین جملہ نمبر اول علت ہی اور جملہ نمبر دو معلول ❊

یہ حروف استثنا کے لیے آتے ہین الا مگر غیر سوائے جز بدون برون وراے۔ استثنا کے معنی جماعت مین سے ایک جز کے نکالنے کے ہین۔ پس جو چیز کہ نکالی جاتی ہی اُسے مستثنیٰ کہتے ہین اور جس جماعت مین سے اُسے نکالتے ہین اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہین جیسے جملہ لشکر آمد الا سپہسالار اس مثال مین سے سپہسالار مستثنیٰ ہی اور لشکر مستثنیٰ منہ۔ اور بعض حرفون پر اس مستثنیٰ کے حرف بر یا باے زائدہ بھی اور لایا کرتے ہین جیسے بغیر بجز بدون ماسوا ماوراے اور لاکن لیکن لیک ولیک ولیکن وَلے بھی فائدہ استثنا کا مثل اور حروف استثنا کے دیتے ہین اور بعضون کے نزدیک یہ فائدہ استدراک کا دیتے ہین اور استدراک کے معنی لغت مین پوچھنے اور معلول کرنے کے ہین یعنی جو شبہہ کہ نشا کلام سابق مین واقع ہوا ہو سے یہ رفع کر دیتا ہی جیسے بادشاہ آمد ولی وزیرش ہمراہ نبود

زیر لیکن کے ہمراہ نبود ... لیکن ... الا ... سپاہ ... (حاشیہ)

اس فقرہ مین بادشاہ کی تشریف آوری کے بیان سے شبہہ ہوتا تھا کہ وزیر بھی
اسکا ضرور ہمراہ ہوگا لیکن جب لفظ وے کے ساتھ فقرہ ثانی وزیرش
ہمراہ نبود بیان کردیا تو وہ شبہہ ازخود رفع ہوگیا۔ ای یا ایا الف یہ حروف ندا کے
ہین۔ پہلے تین حروف تو اسم کے اول لگائے جاتے ہین لیکن الف اسم کے
آخر لگایا جاتا ہی اور جس اسم پر کہ یہ حروف ندا آیا کرتے ہین اُسے منادی کہتے ہین
جیسے ای زید یا خدا ایا قوم ربّا۔ چہ کہ کیست چیست چرا کجا کی چون چگونہ کو
کدام یہ حروف واسطے استفہام کے آتے ہین جیسے فلان چہ گفت درنماز
کہ کرد پدرت کیست در دست تو چیست دشنام چرا دادی بکجا رفتہ بودی
تا کی خواہی آمد حالش چگونہ است عہد جوانی کو از کدام قبیلہ ہستی چو ہمچنان
اسکا کیا حال ہی ۱۲ زمانہ جوانی کا کہان ۱۲ کس خاندان سے تو ہی ۱۲
ہمچنین چنانچہ مثل ہمچو مانند پنداری گویا گوئی وار آسا مان کردار انہ وغیرہ
انکو حروف تشبیہ کہتے ہین اور تشبیہ کے معنی مشابہ کرنا ایک چیز کا دوسری
چیز کے ساتھ۔ جس چیز کے ساتھ تشبیہ دین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین
اور جسے مشابہ کرتے ہین اُسے مشبہ کہتے ہین جیسے علم مثل آفتابست
علم مثل آفتاب کے ہی
جہالت مثل ظلمت ست ظاہر ہی کہ ان مثالون مین علم کو آفتاب کے
جہالت مثل اندھیرے کے ہی ۱۲
ساتھ اور جہالت کو تاریکی کے ساتھ تشبیہ دی ہی تو علم اور جہالت
مشبہ ہین اور آفتاب اور تاریکی مشبہ بہ ہین آیا اور شاید باشد بود یہ حروف شک
کے ہین جیسے شاید کہ پلنگ خفتہ باشد یا اور نون اور صرف ہ یہ حروف

واسطے نسبت کے آتے ہین جیسے سیم سے سیمین زر سے زرین شاہانہ
جوانانہ یا یای معروف بھی محض نسبت کا فائدہ دیتی ہی جیسے ترکی ہندی اور
کبھی لفظ گان بھی انھین معنی کیواسطے استعمال کیا جاتا ہی جیسے خدایگان اور
شاہگان سہ گان دوگان اور حرف نی بنون مکسور و یای معروف فائدہ
معنی لیاقت کا دیتا ہی جیسے دادنی کشتنی سوختنی - الا ہان ہین حروف
تنبیہ کے ہین جنکے استعمال سے مخاطب کو ہوشیار اور آگاہ کرنا منظور
ہوتا ہی جیسے سعدیؒ الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم - حرامست بر چشم سالار قوم
اور زہی خہی مرحبا حبذا شاباش واہ وا یہ حروف تحسین کے ہین
حرف ندبہ الف ہی کہ جو اسم کے آخر آتا ہی جیسے حسرتا اور وا ہی جو قبل اسم
کے آیا کرتا ہی وامصیبتا واحسرتا اور جب وا اسم کے اول لاتے ہین تو
اسکے آخر الف بھی ندبہ کا لگا دیتے ہین اور حرف ہاے کو بھی آخر مین زیادہ
کر دیتے ہین جیسے واحسرتاہ واعجباہ - اور حروف نفی سواے نون کے
نی نہ نا بی ہین مثلاً بیضرورت ناواقف - کاش کاشکے حرف تمنا
کہلاتے ہین یعنی جن سے شوق اور تمنا دل کی ظاہر ہوتی ہی جیسے
کاش زید آمدے کاشکے عالم شدمے - چہ اور چہا اور اللہ اللہ حروف
تعجب کہلاتے ہین جیسے چہ قدرت خداست چہ مکان عالیشانست
مصرع اللہ اللہ چہ جای این سخنست *

حاشیہ (بین السطور): لائق دینے کے، لائق مارڈالنے کے، لائق جلانے کے — کاش زید آیا، کاش مین عالم ہوتا — کیا قدرت خدا کی ہی، کیا مکان عالیشان ہی — اللہ اللہ کیا محل اس گفتگو کا ہی

حاشیہ: خبردار غفلت سے مت سو جانا ہرگز کیونکہ حاکم قوم پر سونا حرام ہے

تیسرا باب نحو فارسی کے بیان مین

جن قواعد کے جاننے سے ترتیب کلمات و ترکیب مفردات و مرکبات کی حقیقت تمام و کمال معلوم ہو سکے اُن قاعدون کو قواعد نحو اور اُن قاعدون کے جاننے کو علم نحو کہتے ہین اور غرض اصلی علم نحو سے یہ ہی کہ کلمات کی ترتیب اور ترکیب مین خطا نہ واقع ہو اور ہر کلمہ اپنے موقع پر استعمال کیا جائے تاکہ سُننے والے کو اُسکے سمجھنے مین تردد نہ رہے اور بسہولت کہنے والے کے مطلب کو دریافت کر سکے +

واضح ہو کہ لفظ اُس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے مُنھ سے نکلے خواہ مہمل ہو یا معانیدار اور معانیدار کو موضوع کہتے ہین اور بےمعنی کو مہمل اور اگر لفظ موضوع یعنی بامعنی کے معنی بھی مفرد ہون تو اُسے کلمہ کہتے ہین اور یہی کلمہ موضوع علم صرف کا ہی۔ اور اگر لفظ واحد کے کئی معنی ہون اور ہر ایک معانی کے لیے اُسے واضع نے بنایا ہو تو اُسے لفظ مشترک کہتے ہین جیسے بار جسکے معنی پھل بوجھ دخل کے ہین۔ اور اگر ایک معنی کے لیے واضع نے اُسے بنایا ہو اور دوسرے معنی غیر وضعی پر دلالت کرتا ہو تو دیکھینگے کہ یہ دلالت اُسکی بلحاظ نقل عوام کے ہی تو اُسے منقول عرفی کہینگے جیسے دابہ کہ اصل مین ہر ایک جانور کو کہتے ہین جو زمین پر چلے لیکن اب بوجھ اُٹھانیوالے جانور کو کہتے ہین اور جو دلالت اُسکی باعتبار واضع

شرع ہوگی تو اُسے منقول شرعی کہینگے جیسے صلوٰۃ کہ واضع نے اُسکو واسطے معنی دعا و رحمت کے وضع کیا ہی لیکن شرع مین اُسکے معنی ارکانِ مخصوصہ یعنی نماز کے ہین اور جو دلالت اُسکی باعتبار جماعت مخصوصہ ہوگی تو اُسے اصطلاحی کہینگے۔ جیسے الفاظ مصطلح علم عروض و نحو وغیرہ اور جو دلالت اُس لفظ کی معنی ثانی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے ہوگی تو اُسکے معنی اول کو حقیقی اور دوم کو مجازی کہینگے جیسے شیر باعتبار شجاعت کسی مرد شجاع کو کہین اور اگر ایک معنی کے لیے کئی لفظ موضوع ہون تو انکو مرادف کہتے ہین ❖

اور کلمہ کی تین قسمین ہین اسم فعل حرف پس باعتبار نحو کے اسم کی تعریف یہ ہی کہ جو کلمہ صلاحیت مسند الیہ اور مسند ہونیکی رکھتا ہوا اور اپنے معنی مستقل پر دلالت کرتا ہوا اور کوئی زمانہ نپایا جاوے جیسے زید اور فعل اُسے کہتے ہین جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور کوئی زمانہ ازمنہ ثلاثہ سے اُسمین پایا جاوے اور صلاحیت مسند ہونیکی رکھتا ہو جیسے زد اور حرف اُسے کہتے ہین جو صلاحیت مسند الیہ و مسند ہونیکی مطلق بلاآمیزش دوسرے کلمہ کے نرکھے اور نہ کوئی زمانہ اُسمین پایا جاوے جیسے از و تا

موضوع علم نحو کا کلام ہی اور کلام اُسے کہتے ہین کہ جسمین دو کلمہ کم سے کم پائے جاوین اور اُسکی بھی دو قسمین ہین ایک مفید اور ایک غیر مفید اور کلام یا جملہ مفید اُسے کہتے ہین کہ جسکے کلمون مین اسناد پائی جاوے اور اسناد اُس نسبت کو کہتے ہین کہ جسکے ہونیسے مضمون اُن دو کلمون کا ایسا ہو جائے کہ سامع کو پورا مطلب

اُسکا سمجھ مین آجاتے اور ضرورت استفسار کسی اور امر کی اُسکے معنی سمجھنے
مین باقی نرہے اور اُسکی دو قسمین ہین ایک جملہ بسیط دوم جملہ مرکب جملہ بسیط
اُسے کہتے ہین کہ جسمین صرف دو کلمے مع اسناد پائے جائین اور جملہ مرکب اُسے کہتے ہین
کہ جو کئی جملون بسیط سے بنا ہو اور علیٰ ہذا کلام غیر مفید کی بھی دو قسمین ہین ایک
کلام غیر مفید بسیط دوم کلام غیر مفید مرکب بسیط اُسے کہتے ہین کہ جو دو کلمون
بلا اسناد کے بنا ہو اور کلام غیر مفید مرکب اُسے کہتے ہین جو کئی کلام غیر مفید بسیط
سے مرکب ہوا ہو اور کلام مفید ہی کو جملہ کہتے ہین اور کلام غیر مفید کو مرکب ناقص
کہتے ہین۔ اور کلام مفید بسیط کی دو قسمین ہین ایک جملہ اسمیہ دوم جملہ فعلیہ
کس لیے کہ اسناد یا دو اسمون مین ہوا کرتی ہو یا ایک اسم اور ایک فعل مین
مگر اسم و حرف یا فعل و حرف یا حرف و حرف مین نہین ہوا کرتی۔ اور کلام غیر مفید
بالعموم جملہ نہین ہوتا ہمیشہ جزو جملہ مثل کلمہ کے ہوا کرتا ہو۔ اور فائدہ مرکب ناقص کا
تعریف و تخصیص و توضیح وغیرہ ہو۔ اور کلام غیر مفید کی بہت قسمین ہین ایک اُنمین
مرکب اضافی ہو چنانچہ اصطلاح نحویون مین اضافت ایک اسم کو دوسرے
اسم کیطرف بروجہ تقیید منسوب کرنے کو کہتے ہین ÷

اضافت کی دس قسمین ہین۔ تملیکی یہ اضافت ملک ہو مالک کی طرف جیسے
اسپ زید یہ اضافت بمعنی لام کے ہو۔ تخصیصی یہ اضافت مختص کی جانب
مختص ہو جیسے آئینہ حلب زنگ شتر پوست انار اور اضافت مسبب کی سبب کی

طرف جیسے کشتۂ غم اور اضافت مُسَبّب کی طرف مُسَبِّب کے جیسے تیغ انتقام
یہ بھی داخل اضافت تخصیصی۔ اور معنی لام کے اسمین بھی پائے جاتے ہین
اور بو علی سینا یعنی بو علی ابن سینا بھی اسی قسم کی اضافت ہی۔ توضیحی یہ
اضافت مُوَضَّح کی جانب مُوَضِّح ہی جیسے شہر بصرہ خطۂ بخارا باد شمال روز
دوشنبہ اور اسکو اضافت عام بسوی خاص بھی کہتے ہین ✦

بیانی یا تبیینی جسمین حقیقت اور مادّہ مضاف معلوم ہووے جیسے
دیوار گل خاتم طلا جامۂ دیبا یہ اضافت بمعنی از کے ہی۔ تشبیہی یا مجازی
یہ اضافت مشبہ بہ کی ہی جانب مشبہ کے جیسے دشمن نفس زال دنیا بہار اقبال
نرگس چشم۔ توصیفی یہ اضافت موصوف کی ہی جانب صفت کے جیسے
شمشیر تیز اسپ کبود مرد شجاع ✦

مجازی یا استعارہ۔ اس اضافت مین اثبات مضاف کا نسبت
مضاف الیہ کے بطور فرضی ہوا کرتا ہی جیسے سر ہوش قدم فکر ✦

ظرفی۔ اس اضافت مین مظروف مضاف ہوتا ہی اور ظرف مضاف الیہ
یا بالعکس جیسے آب دریا باد صحرا شیشۂ گلاب صندوق کتاب ✦

اقترانی بعضے اسے اضافت باد نی ملابست بھی کہتے ہین اس اضافت
مین مضاف مضاف الیہ کے معنی کے ساتھ اقتران معنوی رکھتا ہی جیسے نامۂ عنایت
یعنی نامہ کہ مقرون بعنایت دست ادب یعنی دست کہ مقرون با دب ست ✦

(حاشیہ: اضافت بکثرت تعلق ۱۲ — قرب و نزدیکی ۱۲ — تصل بحقیقت ۱۲)

اضافت بادنیٰ ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ تھوڑی
سی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایرانِ ما تورانِ شما ظاہر ہی کہ متکلم اور مخاطب
دونون شخص ایران اور توران کے محلّون مین رہتے ہونگے لیکن مجازاً سب
ملک پر اپنی سکونت کا اطلاق کیا۔ اور مضاف فارسی مین مکسور آتا ہی اور
مضاف الیہ پر مقدم ہوتا ہی۔ اور واضح ہو کہ جن کلمات کے آخر الف یا واو
آتا ہی اُنکے آخر واسطے اظہار کسرۂ اضافت کے یلے تحتانی زائدہ مکسورہ لے
آتے ہین جیسے دانائے روزگار دیبائے لطیف اور جن کلمات کے آخر ہائے مختفی ہوتی ہی
اُسکو ہمزہ کے ساتھ بدل دیتے ہین جیسے خوشۂ انگور بادۂ صاف ✦ جب کہ مضاف الیہ
کو مضاف سے مقدم لاتے ہین تو کسرۂ اضافت حذف ہو جاتا ہی اور اُسکو
اضافت مقلوب کہتے ہین جیسے اورنگ زیب یعنی زیب اورنگ نجار
آرایش تخت ۱۲
پسر یعنی پسر نجار اور علیٰ ہذا نیکمرد جہان بادشاہ گلاب گردون آفتاب اور
بزرگ یعنی کا لڑکا ۱۲ گل کا ۱۲ آب یعنے
چند مقام پر اگرچہ مضاف مضاف الیہ سے مقدم آتا ہی لیکن بسبب کثرت
استعمال یا ضرورت شعری یا غلبۂ اسمیت کے کسرہ جو علامت اضافت ہی
محذوف رہتا ہی اور ایسے حذف کسرہ کو فک اضافت کہتے ہین اور وہ الفاظ
یہ ہین سر صاحب قابل دشمن عاشق پسر مالک بن اور اکثر وہ الفاظ
کہ جنکے آخر بعد حرف مدہ نون آوے۔ اور وہ الفاظ کہ جنکے آخر ہائے مختفی ہو
جیسے سرخیل سرگروہ صاحب غرض صاحبدل قابل ستا دشمن جیا عاشق سخن ✦

ظهوری

درین انجمن کیست عاشق سخن — کہ عشقی نورزید با شعر من
(ترجمہ) اس مجلس مین کون شخص سخن کا عاشق ہے — کہ جسکو میرے شعر کے ساتھ محبت نہو ۱۲

پسر قصاب پسر عم

دیرینہ ہمدمی کہ دلم زو خمدار است — مارا برادر است اگر پسر عم است
(ترجمہ) وہ پرانا دوست کہ جس سے میرا دل ... — اگرچہ تیرا چچازاد بھائی ہے تو میرا حقیقی بھائی ہے ۱۲

مالک رقاب

انوری

جملہ بدین داوری در عقاستد — کوست خلیفہ ظہور داو مالک رقاب
(ترجمہ) جملہ طیور یہ شکایت لیکر عنقا کے ... — کیونکہ وہ بادشاہ پرندگان مالک غلامان ہے ۱۲

بن تغلق

خدیو عرصہ عالم محمد شاہ بن تغلق — کہ در بزم جہانداری سکندر زیبدش چاکر
(ترجمہ) وہ بادشاہ عرصہ دنیا جسکا نام محمد شاہ ہے — اسکی مجلس حکومت مین سکندر شل نوکر کے معلوم ہوتا ہے ۱۲

شبان وادی

انوری

ضمیر من امیر آب حیوان — زبان من شبان وادی ایمن
(ترجمہ) دل میرا امیر آب حیات ہے ۱۲ — اور زبان میری وادی ایمن کی چرواہا ہے ۱۲

پردہ کس

مولوی روم

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنہ نیکان برد
(ترجمہ) اگر اللہ تعالی کی مرضی ہوتی ہے کہ — تو اس شخص کے دل مین یہ شوق پیدا ہوتا ہے

اور لفظ اوّل بعض محل مین مقطوع الاضافت آتا ہے جیسے نظامی فرماتے ہین ع چو اوّل شب آہنگ خواب آورم اور لفظ نیم بالعموم
(ترجمہ) اول شب مین جب مین ارادہ سونیکا کرون ۱۲
بحذف علامت اضافت یعنی کسرہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے نیمروز نیمشب اور لفظ پس اور ولی بھی کبھی بحذف کسرۂ اضافت مستعمل

ہوتے ہین جیسے پس فردا پس ماندہ پس خوردہ پس آنگاہ ولیعہد ولی نعمت
اور بھی بہت مضاف اور مضاف الیہ ہین کہ جن مین کسرۂ علامتِ اضافت
محذوف ہوتا ہی جیسے مرغابی گلنار بستانسرا جامہ غوک تبرزین قائم مقام
اور جب کوئی اسم ضمیر متصل کی طرف مضاف ہووے جیسے غلامم غلامت
غلامش گل شان ایسی صورتون مین ہمیشہ فکِ اضافت کرنا لازم ہی
اور جو اسم کہ ایسے اسما کی طرف مضاف ہون کہ جنکے ماقبل الف ممدودہ
مثل آب یا مقصورہ مثل ایزد آتا ہی وہان بھی فک اضافت عموما جائز ہی
جیسے سیلاب اور بنامیزد نظامی ع چو ایزد مین نعمتے در فزود ✤ سپاس
سیل آب ۱۲ بنام ایزد ۱۲ جب اللہ تعالی نے مجھے افزائش نعمت فرمائی ہی ۱۲ کسیطرح شکر
ایزدم چون نباید نمود ✤ اور جب کبھی حرف را مابین مضاف الیہ مقدم اور
اپنے خدا کا کا مجکو نکرنا چاہیے ۱۲
مضاف کے آجاتا ہی وہان بھی حذف کسرہ جائز ہی جیسے غم زبودہ نیوشندگان
شکیب یعنی ربود شکیب نیوشندگان ع کسیانرا انشد ناوک اندر حریر یعنی
تیر ان لوگون کا پارچہ حریر مین بھی پار ہوتا ۱۲
ناوک آن کسان در حریر نرفت اور کبھی اضافت مستوی ہین یعنی جبکہ مضاف
مقدم ہو مضاف الیہ پر وہان بھی حرف از درمیان آجاتا ہی تو کسرۂ اضافت
محذوف ہوجاتا ہی جیسے انگشتری از طلا یعنی انگشتری طلا اور بعض اوقات بلا اضافت
کے بھی کسرۂ زائدے آتے ہین جیسے ظہوری ع برِ بر قصر قدرش در تماشا شہر بہشت
عقلِ دستِ بالا ✤ اور جب کئی اسم بواسطہ حرفِ عطف کے ایک مضاف الیہ
کیطرف مضاف ہون تو ان مین سے پچھلا اسم جو مضاف الیہ سے متصل ہی مکسور

[illegible]

ہوگا اور باقی سب کے آخر ضمہ ہوگا جیسے شتر و اسپ و پیل یکیک و علیٰ ہذا القیاس
جب کئی اسم بواسطہ حرف عطف کے ایک اسم کی طرف مضاف الیہ ہوں تو
سب مضاف الیہ کے آخر ضمہ ہوگا ولیکن پچھلا مضاف الیہ ساکن الآخر ہوگا جیسے
اجتماع ماہ و مہر و مشتری اور اگر کئی اسموں میں توالی اضافت ہو یعنی پہلا اسم
دوسرے اسم کیطرف اور دوسرا تیسرے کیطرف اور تیسرا چوتھے کیطرف مضاف ہو
اور علیٰ ہذا تو ایسی صورت میں آخر کا مضاف یعنی موقوف الآخر ہوگا اور باقی سب مضاف الیہم
کے آخر کسرہ ہوگا جیسے شہرۂ عدل نائب وزیر بادشاہ روم ایک ان میں سے مرکب توصیفی ہے

بیان ترکیب توصیفی

جب ایک اسم دوسرے اسم کے وصف کو بیان کرے خواہ وہ وصف اچھا
ہو یا برا تو جس اسم کا وصف بیان ہوتا ہے اُسے موصوف اور جو اسم صفت بیان کرتا ہے
اُسے صفت کہتے ہیں جیسے مرد شجاع اسمیں مرد موصوف ہے اور شجاع صفت ہے
عموماً اسماے صفت فارسی میں اُن اسما کے بعد آتے ہیں کہ جنکی صفت
بیان کرنی منظور ہوتی ہے اور اُن اسماے موصوف کو کسرۂ اضافت دیدیتے ہیں
جیسے مرد نیک مردانِ نیک اور اسم صفت کے بلحاظ مراتب ترقی معنی وصفی
تین درجے ہوتے ہیں ایک درجۂ ادنی جیسے شیرین دوم درجۂ اوسط جو ادنی
درجہ سے کسی قدر زیادہ فائدہ وصفیت کا دیتا ہو جیسے شیرین تر سوم درجۂ اعلیٰ
جو سب سے زیادہ معنی وصفیت کا فائدہ دیتا ہو جیسا شیرین ترین جسکو عربی

مین افعل التفضیل کہتے ہین جیسے حسن سے احسن جسطرح الفاظ فارسی مین
حرف مدارج تفضیل لگائے جاتے ہین اسیطرح الفاظ عربی مین بھی بطریق
فارسی فارسی والے حروف مدارج تفضیل لگا دیتے ہین جیسے غنی سے غنی تر غنی
ترین اور سوائے اس طریقہ کے ایک اور بھی طریقہ پیدا کرنے معانی صیغہ تفضیل
کا ہے جیسے این بہ از آن اور لفظ بہ یا خوب یا خراب یا بد وغیرہ فارسی والے قبل
یہ اُس سے بہتر ۱۲
لفظ از کے لے آتے ہین جیسا مثال مذکور سے واضح ہے اسی طرح زید خراب از
عمر است و عمر خوب از خالد ست اور کبھی ان الفاظ ذیل سے بھی تفضیل کا
زید عمر سے خراب ہے ۱۲ خالد سے عمر خوب ہے ۱۲
فائدہ حاصل ہوتا ہے خیلی بسیار نیک جیسے (زید خوبست - زید بسیار خوبست)
(زید بدست - زید نیک بدست) (زید خوبست - زید خیلی خوبست) اور جیسے کہ
ایک اسم صفت بطور صفت کے آتا ہے اسی طرح بعض مرکب غیر مفید بھی
جو دو اسم سے مرکب ہون بجائے صفت کے مستعمل ہوتے ہین جیسے شاہزادہ
پری رخسار ماہرو سمن بر شکر لب شیر دل اور اسیطرح وہ مرکب کہ جو ایک
اسم اور ایک صفت سے ترکیب پاوین وہ بھی بطور صفت لائے جاتے ہین
جیسے خوب آواز خوشخوی نیکنام بدنہاد اور علیٰ ہذا جملہ مرکب غیر مفید جو فائدہ فاعلیت
یا مفعولیت کا دیتے ہین بطور صفت لائے جاتے ہین جیسے گلفشان جہان آرا
روح افزا جانفزا سرافراز ظلمت زدا راحت بخش کامیاب اور اسی طرح سے
وہ مرکب غیر مفید جو اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین فائدہ صفت کا

بخشتے ہین جیسے کم عقل ہمخانہ زرین دہلوی ہفتم سالانہ دانا بینا دافی نشتنی
ہما آسا ماہ فش دانشور گنجور خوابناک ۔ اور جب موصوف صفت سے
پہلے آتا ہی تو اُسے صفت مستوی کہتے ہین اور ایسی صورت مین جب چند
صفتین ایک موصوف کے لیے لائی جاتی ہین تو پچھلی صفت موقوف الآخر
ہوتی ہی اور باقی مضموم الآخر ہوتی ہین اور جب صفت موصوف سے مقدم
آتی ہی تو جیسے اضافت مقلوب مین کسرۂ اضافت دور ہوجاتا ہی اسیطرح یہان
بھی کسرۂ موصوف حذف ہو جاتا ہی جیسے دانشمند وزیر ایک اسمین سے مرکب حالیہ ہی

بیان ترکیب حالیہ

جو اسم کہ کیفیت یا حالت یا وضع فاعل یا مفعول کی بیان کرے
اُسے حال اور جسکی حالت بیان کیجائے اُسے ذوالحال کہتے ہین جیسے
زید را خندان دیدم اسمین زید ذوالحال ہی اور خندان حال اور ایک اسمین سے
ترکیب صلہ و موصول ہی ؀

بیان ترکیب صلہ و موصول

اگرچہ پہلے باب صرف مین اسکا بیان ہوچکا ہی لیکن یہان بھی بنظر توضیح
مقام لکھا جاتا ہی صلہ وہ جملہ صفت ہی کہ جس سے موصوف کے احوال کی تصریح
ہو اور اس صورت مین صفت کو صلہ اور موصوف کو موصول کہین تو بجا ہی اور اس
ترکیب صلہ و موصول مین ضرور ہی کہ صفت جملہ تام ہو اور اُسمین ایک ضمیر موصول

کیطرف راجع ہو اور اُس جملہ کے سرے پر کاف بیانیہ یا لفظ چہ کا آوے اور
اس کاف کو کاف صلہ یا کاف سر جملہ کہتے ہین ؛

اسماے موصولہ واسطے انسان کے یہ ہین آنکہ آنانکہ ہر آنکہ ہر کہ اور
واسطے اور اشیاے غیر ذی روح کے آنچہ ہر آنچہ ہر چہ اور یاے مجہول
آخر اسم نکرہ ہین کہ بعد اُسکے کاف ہو جیسے کسیکہ شخصیکہ امریکہ چیزیکہ واسطے
صلہ کے آتی ہی اور علیٰ ہذا القیاس اسم نکرہ بعد اسم اشارہ آن کہ بعد اُسکے
کاف صلہ ہو واقع ہووے تو فائدہ موصول کا دیتا ہی جیسے شعر سعدی
ہر آن کس کہ در بند حرص اوفتاد ؛ دہ خرمن زندگانی بباد ؛ اور جو ضمیر
جملۂ صلہ مین موصول کیطرف عائد ہوتی ہی کبھی ضمیر فاعل ہوتی ہی اور کبھی ضمیر
مفعول اور کبھی مبتدا اور کبھی مضاف الیہ اور وہ ضمیرین جب موصول آنکی
قائم مقام اُنکے ہو جاتی ہین تو وے ضمائر جوازاً حذف ہو جاتے ہین اور را
علامت اضافت اور مفعول موصول کے ساتھ ملحق ہو جاتے ہین مثال ضمیر
فاعل **سعدی** کسی کاتش ظلم زد در جہان ؛ برآورد از اہل عالم فغان ؛
(ترکیب) کس موصول ی علامت موصول کاف صلہ آتش مضاف ظلم
مضاف الیہ زد فعل ضمیر فاعل اُسمین مستتر راجع طرف اسم موصول کے اور وہی ضمیر
فاعل فعل ہی مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مفعول ہوا در جار جہان مجرور جار
مجرور سے ملکر متعلق فعل زد کا ہوا فعل فاعل و مفعول کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ

لہ (ترجمہ) جو کوئی قید حرص مین گرفتار ہوا اپنے خرمن زندگانی کو برباد کر چکا

موصول کا ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرع ثانی اسکی خبر ہی۔ مثال
ضمیر صلہ کی کہ جو مبتدا محذوف جملہ صلہ ہی آنکہ ستمگارست گنہگارست اصل اسکی
یہ ہی کہ آنکہ او ستمگارست یعنی وہ آدمی جو ظالم ہی گنہگار ہی آن اسم اشارہ موصول
کاف صلہ لفظ آن موصول قائم مقام لفظ او مبتدای محذوف جملہ صلہ اور ستمگار
خبر است حرف رابطہ۔ مبتدا خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا موصول
صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور گنہگارست اسکی خبر ہی۔ مثال ضمیر صلہ کہ جو جملہ صلہ مین مضاف الیہ
ہی اور محذوف ہی شعر سعدی کسی را کہ اقبال باشد غلام * بود میل خاطر بطاعت
مدام * اصل اسکی یہ ہی کہ کسی کہ اقبال غلام او باشد کسی اسم موصول کاف صلہ باشد
فعل ناقص کہ اسم و خبر کو چاہتا ہی۔ اقبال اسم اسکا۔ غلام مضاف و ضمیر او محذوف
مضاف الیہ راجع جانب کس اور اس ضمیر او کو حذف کرکے را علامت اضافت
کو بسبب فاصلہ کے اسکے موصول کے آخر مین ملحق کیا۔ مضاف مضاف الیہ سے
ملکر خبر فعل ناقص مذکور کی ہوئی۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ دبقول
جملہ اسمیہ ہوکر صلہ موصول کا ہوا۔ صلہ اپنے موصول سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرع
ثانی اسکی خبر ہو۔ مثال ضمیر صلہ کہ جو جملہ صلہ مین مفعول ہی اور محذوف ہی شعر
آنرا کہ فلک بمسند عشق نشاند * خاک در دوست را بالین میخواند * اصل اسکی یہ ہی آنکہ
فلک او را بمسند عشق نشاند آن اسم موصول کاف حرف صلہ نشاند فعل فلک فاعل او
مفعول را علامت مفعول او ضمیر کو جو مفعول ہی حذف کرکے موصول کو قائم مقام اسکے

گردانا اور را کو کہ علامت مفعول کی ہی اُسکے آخر مین ملحق کیا ب جار مسند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر جار مجرور کا ہوا جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا ہوا۔ فعل اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ موصول کا ہوا۔ موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا اور مصرعۂ ثانی اسکی خبر ہی ؛

فائدہ۔ موصول صلہ سے ملکر ہمیشہ حکم ایک کلمہ کا رکھتا ہی اس لیے کبھی مبتدا ہوتا ہی مثال اُسکی اوپر گذری اور کبھی فاعل جیسے آمد کسیکہ دشمن منست یعنی آیا وہ شخص کہ دشمن میرا ہی اور کبھی مفعول جیسے یافتم آنرا کہ می جستم یعنی اُس شخص کو مین نے پالیا جسکو مین ڈھونڈھتا تھا۔ اور کبھی مضاف الیہ جیسے یافتم غلام آنکہ نامش زید ست۔ یعنی مین نے اُس شخص کے غلام کو جسکا نام زید ہی پالیا۔ اور کبھی خبر جیسے بادشاہ کسیست کہ عادلست یعنی بادشاہ وہ ہی کہ عادل ہی ایک اُن مین سے ترکیب بدل و مبدل منہ ہی ؛

بیان ترکیب بدل و مبدل منہ

اور یہ نام اُس ترکیب کا ہی کہ اول کوئی اسم یا اسما بطور صفت یا تعریف کے بیان کرین اور بعد اُسکے دوسرا اسم کہ جسکا مصداق وہی ہو جو پہلے اسم کا ہو تو اُس پہلے اسم کو مبدل منہ کہتے ہین اور دوسرے اسم کو بدل جیسے مولانا فخرالدین و مولانا نظام الدین اسمین مولانا جسکے معنی ہمارے سردار کے ہین بصورت ترکیب اضافی مبدل منہ ہی اور فخرالدین اور نظام الدین جو اسم علم ہین یہ اُسکے

بدل ہین اور ظاہر ہو کہ مولانا کا مصداق اس عبارت مین اُسی ذات پر ہوتا ہی
جسپر کہ فخر الدین یا نظام الدین کا ہوتا ہی اور علیٰ ہذا وہ اسما جو بطور القاب یا نعت
یا منقبت کے تحریر ہوا کرتے ہین اور بعد اُنکے نام ممدوح کا مذکور ہوتا ہی وہ بھی
مبدل منہ ہوا کرتے ہین اور وہ نام بدل ہوتا ہی ✤

بدل کی چار قسمین ہین - ایک بدل کل - دوم بدل بعض - سوم بدل اشتمال
چہارم بدل غلط - بدل کل وہ ہی کہ کل مفہوم مبدل منہ کا مطابق کل مفہوم بدل
کے ہو جیسے اورنگ زیب عالمگیر - یہان اورنگ زیب اُسی شخص کی ذات پر
صادق آتا ہی جسپر عالمگیر صادق آتا ہی - اور بدل بعض وہ ہی کہ مصداق بدل جزو
مصداق مبدل منہ پر دلالت کرے جیسے بریدہ شد باغ میوۂ او یہان باغ
مبدل منہ ہی اور میوہ جو جزو مصداق باغ ہی وہ اُسکا بدل واقع ہوا ہی - اور
بدل اشتمال وہ ہی کہ بدل مبدل منہ کی کسی شی متعلق کا مصداق ہو جیسے ترقی
گرفت ملک و دولت او - یہان ملک مبدل منہ ہی اور دولت جو متعلق ملک ہی
وہ بدل ہی اور بدل غلط وہ ہی کہ متکلم کوئی اسم بجاے دوسرے اسم کے غلطی سے
کہہ جائے جیسے بمشہد میروم بشیراز اس سے معلوم ہوا کہ مشہد مبدل منہ ہی اور شیراز
اُسکا بدل غلط لیکن اتفاق سے متکلم بجاے شیراز سبقت لسانی سے مشہد
کہہ گیا تھا اس لیے اُسکو بدل غلط کہتے ہین ✤

ازانجملہ ترکیب اسمیہ کی ایک وہ ترکیب ہی کہ جو اسم ایسے لفظ کے ساتھ مرکب ہو

کہ جو ہم معنی لفظ رنگ ہو جیسے سبز رنگ گلرنگ گلگون لالہ فام زرد فام
سیہ چردہ یعنی سیہ رنگ ✤

ازانجملہ ایک مرکب تمیزی ہی۔ مرکب تمیزی اُسے کہتے ہین کہ جو دو اسم جامد سے
مرکب ہوا ور ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام وشک کو رفع کرے اور
یہ ابہام بیشتر اعداد وکیل یعنی پیمانہ اور مقادیر مین ہوتا ہی جیسے دو درہم سہ اسپ
چہار کس یک من شہد نیم تولہ نقرہ سہ درعہ کمخواب دو پیمانہ آب یک چمچہ دوغ
ان مثالون مین اسم دو وسہ وچہار ویک من وغیرہ اسم ممیّز ومبہم ہین اور
درہم اور اسپ اور کس اور شہد وغیرہ انکی تمیز ہین ✤

ازانجملہ ایک وہ مرکب ہی جو اسم اشارہ اور اسم مشار الیہ سے ترکیب
پاوسے جیسے این جہان اور آن زمان ✤

ازانجملہ ایک وہ ترکیب اسم جامد ہی جو اسی اسم کی تکرار سے حاصل ہو
اور فائدہ کثرت کا دے جیسے کوہ کوہ ہامون ہامون دریا دریا صحرا صحرا۔ یا ہی
اسم جامد کسی اسم عدد سے ترکیب پاکر معنی کثرت کے دے جیسے یکسر یک عالم
یا کسی اور اسم سے مثل کل یا تمام وغیرہ کے ترکیب پاکر فائدہ تاکید وحصر وغیرہ کا
دے جیسے تمام لشکر آمد جملہ زر تقسیم شد کل زمین آباد شد ان جملون مین تمام
وجملہ وکل الفاظ تاکید وحصر ہین اور لشکر اور زر اور زمین موکد ہین ✤

ازانجملہ ایک ترکیب عطفی ہی۔ ترکیب عطفی وہ ہی کہ کئی چیزین بواسطہ حرف عطف

جمع ہون جیسے زید و بکر و عمر را ملاقات کردم یا بواسطہ حرف تردید ایک کی تردید ہو جیسے زید یا بکر را چیزی دادم مثال اول مین تینون جمع ہین یعنی زید بکر عمر تینون سے ملاقات ہوئی اور مثال ثانی مین تردید ہے یعنی اگر کوئی چیز زید کو دی ہے تو بکر کو نہین دی اور اگر بکر کو دی ہے تو زید کو نہین دی۔ اور ترکیب اعدادی بھی داخل قسم ترکیب عطفی کے ہے جیسے یازدہ دوازدہ بست و یک وسی و دو وغیرہ طریقہ انکے بنانیکا یہ ہے کہ جب ایک اسم عدد دوسرے اسم عدد کے ساتھ ترکیب پاتا ہے تو حرف عطف کو کبھی حذف کردیتے ہین جیسے ہفتصد و چہاردہ و ہشتصد اور کبھی حرف از کو بجاے حرف عطف بڑھا دیتے ہین جیسے دوازدہ اور کبھی مطابق حرکت ماقبل کے اس الف از کو واو کے ساتھ یا یا کے ساتھ تبدیل کر کے حرف یا حروف آخر کلمۂ اول کو حذف کر دیتے ہین جیسے نوزدہ سیزدہ شانزدہ یازدہ اور ہشتدہ تبدیل لہجہ ہیزدہ کہتے ہین اور بعضے بنظر فصاحت شانزدہ اور پانزدہ مین نون زیادہ کر کے شانزدہ اور پانزدہ کہتے ہین اور ایک سے تا دہ اور باقی سب رقمین دہائی کی مثلاً بست سی چہل پنجاہ و شصت و ہفتاد و ہشتاد و نود و صد داخل مفردات ہین و ربست سے اوپر بست و یک و سی و دو مین واو عاطفہ مذکور ہوا کرتا ہے اور ایک ترکیب اتصالی ہے۔ ترکیب اتصالی اسے کہتے ہین جو دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر کلمۂ واحد کے حکم مین ہو جائین جیسے لبالب و شباشب نوع بنوع تازہ بتازہ رنگارنگ اور ایک ترکیب امتزاجی ہے۔ ترکیب امتزاجی اسے کہتے

ہین جو دو اسم ملکر نام کسی شی یا آدمی کا بنجاتے ہین جیسے شمس الدین بدرالدین اور ایک
ترکیب نسبتی یا تشبیہی ہی جیسے سرو قامت خورشید لقا ماہروبیضا ضیا یعنی قامت
ہمچو سرو لقا ہمچو خورشید رو ہمچو ماہ ضیا ہمچو بیضا ایسے مرکبات مین اسم دوم کو
مشبہ اور اسم اول کو مشبہ بہ کہتے ہین اور لفظ تشبیہ یعنی ہمچو محذوف رہتا ہی دوسرے
وہ مرکبات غیر مفید ہین جو ترکیب فعل و حرف سے حاصل ہون جیسے دانا و بینا
و صیغۂ امر دان اور بین سے زیادتی حرف الف کے مرکب ہوتے ہین اور ایسی
ترکیب کو ترکیب فاعلی کہتے ہین تیسرے وہ مرکبات غیر مفید ہین جو اسم و حرف سے
حاصل ہون اور انکی بہت اقسام ہین۔ اول اُن مین سے وہ مرکبات ہین
جو فائدہ معنی فاعلیت کا دیتے ہین جیسے آہنگر جو اسم آہن اور ملنے حرف گر سے
فائدہ معنی فاعلیت کا دیتا ہی اور علی ہذا ستمگار جو اسم ستم اور حرف گار سے ملکر معنی
فاعلیت کے دیتا ہی دوم وہ کہ جو فائدہ معنی نسبت کا دیتے ہین جیسے زرین سیمین
ہندی کابلی خدایگان کردگان یگان دوگان مغاک ماہانہ سالانہ ان شالون مین
ایک اسم ہی اور ایک حرف جیسے زرین مین ین ہندی مین ی خدایگان مین گان مغاک
مین ک سالانہ مین انہ پس یہ اسما ان حروف سے ملکر فائدہ نسبت کا دیتے ہین
سوم وہ جو فائدہ لیاقت و سزاواری کا دیتے ہین جیسے دادنی و کشتنی شاہوار یعنی
لائق دینے اور لائق مار ڈالنے اور لائق شاہ کے یہ مرکبات دراصل مصدر دادن
اور کشتن سے بعد اضافہ حرف یاے معروف کے بنے ہین۔ اور شاہوار لفظ شاہ

اور وار حرف تشبیہ سے بنا ہی۔ چہارم وہ جو فائدہ تشبیہ کا دین اور حروف تشبیہ
کی مثال کے بیان کئے جاتے ہین جیسے [illegible] حرف تشبیہ سے لفظ آسمان بنا
اور سان سے شیرسان اور وان سے پہلوان اور آسا سے ہما آسا اور وش
سے [illegible] اور وش سے [illegible] اور فش سے ماہ فش اور وار سے پریوار
اور وند سے پولادوند اور اوند سے خویشاوند۔ پنجم وہ جو فائدہ محافظت اور نگہبانی
کا دیتے ہین جیسے ساربان اور دربان فیلبان۔ چنانچہ ان مثالون مین حرف بان
نے اسم کے ساتھ ترکیب پاکر فائدہ محافظت کا دیا ہی ششم وہ جو فائدہ خداوندی
اور صاحبی کا دیتے ہین جیسے [illegible] مند اور ہوشمند دانشور گنجور ظاہر ہی کہ ان
مثالون مین ایک ایک اسم ہی جو حروف مند اور ور کے ساتھ ترکیب پا کے
فائدہ صاحبیت یا مالکیت کا دیتا ہی۔ ہفتم وہ جو فائدہ مشارکت کا دیتے ہین
جیسے ہمراہ ہمدل ہمراز ان مثالون مین حرف ہم اسم کے ساتھ ملکر فائدہ مشارکت کا
دیتا ہی ہشتم وہ جو فائدہ تصغیر کا دیتے ہین جیسے طفلک دخترک باغچہ دیگچہ مشکیزہ
دوشیزہ مشکیزہ اصل مین مشکیچہ تھا جیم فارسی کو زاے معجمہ سے بدل لیا ہی نہم وہ مرکب
جو حروف اتصافی سے ملکر فائدہ اتصاف یعنی صفت کا دیتے ہین جیسے ناک سے
خوابناک آگین سے طرب آگین گین سے شرمگین سار سے شرمسار وہ سے سوارہ دہم وہ
جو حروف ظرفیت سے ملکر فائدہ ظرفیت کا دیتے ہین جیسے سار سے نمکسار
کوہسار لاخ سے سنگلاخ زار سے گلزار ستان سے گلستان بوستان دان سے

سنگدان تابدان کدہ سے میکدہ بارستہ دربار رودبار آتش سے خانان ودان
وندسے آوند۔ یہ دس اقسام اس مرکب غیر مفید کی ہین جو اسم اور حرف سے
ترکیب پاتا ہی۔ ازانجملہ ایک ترکیب استثنائی ہی اور یہ وہ ترکیب ہی کہ ایک مجموعہ
مین سے کوئی چیز نکالی جاوے تو اُس مجموعہ کو مستثنیٰ منہ اور اُس چیز کو مستثنیٰ
کہتے ہین اور مستثنیٰ بعد لفظ استثنا کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ مستثنیٰ حکم مستثنیٰ منہ مین
داخل ہی اور لفظ استثنا فارسی مین مگر اور جز اور الّا وغیرہ ہی جیسے ہمہ قوم آمد الّا زید قوم مستثنیٰ منہ
ہی زید اُسمین داخل تھا مگر اب لفظ الّا سے مستثنیٰ ہوا پس معلوم ہوا کہ ساری قوم سے ملاقات
ہوئی مگر زید سے کہ اُس قوم مین داخل تھا ملاقات نہوئی ترکیب نحوی آمد فعل ہمہ قوم مستثنیٰ منہ
الّا حرف استثنا زید مستثنیٰ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے ملکر فاعل ہوا فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
استثنا کی دو قسمین ہین ایک استثنائے متصل دوم استثنائے منفصل استثنائے متصل
اُسے کہتے ہین کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس مین سے ہو جیسے قوم آمد مگر زید یہان معلوم
ہوتا ہی کہ زید اُسی قوم کا ایک شخص ہی اور استثنائے منفصل اُسے کہتے ہین کہ مستثنیٰ
مستثنیٰ منہ کی قسم مین داخل نہو جیسے کہین کہ بادشاہ خلعت فرمود مگر جاگیر تو معلوم
ہوا کہ خلعت جاگیر کا ہمجنس نہین ہی۔ اور اقسام غیر مفید مین سے ایک وہ مرکب ہی جو
اسم یا اسمِ فعل کے ساتھ مرکب ہو اور یہ مرکب اکثر فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے
سنگتراش گلچین روزنامچہ نویس۔ قاعدہ یہ ہی کہ جب اسم جامد امر حاضر کے ساتھ
ترکیب پاتا ہی تب تو کبھی فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی اور کبھی مفعولیت کا دیتا ہی جیسے

دلپذیر اور کبھی مصدر کا دیتا ہی جیسے قدسیوس یعنی قدبوسی اور کبھی فائدہ اسم آلہ کا

دیتا ہی جیسے قطزن وداگیر جاروب یا دکش اور کبھی ظرف کا دیتا ہی جیسے زیرانداز بیت جا

مرکبات داخل قسم مفرد ہین ۔ اور کلام غیر مفید مرکب اُسے کہتے ہین کہ جو کئی کلام غیر مفید

بسیط سے مرکب ہوا ہو جیسے ترکیب اضافی اور توصیفی سے مثلاً اسپ مشکین شاہ اور علی نا

مشکین گھوڑا بادشاہ کا ۱۲

دو یا تین یا زیادہ مرکب غیر مفید بسیط سے بنا ہو جیسے پسر زید سلیم الطبع مراد خان یہان

مراد خان زید کا سلیم الطبع بیٹا ۱۲

تین ترکیبین ناقصہ ہین یعنی بعد ترکیب اضافی و وصفی مبدل منہ و بدل ہی اور قاتل خونریز

خنجر بکف یہان بعد ترکیب وصفی کے حال و ذوالحال زید پسر رستم آنکہ مرد کار ست در

غول سواران وقت آن زمان نازک کسی بجز او شادان و فرحان نمیرفت بعد ترکیب وصفی و اضافی کے

موصول صلہ ظرف مکانی و زمانی و مستثنی و مستثنی منہ حال و ذوالحال و مرکب عطفی ہی +

یہانتک بیان اُن مرکبات غیر مفید کا ہوا ہی جو خود بلا تعلق دیگرے صلاحیت فاعل

یا مفعول یا مبتدا یا خبر وغیرہ ہونیکی رکھتے ہین لیکن ایک مرکب غیر مفید وہ ہین جو خود

صلاحیت فاعل و غیرہ ہونیکی نہین رکھتے لیکن اسم فاعل یا مفعول یا مصدر کے ساتھ متعلق

ہوکر اس قسم کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہین اور بیشتر فعل کے ساتھ متعلق ہوکر فائدہ ظرفیت

یا آلیت یا اتصال وغیرہ کا دیتے ہین چنانچہ ایسے مرکبات کو عربی مین جار مجرور کہتے ہین +

واضح ہو کہ جسطرح سے عربی مین حروف جارہ اسما پر آتے ہین اور انکو جار اور اسما کو

مجرور کہتے ہین اسیطرح اُنکے ترجمہ کو فارسی مین حروف جارہ کہتے ہین اور حروف جارہ

بارہ ہین برائے بہر پی یعنی برائے اور ان تینون پر از زائدہ بھی آتا ہی جیسے از برای خدا

واز بہر خدا واز پی تو جز اس لفظ پر کبھی باے موحدہ زائدہ بھی آتی ہی جیسے بجز من
چو و چون کہ بمعنی تشبیہ ہی باے موحدہ در و اندر بر از تا بارا بمعنی برلے اور جار مجرور
ہمیشہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتا ہی اور شبہ فعل اسم مصدر یا اسم فاعل یا اسم
مفعول کا نام ہی جیسے آمدم برای تو و ندیدم جز تو و نظر کردم در کارے و زید نویسندہ
است بقلم خود و زید در خانہ است آمدم فعل با فاعل و برای جار و تو مجرور جار مجرور
سے ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور ترکیب
نظر کردم در کارے کی یہ ہی کہ کردم فعل با فاعل نظر مفعول در جار کارے مجرور
جار مجرور سے ملکر متعلق فعل کا ہوا فعل فاعل و مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
اور ترکیب زید نویسندہ است بقلم خود کی یہ ہی کہ زید مبتدا اور نویسندہ خبر است
حرف ربط نشان جملہ اسمیہ با جار قلم مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق شبہ فعل یعنے
نویسندہ کا ہوا مبتدا خبر و متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا ❖

واضح ہو کہ جار مجرور سے ملکر ہمیشہ سواے متعلق ہونیکے لیاقت فاعل
یا مفعول یا خبر یا مبتدا ہونیکی نہین رکھتا اور جہان کوئی فعل یا شبہ فعل موجود نہو وہان
فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہی جیسے زید در خانہ است، زید مبتدا در جار خانہ مجرور
جار مجرور سے ملکر متعلق موجود شبہ فعل محذوف کا ہوا اور است حرف ربط جار مجرور
متعلق موجود کے ہوکر خبر مبتدا کی ہوا مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا اور جار و مجرور جس
فعل سے متعلق ہوتا ہی ہمیشہ اُس جار و مجرور و فعل کے معنی باہم مربوط ہوتے ہین لہذا

اگر فعل یا شبہ فعل ظاہر مین موجود نہون یا موجود ہون مگر معنی جار و مجرور کے اُنسے
مربوط نہو سکین تو اس صورت مین دوسرا فعل یا شبہ فعل تلاش کرنا ضرور ہوتا ہی اور مخفی ترہے
کہ کبھی چو اور چون مثل کے معنی مین آتا ہی اور مثل اسم کے مضاف ہوکر خبر واقع ہوتا ہی اور
اس صورت مین حروف جارہ مین نہین شمار کیا جاتا جیسے زید چون شیر مست +

یہانتک بیان مرکب غیر مفید کا ہوا اور اب یہان سے بیان مرکب مفید و جملہ کا کیا جاتا ہی
اور چونکہ ترکیب جملہ کی یا دو اسمون سے ہوا کرتی ہی یا ایک اسم اور ایک فعل سے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا
ہی اس لیے قبل از بیان جملہ و مرکب مفید بیان فعل اور فاعل و مفعول وغیرہ کا کیا جاتا ہی +

بیان فعل

جو کلمہ صلاحیت مسند ہونیکی رکھے اور معنی مستقل پر دلالت کرے اور تین زمانون
مین سے کوئی زمانہ اُسکے ساتھ پایا جاوے اُسے فعل کہتے ہین اور فعل باعتبار اقتضاے
فاعل و مفعول دو قسم کا ہوتا ہی ایک لازمی دوم متعدی لازمی وہ ہی کہ تنہا فاعل سے تمام
ہو جاتا اور مفعول کا محتاج نہو جیسے من رفتم و او آمد و زید نشست خدا آمد ... ان
مثالون مین من اور او اور زید ... یعنی فاعل ہین اور رفتم اور آمد اور نشست
فعل لازمی مسند ہین یعنی بدون مفعول کے صرف فاعل پر تمام ہو جاتے ہین۔ اور
متعدی اُس فعل کو کہتے ہین کہ فاعل سے گذر کر مفعول تک پہونچے جیسے گفتم ترا گفتم فعل
یا فاعل ہی اور ترا مفعول بہ ہی زد زید عمر را زد فعل زید فاعل عمر مفعول بہ را علامت
مفعول۔ اور یہ بات صرف فعل متعدی معروف مین ہوتی ہی اور فعل مجہول مین فاعل نامعلوم

ہوتا ہے اور مفعول فاعل کا قائم مقام ہو کر فعل کا مسند الیہ ہو جاتا ہے اور اسی باعث
فاعل کی ضمیر متصل بھی اُسکے واسطے آتی ہے جیسے من گفتہ شدم و تو خوانده شدی
(مین کہا گیا) (تو بلایا گیا)
و طعام خورده شد و سخن گفتہ شد عربی مین اسی مفعول کو جو فاعل کے قائم مقام ہو جاتا ہے
(کھانا کھایا گیا) (بات کہی گئی)
مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین اور علامت بھی اُسپر فاعل کی ہوتی ہے ÷

فعل متعدی معروف بھی آتا ہے اور مجہول بھی اور فعل لازمی صرف معروف آتا ہے
مجہول نہین آتا۔ اور فعل متعدی کبھی ایک مفعول کو چاہتا ہے جیسے مثال اُسکی اوپر گذری
اور کبھی دو مفعول کو جیسے فقیر را زر دادم اور جب فعل متعدی بیک مفعول مجہول بنایا جاتا ہے
(مین نے فقیر کو زر دیا)
تو مفعول مسند الیہ ہو جاتا ہے اور فعل مجہول مسند جیسے زید گفتہ شد۔ زید یہان
(زید کہا گیا)
مسند الیہ ہے اور گفتہ شد مسند۔ اور جب فعل متعدی بدو مفعول مجہول بنایا جاتا ہے تو ایسی
صورت مین ایک مفعول اُن دو مفعولون مین سے جو قابل اسناد ہوتا ہے وہ مسند الیہ اور
مفعول مجہول فعل مسند تصور کیا جاتا ہے جیسے فقیر زر داده شد یہان فقیر مسند الیہ ہے
(فقیر کو زر دیا گیا)
[illegible]
دونون مفعولون کے تمام ہون۔ اور قاعدہ شناخت افعال متعدی بیک مفعول
و دو مفعول کا یہ ہے کہ جو افعال جوارح ہین وہ صرف ایک مفعول کو چاہتے ہین اور جو
افعال عطا و نطق و فہم و جعل ہین وہ ضرورت دو مفعول کی رکھتے ہین۔ و افعال جوارح
وہ ہین کہ اعضاے بدن سے تعلق رکھتے ہین جیسے بستن اور زدن اور نوشتن
و خوردن و شنیدن وغیرہ۔ اور افعال عطا وہ ہین کہ افادت و اباحت یعنی داد و دہش

علاقہ رکھتے ہین جیسے دادن وبخشیدن وآموختن اورافعال نطق انکو کہتے ہین کہ
جو کہنے اورفہمایش کرنے سے تعلق رکھتے ہین جیسے گفتن وخواندن وسرودن ۔
اورافعال فہم وہ ہین کہ جو علم وادراک سے علاقہ رکھتے ہین جیسے دانستن وانگاشتن
وفہمیدن وشمردن ۔ افعال جعل وہ ہین کہ جو صنعت اورتغیر اورتبدیل سے علاقہ
رکھتے ہین جیسے ساختن کردن نمودن اورگردانیدن اورکبھی وہ فعل جو دومفعول
چاہتے ہین ایک مفعول پربھی اکتفا کرتے ہین جیسے خطا کردم ۔ اوربعض افعال
متعدی تین مفعول کی خواہش رکھتے ہین جیسے آگاہانیدم زیدرا عمر نادان اوربعض
(ترجمہ) مین نے زید کو عمر کی حالت سے مطلع کردیا کہ وہ نادان ہے
مصدر ایسے بھی ہین کہ لازمی اورمتعدی دونون طرح پرمستعمل ہوتے ہین جیسے
آموختن اورتفصیل اس قسم کے مصدرون کی باب صرف مین گذری اورمنجملہ اقسام فعل کے
ایک قسم کے وہ افعال لازمی ناقصہ ہوتے ہین کہ نہ خواہش فاعل رکھتے ہین نہ مفعول بلکہ
بجاے فاعل کے اسم اوربجاے مفعول خبر کو چاہتے ہین جیسے بودن وشدن
اورانھین کے معنیون مین گشتن وگردیدن ہین اوراست ونیست بھی افعال ناقصہ
مین سے ہین ۔ اورجو لوگ وجود جملہ اسمیہ کے زبان فارسی مین قائل ہین وہ اِس است کے
حرف رابطہ بین مبتدا وخبر کے کہتے ہین اورہست درصل افعال تامہ مین سے ہے
یعنی اسم وخبر کونہین چاہتا مگر جب کبھی ہست فعل ناقص کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے
تو وہ بھی فعل ناقص کہلاتا ہے جیسے زید توانگر شد وزید توانگر گشت وزید توانگر گردید
وزید توانگر ہست وزید دانا بود وزید دانا ہست وزید دانا نیست ان سب مثالون مین

زید اسم ہے اور توانگر اور ردانا خبر اور شد اور گشت اور گردید اور ہست اور بود اور ہست او نیست افعال ناقصہ ہین اور سب فعلون کی طرح ہست نیست اور ہست کے بھی چھ چھ صیغہ مستعمل ہین مثال ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم نیست نیستند نیستی نیستید نیستم نیستیم است اند ای اید ام ایم ❊

بیان فاعل

تعریف فاعل کی بموجب بیان نحو کے یہ ہے کہ جس سے فعل صادر ہو یا اُسکی ذات سے قائم ہو یعنی فعل کے صدور یا قیام کی نسبت اُسکی طرف کی جائے اور کہا جائے کہ فعل اُسکی ذات سے قائم ہے یا اُس سے صادر ہوا ہے اور اسنا و فعل کے یہی معنی ہین ❊

فاعل اور اسم فاعل مین فرق یہ ہے کہ فاعل مسندالیہ یا محکوم علیہ فعل کا ہوتا ہے اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ہر فاعل فعل پر اُس مصدر کے جس سے وہ اسم فاعل مشتق ہوا ہے دلالت کرے مثلاً زید آمد و عمر خواہد آمد و بکر می آید ان مثالون مین زید عمر بکر تینون فاعل ہین کیونکہ فعل آمدن کا اُنکی ذات سے قائم ہے اور آمدن کی اسناد اُنکی طرف ثابت و متحقق ہے اور اسم فاعل اُس فعل کا کہ لفظ آیندہ ہے ان افعال کے ہر ایک فاعل پر یعنی زید و عمر و بکر پر برابر صادق آتا ہے خود لفظ آیندہ فاعل اُن افعال کا نہین ہے فارسی مین فاعل کوئی علامت ظاہری نہین رکھتا صرف اقتضاے مقام اور معنی عبارت اور ترکیب نحوی سے دریافت ہوجاتا ہے۔ اور فاعل کبھی فعل سے مقدم آتا ہے اور کبھی مؤخر۔ اور کبھی فاعل اپنے فعل سے فاصلہ پر واقع ہوتا ہے اور کبھی بلا فاصلہ

مثلاً زید آمد اِس مثال مین فاعل مقدم متصل ہے اور زد زید بکر را اس مثال مین فاعل
مؤخر متصل ہے اور مثال فاعل مقدم بفاصلہ کی یہ ہے سعدی این دو چیز بر گناہ انگیختند
سخت نافرجام و عقل ناتمام مثال فاعل مؤخر بفاصلہ عرفی خمار ہستی خود را بغمزہ تو فروخت
دگر نماند بشاہ پیش در دکان ہنگیس ہر فعل مین کوئی ضمیر مستتر یا بارز ضرور ہوتی ہے اگر فاعل
فعل کے بعد متصل واقع ہو تو ضرورت ضمیر کی نہین ہوتی باقی تینون صورتون مین
ہمیشہ ضمیر قائم مقام فاعل ہو کر مرجع اسکا مسند الیہ حقیقی فعل مذکور کا ہوتا ہے چنانچہ آخر کی
دونون مثالون سے یہ بات ظاہر ہے اور اخیر کی مثال مین فاعل بعد فعل کے بفاصلہ
واقع ہوا ہے اور اضمار قبل از ذکر عربی مین جائز نہین اور فارسی مین اکثر ہوتا ہے ✤

بیان مفعول

مفعول چار قسم کا ہوتا ہے مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ مفعول بہ
وہ ہے جس پر فعل فاعل کا واقع ہو جیسے زد زید عمر را داد زید بکر را و زید طعام خورد ان
مثالون مین عمر اور بکر اور طعام مفعول بہ ہین کیونکہ اُن پر فعل واقع ہوا اور را علامت
مفعول بہ کی ہے لیکن اکثر مفعول بہ بلا علامت آتا ہے اور مثل فاعل کبھی فعل سے مقدم
آتا ہے اور کبھی مؤخر اور بمقتضائے مقام اور ترکیب نحوی کے فاعل و مفعول مین تمیز حال ہوتی ہے
اور جہان مفعول بہ انسان ہوتا ہے وہان را اکثر آتا ہے چنانچہ اوپر کی مثالون سے ظاہر ہے
منادیٰ اور مندوب اور تحذیر مین فعل مفعول بہ کا ہمیشہ محذوف رہتا ہے جیسے اے زید و
وزیغا زید یہان حرف ندا و ندبہ یعنی امی اور الف دریغا بجائے میخوانم و میگریم فعل محذوف کے ہین

اور منادیٰ اور مندوب اُنکے مفعول بہ ہین اور بیان حرف ندا و ندبہ کا باب صرف مین
مفصل بیان ہوچکا تحذیر کے معنی لغت مین ترسانیدن یعنی ڈرانے کے ہین اور اصطلاح مین
اُس کلمہ کا نام ہے کہ مخاطب کو ڈرانے اور ہوشیار کر دینے کے واسطے مکرر کہا جاوے مثلاً
وزدو زدو یا مار مار یعنی چور چور یا سانپ سانپ معنی اسکے بہ ہوشیار ... دزد و
وزد و زد را و نفس خود را و مار را یہان فعل مع فاعل محذوف ہے اور مکرر آنا اسم تحذیر کا
یہی دلیل اسکی ہے کہ فعل اس مفعول بہ کا مع فاعل محذوف ہے ؛

بیان مفعول مطلق

جو مصدر یا حاصل مصدر یا مرادف اُس مصدر کا کہ بجاے مفعول اپنے فعل کے
واقع ہو اُسکا نام مفعول مطلق ہے اور مفعول مطلق سے فائدہ تاکید اور بیان نوع اور وضع
فاعل کا حاصل ہوتا ہے مثلاً نشستم نشستِ علما یعنی بیٹھا مین بیٹھنا علما کا یا نشست
علما کی یعنی عالمون کی وضع پر بیٹھا اور کبھی واسطے شمار کے آتا ہے جیسے نشستم نشستی
یعنی بیٹھا مین ایک نشست یہان نشست بمعنی نشستن کے ہے و ضربے زیدرا زدن
یعنی ایک چوٹ زید کے ماری یہان ضرب جو ہم معنی زدن کے ہے وہ مفعول مطلق واقع ہوا ہے

بیان مفعول فیہ

فعل جس شے مین واقع ہو اُسکا نام مفعول فیہ ہے اور مفعول فیہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک
مکانی اور دوسرا زمانی اور اکثر مفعول فیہ کے اول مین در یا بر آتا ہے یا با ے موحدہ بمعنی
در یا بر کے آتی ہے مثلاً دمی شب بر تخت خفتم و وقتِ مغرب بہ بازار رفتم اور کبھی

مفعول فیہ پر حروف مذکور نہیں آتے ہین مثلاً شب کجا بودی اور مفعول فیہ کو ظرف زمانی یا ظرف مکانی بھی کہتے ہین بعضون کے نزدیک اِس مقام پر اتنا اختلاف ہے کہ جس مفعول فیہ کے اول حروف در یا بر وغیرہ آتے ہین اُنکو جار مجرور کرکے متعلق فعل وغیرہ کر دیتے ہین اور لفظ مفعول فیہ کا اُسپہ اطلاق نہین کرتے اور جس مفعول فیہ کے اول کوئی حرف حروف مذکورہ سے نہین آتا اُسکو مفعول فیہ کہتے ہین ✤

بیان مفعول لہ

جو شے فعل کی علت اور سبب واقع ہو اُسے مفعول لہ کہتے ہین جیسے تا دیباً این طفل را زدم زید فخریہ انعام داد- اور فارسی مین علامت مفعول لہ کی یہ ہے کہ اُسکے قبل معنے برائے یا بجہت یا بسبب یا بنا بر وغیرہ کے مفہوم ہون ✤

بیان جملۂ تامہ یا مرکب مفید

جملۂ تامہ کی حسب بیان بالا کے دو قسمین ہین ایک جملۂ تام بسیط دوم جملۂ تام مرکب جملۂ تام بسیط مین کم سے کم دو کلمہ کا ہونا ضرور ہے اور اُسکے اجزا مین ایک علاقہ ہوتا ہے کہ بدون اُس علاقہ کے مطلب سمجھ مین نہین آتا اُسی علاقہ کا نام نسبت حکمیہ ہے اور یہ نسبت حکمیہ صرف دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل مین پائی جاتی ہے اسلیے اسم مسند الیہ اور مسند بہ دونون ہو سکتا ہے اور فعل صرف مسند بہ ہوتا ہے مسند الیہ نہین ہو سکتا اور حرف نہ مسند الیہ ہو سکتا ہے نہ مسند بہ ✤

اور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا تعلق ہوتا ہے مثلاً زید عادل است یہان زید مسند الیہ

یا محکوم علیہ یا مبتدا ہے اور عادل جسکی نسبت زید سے کی گئی ہے مسند بہ یا محکوم بہ یعنی
خبر ہے اور ہست حرف رابطہ ہے۔ اس مثال مین دو اسمون سے جملہ مرکب ہوا ہے اور
جہان اسم اور فعل سے جملہ بناکرتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ زید آمد اسمین زید مسند الیہ
یا فاعل ہے اور آمد فعل ماضی مسند ہے اور یہان نسبت آنے کی جو زید کی طرف ہے اسی کا
نام نسبت حکمیہ ہے۔ اور کبھی دونون جزو جملہ فعلیہ کے مذکور ہوتے ہین اور کبھی ایک جزو
مذکور ہوتا ہے اور ایک مستتر۔ اسم مستتر کی مثال جیسے بیا اور تقدیر فعل کی مثال جیسے
اے زید (بیا) امر حاضر اسمین ضمیر حاضر یعنی لفظ تو پوشیدہ ہے وہی ضمیر مستتر فعل مذکور کی
مسند الیہ ہے اور دوسری مثال مین لے حرف ندا بجائے اسم کا قائم مقام ہے یہان فعل
مسند بہ پوشیدہ ہے اور اس مسند بہ او محکوم بہ کو مختصر کرکے صرف مسند و محکوم کہتے ہین
جملہ کی دو قسمین ہین ایک جملہ فعلیہ دوم جملہ اسمیہ جملہ فعلیہ اسے کہتے ہین جو فعل و فاعل سے
مل کر جملہ تمام ہو اور جملہ اسمیہ اسے کہتے ہین جو مبتدا و خبر سے مل کر جملہ تمام ہو ؛

بیان جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ ہے کہ فعل و اسم سے ترکیب پاوے جب فعل لازم ہو تو فعل فاعل کے
ساتھ ملکر جملہ تمام ہو جاتا ہے جیسے زید آمد و خالد رفت اور جب فعل متعدی ہو تو فاعل
اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوتا ہے مثلاً زد زید عمر را جس جملہ مین فعل ماضی یا حال
یا استقبال ہو اسکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہین اور جملہ خبریہ وہ ہے جسمین احتمال صدق اور
کذب کا ہو اور اگر فعل امر یا نہی ہو اسکو جملہ انشائیہ کہتے ہین مثلاً بیا و مپیا و مکن این کار را

و مزن زید را بیا و مبیا فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہین اور فاعل انکا ضمیر مقدر یعنی تو ہے
اور مکن بھی فعل با فاعل ہے و این کار مرکب غیر مفید مفعول مکن ہے اور اسی طرح
زید مفعول فعل مزن ہے اور را علامت مفعول - اول کی دونون مثالون مین فعل
اپنے فاعل سے ملکر اور آخر کی مثالون مین فاعل او مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ہے
جہان قرینہ موجود ہو جملہ فعلیہ کا فعل حذف بھی ہو جاتا ہے مثلاً کسی نے پوچھا
کدام آمد اور اسکے جواب مین کہا جاوے کہ زید یعنی زید آمدہ است فعل آمدہ است
یہان محذوف ہے - اور کہین بقرینہ سوال فعل فاعل دونون حذف کیے جاتے ہین
مثلاً کسی نے پوچھا زید کرا زد اسکے جواب مین کہا جاوے کہ بکر را یہان زد فعل
مع فاعل کے محذوف ہے اور کہین تمام جملہ محذوف ہوتا ہے مثلاً شروع می کنم
این کتاب را محذوف ہے اس مصرع مین (بنام جہاندار جان آفرین) کے سرے پر
اس سبب سے کہ جانتے تھے شروع اس سے ابتدا کے یا مثلاً کسی نے پوچھا کتاب آوردہ اور
مخاطب نے اسکے جواب مین کہا نے یعنی نیاوردہ ام اور منادی کے یہان بھی فعل
اور فاعل دونون محذوف ہوتے ہین اور جملہ ندائیہ کے بعد ایک اور جملہ کا ہونا ضرور ہے
جو جواب ندا واقع ہو مثلاً ای زید بیا و ہیا رحم کن اے حرف ندا زید منادی حرف ندا
منادی سے ملکر قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا - بیا فعل امر مع فاعل فعل فاعل سے ملکر
جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا کا ہوا - جملہ قسمیہ کا بھی کبھی فعل مع فاعل محذوف ہوتا ہے
مثلاً بخدا یعنی قسم میخورم بخدا اس جملہ کے بعد بھی ایک اور جملہ کا ہونا ضرور ہے جو جواب

قسم کہلاتا ہے مثلاً بخدا چنین خواہم کرد یعنی قسم میخورم بخدا کہ چنین خواہم کرد ترکیب
(اللہ کی قسم ایسا کرونگا ۱۲)
با جار لفظ خدا مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل محذوف یعنی قسم میخورم کا ہوا فعل محذوف
اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ خواہم کرد فعل مع فاعل چنین مفعول۔
فعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم کا ہوا قسم اپنے جواب سے
ملکر جملۂ قسمیہ ہوا۔ جملۂ شرطیہ بھی بدون دو جملوں کے تمام نہیں ہوتا چنانچہ پہلے جملے کا
نام شرط ہوتا ہے اور دوسرے کا جزا مثلاً اگر رفتی جان بسلامت بردی ترکیب
(اگر تو گیا سلامتی سے جان بچا لے گیا ۱۲)
اگر حرف شرط رفتی فعل مع فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور حرف شرط سے ملکر
جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوا۔ جان مفعول مقدم با جار سلامت مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق
ہوا فعل بردی کا فعل اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوا شرط
اپنی جزا سے ملکر جملۂ شرطیہ ہوا بعض وقت جزا محذوف ہوتی ہے مثلاً شعر ؏ مرا خود عرصۂ
اندیشہ تنگ است ✤ ترا گر با قضا یارای جنگ است ✤ یہاں جزا یعنی جنگ بکن محذوف ہے

بیان جملۂ اسمیہ

جو لوگ کہ وجود جملۂ اسمیہ کے فارسی میں قائل ہیں کہتے ہیں کہ جملۂ اسمیہ دو اسم سے
بنتا ہے جنمیں باہم اسناد ہوتی ہے اور کبھی حرف ربط اُسمیں مذکور ہوتا ہے اور کبھی مستتر نہیں
اُس اسم کو جسکی طرف اسناد عائد کی جاتی ہے اُسے مسند الیہ یا مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے
اسم کو جو اسم اول کی طرف اسناد کیا جاتا ہے خبر یا مسند۔ الغرض مسند الیہ کو مبتدا کہتے ہیں اور مسند کو
خبر۔ جملۂ اسمیہ میں ہمیشہ کوئی حرف ربط مذکور یا محذوف ضرور ہوا کرتا ہے اور وحدت و جمعیت

رابطہ کی تقیید حاضر و غائب و متکلم مطابق مبتدا کے ہوتی ہے اور جملہ اسمیہ بھی داخل قسم
جملہ خبریہ کے ہے مثلاً زید فاضل است و بکر جاہل (ترکیب) زید مسندالیہ یعنی مبتدا ہے
جسپر حکم فاضل ہونے کا کیا گیا ہے اور فاضل مسند یعنی خبر ہے جو زید کی طرف منسوب ہے اور
است حرف رابطہ ہے جو اس نسبت تکمیہ کا اظہار کرتا ہے مبتدا اپنی خبر سے مع حرف رابطہ ملکر
جملہ اسمیہ ہوا اور یہی ترکیب بکر جاہل کی ہے لیکن یہان لفظ است کہ حرف رابطہ ہے جملہ اول کی
قرینے سے محذوف ہے اور دوسرا جملہ پہلے پر معطوف ہے کبھی جملہ فعلیہ بھی خبر واقع ہوتا ہے
جیسے زید پدرش را ندیدہ زید مبتدا ہے ندیدہ فعل مع فاعل اور پدرش ترکیب اضافی
زید ایسا ہے کہ باپ کو نہین دیکھا ہوا
مفعول را علامت مفعول فعل فاعل و مفعول اور علامت مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا جب جملہ اسمیہ خبر واقع ہو تو اسمین ایک ضمیر
مبتدا کی طرف راجع ہونی چاہئے جیسے جملہ مرقومہ بالا مین ضمیر شین کی زید کی طرف راجع ہے
مبتدا اور ضمیر جملہ خبریہ مین مثل حرف رابطہ وحدت اور کثرت غیبت و خطاب وغیرہ مین مطابقت
شرط ہے مثلاً خدا رحم میکند و جوانان عاقل عمل نیک میکنند و تو عمل نیک می کنی
خدا رحم کرتا ہے ۱۲
و شما عمل نیک میکنید و من عمل نیک میکنم و ما عمل نیک میکنیم ◆

جس طرح جملہ فعلیہ مین کبھی فعل اور کبھی فاعل اور گاہے دونون فعل اور فاعل
بدلالت قرینہ حذف ہو جاتے ہین اسی طرح جملہ اسمیہ مین بھی کبھی مبتدا اور کبھی خبر محذوف
ہو جاتی ہے مثلاً دزد یعنی اینست دزد یہان این مبتدا مع است حرف رابطہ محذوف ہے
یہ چور ہے ۱۲
اور دزد خبر یا کسی نے کہا کہ زال پسر کیست اسکے جواب مین کہا جائے کہ پسر رستم
زال کس کا لڑکا ہے ۱۲

تو یہاں زال مبتدای محذوف ہے اور پسر سام ترکیب اضافی خبر اور ست حرف رابطہ ہے

جملہ کے معنے کے اعتبار سے کئی قسمیں ہیں۔ اول مستانفہ کہ جو ابتداے کلام میں

واقع ہو۔ مثلاً علم خزینہ ایست مقفل دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل وغیرہ کے

علم ایک خزانہ ہے کہ جسپر قفل لگا ہے ۱۲

بیچ میں آجاوے اور اُس مبتدا و خبر یا فعل و فاعل سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو مثلاً

دوست من خدا ایش بیامرزد خوب بود یہاں خدا ایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے

میرا دوست خدا اُسکو بخشے اچھا تھا ۱۲

اور دوست من مبتدا اور خوب بود خبر کے درمیان میں واقع ہوا ہے سوم جملہ بیانیہ

جو بطور تفسیر اگلے کلام مجمل کے واقع ہو اور اُس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے۔ اگر یہ

جملہ اسم معین کی ذات کی تفسیر ہو تو مبتدا اُسکا محذوف ہوتا ہے مثلاً زید کہ فاضل است

زید کہ جو فاضل ہے

کجاست یعنی زید کہ او فاضل است کجاست کاف حرف بیان اور فاضل خبر زید لفظ

کہاں ہے ۱۲

او کی جو مبتداے محذوف ہے اور است حرف رابطہ ہے پس مبتدای محذوف اپنی

خبر و حرف ربط سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر بیان ہوا زید اسم مُبَیَّن کا مُبَیِّن اپنے بیان سے

ملکر مبتدا ہوا اور کجا خبر اور است حرف ربط مبتدا اپنی خبر اور حرف رابطہ سے ملکر

جملہ اسمیہ ہوا۔ اور اگر یہ جملہ بیانیہ اسم مُبَیَّن کی ذات کا بیان نہ کرے بلکہ اُسکے

کسی متعلق کا بیان کرے تو حذف مبتدا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جملہ بیانیہ میں

صرف ایک ضمیر مبتدا کی طرف عائد ہونی کافی ہے +

مثلاً دوست من طالب علمی ست کہ کتابش خوب است (ترکیب) دوست مضاف

من مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ہوا اور طالب مضاف علم مضاف الیہ

مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا اور ہست حرف رابطہ لیکن دوست درحہل مبین تھا
کہ جسکے متعلق کی تفسیر کے لیے جملہ مابعد کہ (کتابش خوب است) بطور بیان کے واقع ہوا
اور ترکیب اس جملۂ مبینہ کی یہ ہے۔ کتاب مضاف ضمیر شین مضاف الیہ کی جو طالب علم کی
طرف راجع ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ہوا اور خوب خبر۔ است
حرف رابطہ ہے۔ واضح ہو کہ جس طرح جملۂ مبینہ اسمیہ ہوا کرتا ہے اُسی طرح فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے
مصرع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت (ترکیب) کاف بیانیہ گفت فعل خسرو فاعل
باجار شیرویہ مجرور جار مجرور سے ملکر متعلق فعل ہوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر
جملۂ فعلیہ ہوکر بیان ہوا این اسم اشارہ محذوف کا اسم اشارہ مبین اپنے بیان سے
ملکر مفعول ہوا فعل شنیدم کا۔ فعل شنیدم اپنی ضمیر متصل سے جو فاعل ہے اور مفعول سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ چہارم جملۂ قسمیہ جیسے (بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن) پنجم
جملۂ شرطیہ جیسے (تو دا اگر می آئی اکرام خواہم کرد) اور مثالین اور بیان ان دونون کا
مفصل اوپر مذکور ہو گیا ہے ششم جملۂ معللہ۔ جملۂ معللہ اُسے کہتے ہین کہ جو علت یعنی سبب
کلام سابق کا واقع ہو جیسے ازانجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود اب یہان یہ جملہ
کہ خوف دزدان بود علت کلام سابق یعنی واپس آمدم کی ہے ہفتم نتیجیہ اُس جملہ کو
کہتے ہین کہ جو نتیجہ کلام سابق کا واقع ہو جیسے عالم متغیر ہست و ہر متغیر حادث ہست پس
عالم حادث ہست یہ جملہ نتیجیہ ہے۔ آٹھوین جملہ معطوفہ جملۂ معطوفہ اُسے کہتے ہین کہ جو
بواسطہ حرف عطف کے جملۂ اول پر معطوف ہو جیسے زید آمد و خالد رفت ہمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہے

مخفی نہ رہے کہ جس طرح سے فعل متعدی فاعل و مفعول دونوں کی
خواہش رکھتا ہے اسی طرح افعال ناقصہ اسم و خبر کی خواہش رکھتے ہیں اور
وہ اسم بجاے اُنکے فاعل کے ہوا کرتا ہے اور خبر بجاے مفعول کے جیسے
شد زید عالم اس جگہ شد فعل ناقص ہے اور زید اُسکا اسم اور عالم اُسکی خبر ہے
پس شد فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ؛

زبان فارسی میں فاعل کبھی فعل سے اول اور کبھی آخر بفاصلہ یا بفاصلہ
آتا ہے اور وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم میں فعل کا فاعل کے ساتھ
اتحاد شرط ہے مگر جب غیر ذی روح فاعل واقع ہو تو اُسکے لیے کبھی فعل واحد
لاتے ہیں اور کبھی جمع جیسے سخنہا درمیان آمد و سخنہا درمیان آمدند ؛

اور زبان فارسی میں تقدیم و تاخیر مرجع کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا بخلاف زبان
عرب کے کہ وہاں مؤخر لانا مرجع کا ممنوع ہے ؛

باب چہارم خواص حروف تہجی کے بیان مین

الف

الف فارسی مین چند معانی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ اقسام اسکی مع مثال ہر ایک کے ذیل مین لکھی جاتی ہین ٭

کثرت - جیسے بسا و خوشا شعر سعدی ۔ بسا پادشاہان سلطان نشان ٭ بسا پہلوانان کشورستان ٭

مصدر - پہنا و درازا و بعضون نے اِس الف کو الف نسبتی بھی لکھا ہے ٭

اتصال - اور الف اتصال وہ ہے جو دو ہمجنس کلمون کے درمیان مین واسطے ملانے ہمدگر کے واقع ہو مثلاً شباشب و لبالب و روارو ٭ شعر

لبالب است ز خون جگر پیالۂ ما ٭ درم نخست چنین شد مگر حوالۂ ما ٭

قسم - حقا و ربا شعر سعدی ۔ حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است ٭ رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت ٭

متکلم - معاذا و ملاذا ٭

زاید - اسم کے ساتھ جیسے اشکم و اشتلم کہ اصل مین شکم اور شتلم تھا اور نکوخوارا و ستمگارا زائد فعل کے ساتھ جیسے گفتا اور رفتا ٭

عطف - شباروزی ٭

۵ قسم ہے خدا کی کہ عذاب دوزخ کے برابر ہے ہمسایہ کی مدد سے بہشت مین جانا ۱۲ ۶ معاذ و ملاذ بمعنی جاے پناہ ۱۲

دعا[۸]۔ کناد و شواد ✦

اصلی[۹]۔ الف اصلی وہ ہے کہ جسکے حذف کرنے سے لفظ بےمعنی رہ جائے مثلاً ابر و اسپ و باد ✦

وصلی[۱۰]۔ الف وصلی وہ ہے کہ جسکے حذف ہونے سے معنے لفظ کے برقرار رہیں مثلاً ابرو ابے بمعنی برو بے ✦

تحسین[۱۱]۔ جیسے سلطانیا و درویشا ✦

ندا[۱۲]۔ خداوندا خسروا ✦

ندبہ[۱۳]۔ دردا دریغا حسرتا ✦

تمام و انحصار[۱۴]۔ سراپا و سراسر ✦

بدل[۱۵]۔ بدل الف کا کئی حرفون کے ساتھ ہوتا ہے دال کے ساتھ جیسے باین و بدین ہ کے ساتھ جیسے ارچند و ہرچند و سنگخارا و سنگخارہ یا کے ساتھ جیسے ارمغان و یرمغان ✦ (بمعنے تحفہ)

رفع اجتماع ساکنین[۱۶]۔ جیسے ساختہ اند و کردہ اند و گفتہ ام و نہادہ ام ✦

محذوف[۱۷]۔ اورا و ورا افتادہ و فتادہ ✦

تنوین[۱۸]۔ جیسے یقیناً و معاً ✦

اشباع[۱۹]۔ جیسے تابانا و درخشانا ✦

فاعلی[۲۰]۔ دانا و بینا ✦

مفعولیت - جیسے پذیرا یا دبمعنی پذیرفتہ باد ❊

لیاقت جیسے خوانا و پذیرا ع - پذیر آنکہ بود شد جا بگیر ❊

تعلیم - جیسے نوایا و صبایا ❊

نسبت است - دیپنا گردن طاعت نہادایم ... زو آنکہ کند غنچۂ گل شہرت ہم را ❊

حرف الباء

با لغت میں بمعنی مرد حریص لذات انسانی ہے اور فارسی میں معانی مفصلۂ ذیل میں استعمال کیا جاتا ہے ❊

باے الصاق - ہم کو فصل سے ربط دیتی ہے اور فائدہ ... کا بخشتی ہے جیسے ومبدم و رنگ بر گشت ❊

معیت - جیسے استیعہ باز مین بکمال خریدم شعر سعدی
مروت نباشد بدی باکسے کزونیکوئی دیدہ باشی - بسے

علت - شعر سعدی سے بنطق آدمی بہتر است از دواب ❊ دواب از تو بہ گر نگوئی صواب ❊

سبب - شعر سعدی سے بارش وجود از ... نقش بست ... اندر جراحت کردن از ...

ظرف مکانی - شعر سعدی سے بشہری درآمد ز دریا کنار ❊ بزرگے دران ناحیت شہریار

ظرف زمانی - شعر سعدی سے بعہد تو می بینم آرام خلق ❊ پس از تو ندانم سرانجام خلق

قریب - چون بدرخت گل برسم اے قریب درخت گل برسم ❊

بعد تیرے انجام خلقت کا نہیں معلوم کیا ہوگا ❊ ۵ چون بدرخت گل ای چون قریب درخت گل برسم یعنی قریب درخت گل کے پہنچوں میں ۱۲

صحبت - شعر - با عقل گشتم ہمسفر یک کوچہ راہ از بیخودی ۔ شد ریشہ ریشہ

دامنم از خار استدلالہا ۔

قسم - شعر نظامی - بیزدان کہ آہرمنش دشمن است ۔ بزرتشت کو خصم آہرمن است

برائی - شعر سعدی - ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ۔ رفت منزل بدیگری پرداخت

استعانت - شعر سعدی - بلشکر توان کرد این کارزار ۔ وگرنہ چہ برخیزد از یک سوار

زائد - ماضی پر شعر سعدی - بگفتا فراتر مجالم نماند ۔ چہ پرم کہ نیروے بالم نماند

بائے زائد مضارع اور امر اور اسم پر جیسے بخواہد و بکن و بغیر اور جو بے ماقبل

دریا بر آتی ہے وہ بھی زائد ہوتی ہے جیسے شعر سعدی ۔ بدریا در منافع بیشمار است

اگر خواہی سلامت بر کنار است ۔

حذف - جیسے شعر سعدی ۔ غمہای کہنہ بر در دل حلقہ میزنند ۔ ساقی

بگو کہ میکدہ را از رفت و روکنند ۔ رفت و روب کی جگہ رفت و رو واقع ہوا اور بائے ظرفیت

و قسم و استعانت بھی محذوف ہو جاتی ہے مثلاً خانہ میروم - ای بخانہ میروم و جان تو

چنین خواہم کرد - ای بجان تو چنین خواہم کرد - و این کتاب دست خود نوشتہ ام ای

بدست خود نوشتہ ام اور اہل فارس کے نزدیک یہ حذف کرنا بے کا فصیح ہے ۔

عوض - جیسے شعر سعدی ۔ بفرمود بفروختندش بسیم ۔ کہ رحم آمدش بر فقیر و یتیم

مقدار - جیسے شعر سعدی ۔ بنیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد ۔ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

توسل - جیسے شعر سعدی ۔ خدایا بحق بنی فاطمہ ۔ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

ابتدا - جیسے شعر سعدی سے بنام خداوند جان آفرین * حکیم سخن بر زبان آفرین

وساطت - شعر سے ہنر کجا یابد کنید قدرت تمام * بدولت خدائی برآورد نام *

شمل - شعر سے بیا لائی او در جہان مہ دنیست * تگنجیدن کس او راہم آوردیست

ترجمہ من یعنی از - شعر نعمت سے لیشا گفت کامی سرایہ جہان * من مہستا من پیش تو حیران

ترجمہ علی یعنی بر - زہی چشم دولت بروی تو باز * ہمہ شہریاران گردن فراز

مقابلہ - شعر سعدی سے بدست کرم آب دریا ببرد * برفعت محل ثریا ببرد *

ظرف - شعر سعدی سے دگر رہ بکتم عدم در برد * وزانجا بصحرائے محشر برد *

وقت - شعر نظامی سے کنون کی بغم شادمانی کنم * بہ پیرانہ سر چون جوانی کنم

مطابق - شعر سعدی سے تو نیز ار بدی بینی اندر سخن * بخلق جہان آفرین کار کن

معنی مفعول - شعر نظامی سے بخواہندگان بخشم از مال و گنج * کہ از بازدادن نیابم برنج

بدل - اور حرف بے کبھی واو سے بدل دیا جاتا ہے جیسے سیو و سیب اور کبھی میم سے جیسے غرب و غرم اور کبھی فا سے جیسے تب و تف *

بزیر - شعر نظامی سے چنین تا بعدا رہفتاد مرد * بہ تیغ آمد از رومیان و نبرد *

اضافی - سعدی مصرع ور زرداری بزور محتاج نہ *

لیاقت - شعر صائب سے صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است * آن بہ کہ راہ چارہ و تدبیر بسپرم

جب فعل مضموم الاول پہلے آتی ہے تو مضموم ہوتی ہے وگرنہ کسور مثلاً بکن و بزن وبین اور ساتھ ہمیشہ مفتوح آتی ہے اور بائی فارسی کا کبھی فا کے ساتھ بدل ہوتا ہے

اور کبھی ہاے موجدہ کے ساتھ جیسے بیرہ و ترہ و پیل و فیل و سپید و سفید

و بردہ و پردہ ؀

حرف التاء

تا کے معنے لغت میں خمیر سر جوش کے ہین اور استعمال فارسی مین ضمیر متصل

واحد حاضر مفعولی و اضافی کی ہے جیسے گفتمت و دلت اور جب ابتدا مین مضموم آتی ہے

اور اگر اسکے بعد کوئی اور لفظ نہ ملے تو اتمام تلفظ کے واسطے واو معدولہ اُسکے بعد زیادہ

کیا جاتا ہے اور یہ واو کبھی تلفظ مین آتا ہے اور کبھی نہین آتا - اول کی مثال شعر سعدی

سے دوستان را کجا کنی محروم ؀ تو کہ با دشمنان نظر داری ؀ واو معدولہ مکتوب غیر ملفوظ

جیسے شعر سعدی سے تو قبل بچہ دو آمدی از نخست ؀ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست ؀

اور جب یہ تا دوسرے کلمے سے ملتی ہے تو ضرورت زیادہ کرنے واو کی

نہین ہوتی جیسے (تست) و ترا اور آخر کلمہ مین ساکن آتی ہے جیسے شعر سعدی

سے خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد ؀ زمین بوس قدر تو جبریل کرد ؀ تات نپرسند

زبان بستہ دار ؀ تات نگویند مگو زینہار ؀ اور کبھی بمعنی خود کے آتی ہے شعر

نظامی سے چنان گرم کن عزم را یم بتو ؀ کہ خرم دل آیم چو آیم بتو ؀ اور مصرعہ

گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست ؀ اور کبھی زائد آتی ہے جیسے فرامش و فرامشت شعر

سے نبالش کرد پاسخ را فرامشت ؀ نہاد از مردمی بر دیدہ انگشت ؀ اور تا ی لفظ اینت

و آنت کبھی زیادہ بمعنی تحسین و زہے کے آتی ہے اور کبھی مضاف الیہ کی آتی ہے

اول کی مثال مصرع ایںت لشرآنت بشر بنام ؛ مضاف الیہ کی مثال شعر ایںت
بخشودن آنت بخشیدن ؛ اینت پوشیدن آنت پاشیدن ؛ اور کبھی تے جیم
تازی سے بدلی جاتی ہے جیسے تاراج و تارات شعر برفرق مراش از کرامات ؛
تا تار سیرو د تبارات ؛ اور کبھی دال سے جیسے توت اور تود اور گنبت اور گنبد
اور زرتشت اور زردشت ۔ اور جو تے الف کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے
اسکے کئی معنے ہوتے ہیں ؛
ابتدا ۔ جیسے شعر تا تو رفتی زبرم اے گل بستان پدر ؛ طفل اشک ست
ایجاے تو بدامان پدر ؛
انتہا ۔ جیسے شعر سعدی کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست ؛ درین فرش کر نجاد دید
شرط جیسے شعر تا نجمع امکان و وجوب نوشتند ؛ مورد تعیین نشد اطلاق اعم را
علت ۔ جیسے شعر الا تا درخت کرم پروری ؛ گر امیدواری کز و برخوری
زینہار جیسے شعر سعدی زصاحب غرض تا سخن نشنوی ؛ کہ گر کار بندی
پشیمان شوی ؛
عدد ۔ جیسے شعر مولوی روم گر بگویم شرح این بیحد شود ؛ مثنوی
ہفتاد تا کاغذ شود ؛ و علی ہذا دو تا و سہ تا و چہار تا ؛
بیانیہ جیسے شعر صحیح باران سیہ ہر خشت زرہ ؛ تا تو زخود دست بشوئی گر
تنبیہ ۔ شعر سعدی الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم ؛ حرام ست بر چشم سالار قوم ؛

شعر صحیح ایسے ۔۔۔ خشت ۔۔۔ دیتی ہے تاکہ تو ۔۔۔ ۔۔۔ غافل ہوکر ۔۔۔ کیونکہ سردار قوم کو سونا حرام ہے یعنی ۔۔۔

حرف الثاء

ثا ۔ لغت مین بمعنی نرم چیز وبمعنی چشم زخم کے ہے اور آٹھ حروف مخصوصۂ زبان
عربی مین سے ہے اور اغوریث مین جو (ثے) آیا ہے تو یہ لفظ ترکی ہے کہ نام برادر
افراسیاب کا تھا اور کیومرث مین کاف فارسی اور تاے فوقانی ہے نہ ثاے مثلثہ ؛

حرف الجیم

جیم لغت مین بمعنی شتر مست ہے اور فارسی مین زاے معجمہ اور شین منقوطہ اور کاف
فارسی سے بدل جاتی ہے جیسے باج وباژ شعر ع پرید از دست شاہان ہر طرف باج
بمرغان ہوا آورد تاراج ؛ وکاج وکاش شعر محمود ع جمال خود ایا زاز وی نہان کرد
نگاہی بیندش محمود ای کاج ؛ اور کاف فارسی سے تبدیل ہوتا ہے جیسے گیلان
وجیلان وگوہر وجوہر ؛ اور تاے مثناۃ فوقانیہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے تاراج
وتارات اور جیم فارسی کبھی کاف تازی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے وراج وزاک ؛ اور
کبھی زاے معجمہ سے جیسے رچہ وزرہ وپچشک وپزشک ؛ اور کبھی شین منقوطہ سے
جیسے کاچی وکاشی اور آخر کلمہ مین مفتوحہ مع ہاے مختفی تصغیر کا فائدہ دیتی ہے جیسے
دیگ ودیگچہ ومور ومورچہ اور کبھی یاے تحتانی اُسکے ماقبل زیادہ کی جاتی ہے جیسے
باغیچہ وکلیچہ ودریچہ وشکیزہ ودوشیزہ کہ اصل مین یہ دونون لفظ مشکیچہ ودوشیچہ تھے
بعد اُسکے چ زے سے تبدیل ہوگئی اور چہ کبھی تعظیم کے واسطے آتی ہے جیسے ع
الله الله چہ جاے این سخن ست ؛ اور کبھی واسطے حقارت کے آتی ہے جیسے مصرع

سکتا ہے چہ نشستن چہ برخاستن + اور کبھی معنی خوب کے آتی ہے جیسے شعر

چہ خرم کسیکہ بہنگام مرد است + ہم آتش نہد پیش وہم مرغ ومی +

بمعنی نہایت جیسے شعر مجو از شعلہ رخساران وفائے + چہ آتش را نباشد بہرہ از آب

بمعنی استفہام انکاری چہ چیز شعر بیدل مرا جز ہیچ نبود این سازگو + از عدم

ہیچو شمع انجام چہ و آغاز کو + اور کبھی بمعنی حسرت کے آتی ہے جیسے - اگر فلک یار من بودے

چہ خوش بودے + اور جب ایک مصرع یا ایک شعر مین مکرر واقع ہو تو فائدہ معنی

تسویہ یعنی برابری کا دیتی ہے جیسے مصرع سعدی سے چہ بر تخت مردن چہ بر روے

خاک + اور جب حرف شرط کے بعد واقع ہو تو استثنا ضرور لازم آتا ہے استثنائے لفظی

جیسے شعر گرچہ جہان جملہ بدیدی چو روز + لیک جہان دیدہ نگشتی ہنوز +

اور استثنائے تقدیری جیسے شعر سعدی سے اگرچہ پیش خردمند خامشی ادبست +

بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی + یہان مصرعہ ثانی کے سرے پر لفظ لیکن کا

مقدر ہے اور کبھی بمعنی اختصار چیز کے مستعمل ہوتی ہے جیسے ہرچہ انچہ + مصرع

ہرچہ از دوست میرسد نیکوست +

حرف الحاء

لغت مین حا کے معنی زن تیز زبان کے ہین اور یہ حرف بھی منجملہ حروف

ہشتگانہ مخصوصۂ زبان عربی ہے وحیز وحال جو فارسی مین مستعمل ہین

اصل مین ہیز و ہال تھا +

خ

حرف الخا

خا کے معنے لغت مین موے گردن وموے سُرین کے ہین اور امر ہے خائیدن کا اور جب آخر کلمہ مین آتا ہے تو اسم فاعل ترکیبی ہوجاتا ہے جیسے پولادخا وشکرخا وژاژخا اور غین معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے تاخ وتاغ وکیخ وکیغ اور قاف سے بدل ہوتا ہے جیسے چخماق وچقماق اور ہا سے ہوز سے جیسے بخیر وبہیر (بمعنے پسندیدہ ۱۲) اور ساخت ونواخت وپرداخت ودوخت وسوخت وغیرہ کے مضارع مین زا سے معجمہ سے تبدیل ہوجاتا ہے *

د

حرف الدال

دال لغت مین معنی زن فربہ اندام کے ہے اور آخر کلمہ مین علامت مضارع کی ہے جیسے سازد وپردازد اور تا سے فوقانی سے تبدیل ہوتی ہے جیسے دراج وتراج وشوید وشویت اور جب دو دالین متصل واقع ہون ایک حذف ہوجاتی ہے جیسے سپیدیو اور گردہن کہ اصل مین سپیددیو اور گرددہن تھا شعر
سپیدیو از تو ہلاک آمدہ ست * مراہم زتو روبخاک آمدہ ست * اور جب کہ تا سے فوقانی سے متصل ہوتی ہے تو واسطے رفع ثقالت کے حذف کر دیتے ہین جیسے زوتر وبتر کہ اصل مین زودتر وبدتر تھا اور کبھی وسط کلمہ اور آخر کلمہ مین سے ساقط ہوجاتی ہے جیسے شاباش وہرمز کہ اصل مین شادباش وہرمزد تھا اور کبھی ذال معجمہ سے تبدیل ہوتی ہے جیسے آدر وآذر ونبید ونبیذ * (معنے شراب خرما وجو وغیرہ ۱۲)

حرف الذال

ذال لغت مین بمعنی تاج خروس یعنی مرغ کے کیس کو کہتے ہین - یہ حرف باستثناے درمیان کلمہ کسی کلمۂ فارسی کے اول و آخر مین نہین آتا جیسے گذشت و پذیرفت اور ذال دال سے بدل جاتی ہے جیسے استاذ و استاد و کاغذ و کاغد اور قاعدہ دال اور ذال پڑھنے کا اس رباعی مین مندرج ہے رباعی آنانکہ بفارسی سخن میرانند ٭ در معرض دال ذال رابنشانند ٭ ما قبل وی ار ساکن جز وای بود ٭ دال است وگرنہ ذال معجم خوانند ٭ اہل بلخ و غزنین کے نزدیک ذال معجمہ مطلق فارسی مین نہین آتا اور بے تکلف قافیہ دال و ذال جمع ہو جاتا ہے ٭

حرف الراء

را لغت مین بمعنی کفچۂ خرد اور مرد کینہ ور کے آیا ہے اور فارسی مین لام سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے چنار و چنال اور نیلوفر او نیلوفل اور علامت مفعول کی ہے جیسے شعر سعدی سہ دوستان را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمنان نظر داری ٭ اور کبھی فائدہ معنی اضافت کا دیتا ہے جیسے شعر سہ کسان را نشد ناوک اندر حریر ٭ کہ گفتی بدوزند سندان بہ تیر ٭ اور کبھی علامت مفعول حذف ہو جاتی ہے جیسے مصرع گو اجابت لب تا این باز کن ٭ اور را بعد ناء معجمہ و را زا و ربا اور ازبی کے علاوہ نہ آتی ہے جیسے شعر سہ محرم ہا زدل شیدای خود ٭ کس نمی بینم ز خاص و عام را ٭ گرچہ تن بازی سور ہست ٭ رحمت تو ازپی این رو درست ٭ معنی بہای ۶۴ عدد از را بکن یک نظر سوی ما

اور کبھی حرف را آخر اسم سے حذف کر دیا جاتا ہی جیسے پس مخفف پسر اور دخت مخفف دختر شعر مست نیزہ منم دخت افراسیاب *

حرف الزاء

زا کے معنی لغت میں مرد بسیار خوار و زن بدخو کے ہیں اور فارسی میں چند معنی کے واسطے آتا ہی تبعیض جیسے مرثیے از رو میان چنین گفت علت بیت از غوث دشمنان بہ آگرہ فتم بیانیہ جیسے تخت از طلا و درج از گہر ابتدا جیسے از ہند تا سند رفتم بمعنی بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی میکند بمعنی استعانت جیسے کار عظیم از دست تو نظام یافت بمعنی جنس جیسے شعر زد بیای رومی ہزاران پرند * ز سنجاب تا قاقم نگویم کہ چند * بمعنی واسطہ جیسے نالہ عود از نفس مجمر است * پنج خرا از راحت پا لانگر است * اور جیم تازی اور جیم فارسی اور [illegible] کبھی شین معجمہ سے تبدیل ہوتی ہے جیسے باج و باژ پشنگ و پشیک و ایاز و ایاس و گریز و گریغ شعر پشنگ کش افتاد گشتی بہ تیغ * گریختند ز بیم پشنگ گریغ * اور کبھی حذف کیجاتی ہی جیسے آواز و آوا * اور زا امر زائیدن ہی اور زا کے فارسی جیم تازی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے کاژ و کاج و لاژ و رد و لاجورد *

حرف سین

لغت میں بمعنی فربہ اور مرد مسرف کے ہی اور فارسی میں زای معجمہ اور کبھی شین معجمہ اور کبھی صاد مہملہ اور کبھی ہائے ہوز اور کبھی جیم فارسی سے تبدیل ہوتی ہی جیسے ایاس

و ایاز و فرستہ و فرشتہ و کستی و کشتی و قفص و قفس و شست و شصت و سد
و صد و آماہ و آماس و خروس و خروہ و خروچ اور آراستن اور پیراستن
کے مضارع مین یاے تحتانی سے اور پیوستن اور بستن اور شکستن کے
مضارع مین نون سے اور خواستن اور کاستن اور جستن اور رستن کے
مضارع مین ہاے ہوز سے اور جستن اور رستن کے مضارع مین واو
اور کستن کے مضارع مین لام سے بدل جاتی ہی اور زیستن اور گریستن
کے مضارع مین حذف ہوجاتی ہی۔

حرف شین

لغت مین بمعنی مردہ و زندہ ہی اور اسماے فارسی مین جیم تازی اور سین مہملہ سے
بدلا جاتا ہو جیسے کاج کاش و شکم و سکم اور آخر [illegible]
واحد غائب کی ہی شعر (سعدی) بفرمود بفروختندش [illegible]
اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہی شعر (سعدی) کسی [illegible]
سرش [illegible] شعر [illegible]
مگر زان پس تو دی گرد شکارش ؛ اور آخر صیغہ امر مین جب ماقبل شین کا مکسور ہو
تو افادہ حاصل مصدر کا دیتا ہی جیسے آمیزش و آفرینش و بخشایش و
آمرزش اور زائد بھی ہوتا ہی جیسے شعر (سعدی) کلاہ سعادت یکی بر سرش
گلیم شقاوت یکی در برش ؛

حرف صاد مہملہ

یہ حرف بھی منجملہ حروف ہشتگانہ مخصوصۂ زبان عربی ہی اور صاد کرنا کنایہ صحیح کرنے سے اور استعارۃً صاد کو آنکھ سے نسبت دیتے ہین +

حرف ضاد

ضاد کے لغوی معنی مرغ آواز دہندہ اور خصومت کرنے کے ہین اور یہ حرف بھی منجملہ حروف ہشتگانۂ عربی ہی +

حرف طا

طا کے لغوی معنی مرد حریص کے ہین اور یہ بھی حروف ہشتگانۂ عربی مین سے ہی اور دال مہملہ سے بدلا جاتا ہی جیسے خطشہ و خدشہ و طراد و خراد (شعر) فرزراز استقامتش خراد + رندہ کردہ است کجروی ز نہاد +

حرف ظا

لغت مین بمعنی زن کلان پستان کے ہی اور منجملہ ہشت حروف عربی ہی +

حرف عین

عین کے لغوی معنی ناف شتر اور برادر مادری و پدری کے ہین اور علاوہ اسکے اور بہت سے معنی ہین اور منجملہ حروف ہشتگانۂ عربی ہی +

حرف غین

بمعنی ابر سیاہ کے ہی اور کاف فارسی و زاے معجمہ سے بدلجاتا ہی جیسے فغاک

مثل از شعر	نیست در خلق دل آزار که او	نیست در دہر جفا کار که او
نفی از شعر سعدی	اگر پیل زوری و گر شیر چنگ	بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ
بلکہ از شعر سعدی	مکافات دشمن بمالش مکن	کہ بخشش برآوردہ باید زبن
جواب قسم از شعر سعدی	حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست	رفتن بپای مردی ہمسایہ در بہشت
الا استفہامیہ از شعر	وسینہ ام ز سینہ برون چہ جنون نشست	ای دل تپش زمینہ آخر کہ ای
بمعنی ہر از شعر سعدی	گر شرع فتوی دہد بر ہلاک	الا تا نداری ز کشتنش باک
عطف از شعر سعدی	ای صبا اسپ تیز رو کہ بماند	کہ خر لنگ جان بمنزل برد
دعائیہ از شعر سعدی	خدایا بران تربت نامدار	بفضلت کہ باران رحمت ببار
صلہ مفاجات از شعر عرفی	ہر سینہ جائے کہ بکشیم در آید	گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید

اول کاف اس شعر میں صلہ کا ہی اور دوسرا مفاجات کا اور بعضوں نے کاف ثانی
کو بہم کے معنی میں کہا ہی اور کاف صلہ کو کاف تفسیری بھی کہتے ہیں اور مفاد اسکا
توضیح و تعریف ہی اسم موصوف موصول اگر نکرہ ہو اور اسکے بعد یہ کاف آوے
تو تعریف تخصیص کا فائدہ دیگا اور اسم معرفہ ہو تو مفاد توضیح کا بخشیگا اور تردید
کے معنی میں بھی آتا ہی جیسے [illegible] اور زائدہ بطور تکیہ کلام کے
بھی آتا ہی اور ایسا کاف اکثر فعل کے بعد دو جملوں کے درمیان میں بھی آتا ہی
اور کچھ دخل معنی میں نہیں رکھتا مثلاً او گفت کہ تم کر دیا - اور کاف ساکن بعد اسم کے فائدہ
تصغیر اور فاعلیت اور مفعولیت اور مصدری کا دیتا ہی اور کاف تقدیر کبھی ختم کے واسطے

آتا ہی اور کبھی تحقیر کے واسطے جیسے شعر سعدی سے پیرمردک لطیف در بغداد دخترک را بکفش دوزنے داد ٭ کاف دخترک ترحم کا ہی اور کاف مردک حقارت کا ہی اور کاف فاعل جیسے گوزک اور کاف مفعول جیسے پچکا اور کاف مصدری جیسے خوراک اور پوشاک اور کاف فارسی کہ کاف تازی کا ہمعدد ہی فارسی مین غین معجمہ اور دال مہملہ سے اور عربی مین جیم تازی سے تبدیل ہوتا ہی جیسے غلول و گلولہ و آونگ و آوند و گلنار و جلنار و گیلانی و جیلانی اور بعضے ہندوستانی کلمون مین بجای کاف فارسی کاف تازی کا تلفظ کرتے ہین جیسے جنگ و جنک ٭

حرف گاف

مخفف شگاف امر شکافتن ہی ٭

حرف لام

لغت مین بمعنی زرہ و شتر کے ہی اور جو خط بنا گوش اطفال کے نیچے واسطے دفع چشم زخم کے کھینچا جاتا ہی اوسے اور زلف کو لام کے ساتھ تشبیہ دیجاتی ہی اور حرف را سے تبدیل ہوتا ہی جیسے چنار و چنال و سور و سول ٭

حرف میم

لغت مین بمعنی شراب و حرمای دراز کے آیا ہی اور استعارۃً شعرا میم کو دہن سے نسبت دیتے ہین اور ضمیر واحد متکلم فاعلی اور مفعولی اور اضافی کی ہی جیسے شعر سعدی ستمگری دیدم از عرصۂ رودبار ٭ کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار ٭ اس شعر مین میم

اول ضمیر واحد متکلم فاعلی ہے اور میم ثانی مفعولی کی مثال ہے اور ضمیر اضافی کی مثال یہ ہے
(شعر عرفی) ہما لیتے یا یم کہ از تکفیر من کافر شوند ٭ گرۂ او وا ز زبانم لیس فی تقوی سوز
اور ہستم اور خود کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے (شعر جامی) مرا بزرشتی اعمال نومیدی گو
ورم از حسن عمل چون وسپیدی از گناہ ٭ یہ مثال ہستم کے معنی کی ہے اور خود کے
معنی کی مثال یہ ہے (شعر) چو من نام مردم بزرشتی برم ٭ نگویم بجز غیبت ما وردم
اور میم بھی اکثر امر کے صیغے پر آتا ہے مکن ومجو وغیرہا اور کبھی ماضیہ و حالیہ پر بھی
آتا ہے جیسا کہ مر ساد و مکناد اور اعداد کے اواخر میں جو میم ساکن آتا ہے اسکو بھی
نسبت تخصیص یا میم تعین محل اعداد کہتے ہیں جیسے یکم و دوم سوم وغیرہ
اور زائد بھی آتا ہے جیسے (شعر ثانی) بر سر راہم مغیلان ٭ دگر دور ش سپاہ
سیلان ٭ اور باعث قرب مخرج با سے تبدیل ہوتا ہے جیسے غژب و غژم اور
جب دو کلموں کے دو میم ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کا حذف کر دینا جائز ہے جیسے
(شعر) [illegible] ٭ [illegible] ٭ یہ قاعدہ حرف
مکرر میں اکثر جاری ہے کچھ خاص میم کی خصوصیت نہیں ہے۔ اور میم کبھی نون کے
ساتھ تبدیل ہوتا ہے جیسے گستم و گستن بمعنی برستوان۔ اور خاے معجمہ سے
تبدیل ہوتا ہے جیسے برخ و برم بمعنی تالاب۔ اور غین معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے
جیسے پیمانہ و پیغانہ اور فا سے جیسے تخمیر و تخفیر بمعنی خارمیز اور واسطے تانیث کے
بھی آتا ہے جیسے خانم و بیگم ٭

ن

حرف نون

لغت مین معنی ماہی و شمشیر و تنۂ درخت اور دوات کے ہی اور حتصار لفظ کنون اور اکنون کا ہی اور جاہ زنخدان اور ابرو کو اُس سے تشبیہ دیجاتی ہی اور نون مفتوح ماقبل فعل کے علامت نفی کی ہی مثلاً نکرد و نگفت و نکند و نگوید اور ماقبل دال ساکن کے نہی و مضارع مین علامت جمع کی ہی جیسے کنند و گویند و کردند و گفتند اور نون ساکن جسکے ماقبل الف ہو اسم کے آخر مین علامت جمع کی ہی جیسے دوستان و دشمنان اور نون متحرک ماقبل ہاے ہوز و یاے تحتانی مجہول علامت نفی کی ہی جیسے نہ و نی اور نون ساکن آخر کلمہ مین علامت مصدر کی ہی جیسے کردن و گفتن اور کلام مین مکرر کرنے سے فائدہ معنی اثبات کا دیتا ہی جیسے (شعر) تا کونکی ترا اصل مہمات نخواہند شد و نشنید قضا ترجمہ لفظ ابرام را و آخر کلمہ مین بعد حرف مدہ و لین تا غفلت اسکا بطریق غنہ کیا جاتا ہی جیسے بان و زیدن و بیدار و میم سے تبدیل ہوتا ہی جیسے تانپ تام و شنار شمار جیسی آتا ہی جیسے پاداش و پاداشن بدلہ

و

حرف واو

لغت مین معنی کوہان شتر اور عربی مین قسم کے واسطے آتا ہی جیسے واللہ اور فارسی مین دو قسم کا ہوتا ہی معروف و مجہول جسکے ماقبل ضمہ خالص ہو وہ معروف کہلاتا ہی جیسے طور و نور و ظہور اور جسکے ماقبل ضمہ غیر خالص ہو تو مجہول ہی جیسے روز و زور و شور اور قافیہ معروف کا مجہول کے ساتھ بھی صحیح ہی جیسے (شعر)

چون عنایت قادر قیوم کرد ۞ درکف داؤد آہن موم کرد ۞ اور معنی
مفصلۂ ذیل استعمال کیا جاتا ہی بیان ضمہ معدولہ عطف حالیہ تصغیر ملازمت
تفسیر زیادہ بدل محذوف بیان ضمہ کی مثال تو و دو و چو کہ بسبب ضمہ
ماقبل کے محض اتمام لفظ کے واسطے آتا ہی اور ان تین جگہ کے سوا نہین آیا
اور کبھی تلفظ مین آتا ہی اور کبھی نہین چنانچہ مثالین اسکی اوپر گذرین او معدولہ کے بعد
ان نو حرفون مفصلۂ ذیل مین سے ایک ایک حرف ضرور ہوگا الف دال
را زا سین شین نون ہا یا جیسے خواجہ خود خورد خوز خوشت خوش اخوند
خوہلہ خویا اور اس واو کو معدولہ اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھنے مین نہین آتا
اور تلفظ واو سے عدول کرکے دوسرے حرف کے ساتھ پڑھا جاتا ہی اور اکثر
خاے معجمہ کہ ضمہ کی بو رکھتی ہی اسکے ماقبل ہوتی ہی جیسے خواجہ و خواب اور کبھی
بطریق شاذ خاے مفتوح و مکسور بھی آجاتی ہی جیسے خوہلہ و خویش اور قافیہ خوش
او ترش اور خود او ربد وغیرہ کا یعنی الفاظ مفتوحہ کے ساتھ صحیح ہی جیسے
(شعر سعدی) دران مدت کہ ما را وقت خوش بود ۞ زہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود
کسی را کہ نزدیک ظنت بد ست ۞ چہ دانی کہ صاحب ولایت خود ست ۞ اور
لفظ خرد بمعنی کوچک و خرم بمعنی خوش بے واو ہین اسی باعث قافیہ انکا
کلمات مضمومہ کے ساتھ درست ہی جیسے (شعر سعدی) بلا قامت لات بشکست
خرد ۞ باعزاز دین آب عزی ببرد ۞ واو عطف کبھی دو فعل متجانس کے

درمیان مین واقع ہوتا ہی جیسے شعر ۔ اینچه سخن اینچه زبان نیست ۞ گفته و
ناگفته پشیمانیست ۞ اور کبھی دو فعل غیر متجانس کے درمیان مین واقع ہوتا ہی
جیسے شعر نظامی سے چنان رفته و آمده بازپس ۞ که نایدر زاندیشه هیچکس ۞
اور کبھی دو اسم کے درمیان مین واقع ہوتا ہی جیسے شعر نظامی سے پناه بلندی
و پستی توئی ۞ همه نیستند آنچه هستی توئی ۞ اور نثر مین یه واو اکثر مفتوح ملفوظ
ہوتا ہی اور نظم مین بہت کم صرف الفاظ معدوده کے قبل ملفوظ ہوتا ہی مثلاً ماقبل
حرف ندا اور ابتدائے مصرعهٔ ثانی مین اور ماقبل لفظ این اور آن اور آزاد و آره اور گره جیسے
شعر ۔ ای خرد بخش بیخرد بخشای ۞ وی درون پرور برون آرای (شعر) و ان گره
سخت همچنین ہو ۞ وین عمارت بسر نبرد کس ۞ وزین گرم تر هیچ بازار نیست ۞
او جیسے ورنه و گرنه ۔ اور اکثر نظم مین تخفیف کے واسطے اسکا ماقبل مضموم
پڑھا جاتا ہی اور بجز ضمه کے اور کچھ مفهوم نہین ہوتا جیسے (مصرعه) گبر و ترسا
وظیفه خور داری ۞ اور کبھی واو عطف مقدر بھی ہوتا ہی جیسے (مصرعه) مه من
اختر من شمع من روشن چراغ من ۞ واو حالیه وه که جو حال یا حالانکه کے
ستاره میرا، شمع میری، روشن چراغ میرا
معنی مین آوے جیسے (شعر سعدی) بلند آسمان پیش قدرت خجل ۞ تو مخلوق
و آدم هنوز آب و گل ۞ واو تصغیر آخر اسم مین آتا ہی جیسے پسرو دخترو اور عصر
برمن نظرے نمیکنی ای پسرو ۞ اور یه محاوره اهل خراسان کا ہی اور واو تصغیر اسمای
ترجمه ای لڑکے میری طرف نہین دیکھتا ہی
ہندی مین زیاده مستعمل ہوتا ہی مثلاً فضلو حسنو فیضو بخشو وغیره اور واو

ملازمت بمعنی لزوم آتا ہی جیسے (مصرعہ) پیری و صد عیب چنین گفتہ اند ۔ واو تفسیر اون دو اسمون کے درمیان آتا ہی جنکے معنی ایک ہون جیسے (جامی) ضعف و ناتوانائی رہاندی ۔ ز نادانی بدانائی رساندی ۔ اور جب کوئی اسم ایسا کہ جسکے آخر واو واقع ہوا اور اُسکے آخر مین یاے نسبتی لگانی منظور ہو تو بجاے اُس یاے نسبتی کے واو کو ماقبل یاے اصلی کلمہ کے زیادہ کر دیتے ہین جیسے دہلوی غزنوی اور کبھی ماقبل یاے تردید کے زائد آتا ہی جیسے (شعر) اگر خشمش نیارم بوسہ دادن ۔ و یا رخ بر کف پایش نہادن ۔ اور جب وہ عربی اسم لفظ مند کے ساتھ ملحق ہو تو بیچ مین واو زائدہ لایا جاتا ہی جیسے تنومند اور برومند اور باے موحدہ اور باے فارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت اور نبشت و وام و بام و پام و یاوہ و یافہ و طاوس و طاؤس و کاوس و کاؤس اور کبھی حذف کر دیا جاتا ہی جیسے خاموشی اور خامشی اور ہوش اور ہش ۔

حرف ہا

ہا کے معنی لڑکے کے منہ پر طمانچہ مارنا اور اسکی دو قسمین ہین اول اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جسکو مختفی بھی کہتے ہین ہاے اصلی جملہ حالات مین بحال رہتی ہی جیسے گرہ اور گرہہا اور زرہ و زرہہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہو جاتی ہی جیسے گرہک و زرہک و گرہ ریسمان و زرہ من اور ہاے وصلی بوقت جمع ہونے دوسری ہا کے ساتھ

کردی جاتی ہی جیسے آبگینہا ولالہا وپیالہا وجامہا وخامہا اور ہاے وصلی
جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہی اور صرف چار جگہ اظہار کسرہ ماقبل کا کرتی ہی
یعنی کہ وچہ ونہ وسہ مین اور ہاے وصلی معانی مفصلۂ ذیل کے واسطے آتی ہی ۔
زائد اور یہ صرف فصاحت کے واسطے آتی ہی معنی سے کچھ علاقہ نہین کبھی فعل
مین جیسے گفتہ بودم ورفتہ بودم وآمیختہ ویافتہ اور اسم مین جہت رفع اشتباہ
جیسے خانہ وجامہ ؎ ای متاع درد در بازار جان انداختہ ٭ گوہر ہر سود در جیب
زیان انداختہ ٭ اور اسکا نام ہاے سکتہ بھی ہی ۔ تصغیر یہ ہا آخر اسم مین آتی ہی
جیسے بزغالہ اور گوسالہ وغزالہ (شعر) ای کلاغ بزدل از غم خال تو لالہ را ٭ شرمندہ
ساخت آہوی چشمت غزالہ را ٭ ہاے مجہولی دو ماضیون کے درمیان آتی ہی جیسے
کردہ شد وشنیدہ شد ودیدہ شد ہاے مفعولی کی مثال بستہ وشکستہ ورفتہ
وچیدہ اور اسم مین بھی کبھی ہاے مفعولی آتی ہی جیسے (شعر سعدی) نہ بینی در ایام
اورنجہ ٭ کہ نالد ز بیداد سرپنجہ ٭ تعین مدت کے واسطے جیسے یکسالہ ویکروزہ
وبا شبہ لیاقت ۔ الف ونون جمع کے بعد آتی ہی جیسے شاہانہ ومردانہ اور
اوسکا نام ہاے نسبت بھی ہی ۔ تشبیہ جیسے دندانہ ونشانہ وزبانہ تخصیص
جیسے زرینہ وپشمینہ وکمینہ ۔ ہاے فاعلی جیسے کنندہ وزنندہ اور بحالت جمع
یہ ہا کاف فارسی سے بدل جاتی ہی جیسے رفتہ ورفتگان وزندہ وزندگان
ہاے صفت جیسے خفتہ وسوارہ وپیادہ ہاے عطفی تو اولی دو فعل یا چند فعلون کے بیچ مین

عطف و اتصال کے واسطے آتی ہے جیسے زید آمدہ ظاہر کرد ای زید آمد ظاہر کرد
اور کاف فارسی اور یاے تحتانی اور کاف تازی اور ہاے تانیث سے بدل
جاتی ہے جیسے شرمندہ و شرمندگی و شاہگان و شایگان و خامک و نامک و شکیلہ
و جمیلہ و علامہ و فہامہ اور اضافت کے وقت ہمزۂ ملینہ سے بدل جاتی ہے
جیسے کردۂ من و غزالۂ ختن و گوسالۂ زر و سوختۂ آتش و دندانۂ کلید و گنجینۂ زر
اور ہا آخر اسم میں علامت جمع کی ہے جیسے نامہا و خامہا ٭

حرف یا

لغت میں معنی اس شیر کو کہتے ہیں جو بعد دوہنے یا لڑکے کے پینے
کے باقی رہ جاوے اور فارسی میں اسکی دو قسمیں ہیں ایک معروف دوسرے
مجہولی جسکے ماقبل کسرۂ خالص ہو معروف ہے جیسے کردی و رفتی و شرمندگی
و فرخندگی اور کسرۂ خالص نہو تو مجہول ہے جیسے آمدے و بودے و مردے
و یکے یاے معروف کی کئی قسمیں ہیں مصدری خطاب نسبت متکلم لیاقت
مصدری بعد اسم و اسم فاعل و اسم مفعول کے آتی ہے جیسے گدائی و پارسائی
و خدائی و غافلی و مفعولی و مشغولی و معزولی (شعر نظامی) خدایا جہاں بادشاہی
تراست ٭ زما خدمت آید خدائی تراست ٭ رہ زدر ماندگی و معزولی ٭ در دل
پیش دوستان آرند خطابی جیسے (شعر سعدی) بیاموز جز علم گر عاقلی ٭
کہ بے علم بودن بود غافلی ٭ یا عاقلی خطابی ہے و یاے غافلی مصدری نسبتی جیسے

ہندی زابلی کابلی یعنی منسوب بہند و منسوب بزابل و منسوب بکابل تکلمی
جیسے استادی و ملّادی لیاقت جیسے رفتنی و گشتنی اور یائے لیاقت بعد نون
مصدری کے آتی ہے یائے مجہول بکسر غیر حال الصاق فائدہ معنی وحدت و توصیف و تنکیر
و استمرار و تعظیم و زیادت کا دیتی ہے یائے وحدت جیسے (شعر سعدی) خردمند مردے
در اقصائے شام ۔ گرفت از جہان کنج غارے مقام ۔ مردے و غارے میں یائے وحدت ہے
یائے توصیف کے بعد کاف ضرور ہوتا ہے جیسے (شعر سعدی) عزیزی کہ از درگہش
سر بتافت ۔ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت ۔ اس یا کو بعضوں نے ایمائی بھی کہا ہے
یائے توصیفی اس یا مصدری کو لکھا ہے کہ جو فائدہ معنی صفت کا دیتی ہے
جیسے (شعر) زاغ بقدر تو ہمائی کند ۔ سر کہ رسد پیش تو پائی کند ۔ یائے تنکیر فائدہ
معنی غیر معین کا بخشتی ہے جیسے (شعر نظامی) جہاں را بدین خوبی آراستی ۔
برون زانکہ یاریگرے خواستی ۔ یائے یاریگرے تنکیری ہے ۔ یائے استمراری صیغہ
واحد و جمع غائب و متکلم پر آتی ہے جیسے گفتے گفتندے گفتمے ۔ یائے تعظیم
افادہ معنی بزرگی کا بخشتی ہے جیسے (شعر) لا نہنگیست کائنات آشام ۔ عرش
تا فرش درکشیدہ بکام ۔ یعنی لا نہنگ بزرگ ہے ۔ یائے زائدہ معنی سے کچھ علاقہ
نہیں رکھتی محض فصاحت کلام کے واسطے آتی ہے اور اکثر بعد اسم و حرفی کے آتی ہے
جیسے کسے و بسے و یکے (شعر سعدی) یکے را برون رفت اندازہ مال ۔ یکے در غم نان و
خرچ عیال ۔ اور جب اسم کے آخر میں کوئی حرف علت ہو اسکے بعد یائے زائدہ فصاحت

بخشتی ہی جیسے موی و بوی و سوی (شعر سعدی) از رہ بر خاک عجز میالم شہر سحر که باد می آید ؛ اور ایک یاے اماله کہلاتی ہی که الف سے بدلی جاتی ہی جیسے کتاب و رکیب کتاب و کتیب موسی و موسی و عیسی و علیسی اور ایک قسم کی اور یا ہوتی ہی که فائدہ معنی امر کا دیتی ہی جیسے (شعر) فردا صدا بنده نواز ارحمے ؛ از چون و چرا جمله سرا رحمے ؛ ای رحم بکن اور الف اور ہا ہوز سے بدلی جاتی ہی جیسے آرام و بیارام و افراز و بیفراز و راهگان و راگان و راگیان و شاهگان و شایگان ؛

فصل در بیان مقدرات و محذوفات بعض الفاظ فارسی

بیان حروف مفرد زائده کا قبل اسکے بیان حروف تہجی مین مذکور ہو چکا ہی لیکن یہان وہ الفاظ مرکب زائده لکھے جاتے ہین که جنکے معنی نہین لیے جاتے تفصیل انکی یہ ہی سر مر بر در مگر گاه ہم ہمی یکے یک ار را فرا فرو است درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن من باز خود بس برون مثال سر و مر زائد کی فردوسی سے سرانجام مر خویشتن را بزہر ؛ بگشت از غم جفت بیداد دہر مثال در و بر زائد کی سعدی سے شبے بر نشست از فلک در گذشت ؛ بتمکین و جاه از ملک بر گذشت ؛ مثال گاه زائد امیر خسرو سے روز دوشنبه بگه چاشتگاه ؛ در مه ذیحجه بیا پایان راه ؛
پہر دن چڑھے پیر کے دن ۱۲ آخر ماه ذیحجه مین ۱۲

نام حرف زائد	نام شاعر	مثال	
مگر	سعدی	ترا صبر بر من نباشد مگر	و لیکن مرا باشد از تیشکر
ہمے	ایضاً	صبا سبز کرتی رعد بانگ آہمے	که بر برق پیشی گرفتے ہمے

نام حروف زائد	نام شاعر	مثال	
یکے	لا اعلم	نگاہی کن بچہ یا ندبیار بر گل زرد	یکے ز دور گل زرد را ببین ہر بار
		یکے اس شعر مین زائد ہی اور اہل ماوراء النہر اسے بیشتر زائد استعمال کرتے ہین ٭	
یک	امیر خسرو	یک چاشنے زور دمار را [۷]	
از و را	خاقانی	تیغ زری از پی بہار را [۸]	مرحلقۂ درع مصطفےٰ را
فرا فرو	فردوسی	فرو خورد خشم غم اندوز را [۹]	فرا یاد نا وردان روز را
است	حسینے	بود دست خیکہ دم نبود ش [۵]	روزی غم بندی فرودش
اندرون	امیر خسرو	خشت زنانیکہ بہنگام خون [۶]	خشت نشانند بسنگ اندرون
اندرواز	سعدی	دلاور کہ باری تہور نمود [۷]	بباید بمقدارش اندر فزود
دگر	ایضاً	مر انام باید درتسلیم فاش [۸]	دگر نا مورم بگیے گو مباش
ہمیدون	نظامی	ہمیدون درین خشم و زنش دماغ [۹]	ابوبکر شمع و عثمان چراغ
		سحرگاہان ناگہان بہاران	
من	نظامی	تو ئی آنکہ تا من منم با منی [۱۰]	ازین در مبادا انتہی دامنی
باز	سعدی	ولی نظم کردم بنام فلان [۱۱]	کہ تا باز گویند صاحبدلان
خود و بس	خاقانی	خود خون مطہر خیان گیس [۱۲]	گلگونۂ قدسیان سنر و بس
برون	نظامی	عقل بشرع تو ز دریای خون [۱۳]	کشتی جان برد بساحل برون

۱۳ عقل تری تا شرع ہے دریاے خون سے کشتی جان کی کنارے پر لگیگی ۱۲

متاخرین کے محاورہ مین لفظ درون برون ہمیشہ انکی بہت کم نظر آتا ہو

الفاظ مخفف کے بیان مین

بعضے الفاظ ایسے ہین کہ جنکے بعض اصلی حروف بسبب کثرت استعمال کے گر گئے ہین اور جو حروف باقی رہ گئے ہین انہین سے ترکیب پاکر وہ اسم مخفف بولا جاتا ہی تفصیل انکی فہرست ذیل سے معلوم ہوگی +

لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت
کوه	کہ		ناگاهان	ناگہان	
بود	بُد و بو		گوہر	گہر	
ستوه	سُتہ		ناگاه	ناگہ	
شکوه	شُکہ		آنگاه	آنگہ	
ہنوز	ہنز		وہان	وہین	
ہرگز	ہگز		شادباش	شاباش	
گروه	گُرہ		ایستاد	استاد	
انبوه	انبہ		استاد	ستاد	
اندوه	اندہ		شاه	شہ	
اکنون	کنون نون		خورشید	خور	
فراموش	فرامش فرمش فرمُش		ماه	مہ	

لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت	لفظ اصلی	لفظ مخفف	کیفیت
خاموش	خموش خمش		راه	ره	
دامان	دامن		سیاه	سیه	
افلاطون	فلاطون فلاطن		گاه	گه	
ارغنون	ارغن		پنهان	نهان	
اینک	نک		چون آن	چنان	
بیرون	برون		چون این	چنین	
نهان	نهن		هفتاد	هفتا	
			چهل سال	چلسال	
هشتاد	هشتا		افغان	فغان	
چون او	چنو		زمین	زمی	

واضح ہو کہ بعض لفظ اصلی لفظ مخفف سے فصیح تر شمار کیے جاتے ہین جیسے کوہ شکوہ ستوہ انبوہ ہنوز سہر گرزا ور بعض الفاظ مخففا اپنی اصل سے فصیح زیادہ شمار کیے جاتے ہین جیسے چنان چنین چنو ناگاہ ناگہان دہان اور بعض لفظ دونون صورتون مین درجہ مساوات کا رکھتے ہین جیسے اکنون کنون خاموش خمش فراموش فرمش اور یہ الفاظ متقدمین اور متوسطین اور متاخرین سب کے محاورہ مین مستعمل ہین +

اور بعض الفاظ مخفف متقدمین کے ایسے ہیں کہ جنکو متاخرین
استعمال نہیں کرتے جیسے نہن نہان سے جہن جہان سے گرہ
گرہ سے شفد شنید سے بجہن برجہین سے آستن آستین سے
تاند تواند سے سگہان سنگہبان سے وخت دختر سے پس پسر سے
شتلم اشتلم سے جنی جوان سے جش چشم سے ہنر ہنوز سے ہگز ہرگز سے

بیان مقدرات میں

حال مقدر ہونے الفاظ کا بعد کاف بیانیہ و واو عاطفہ کے حروف
تہجی میں مذکور ہوگیا لیکن یہان بہی کچہ حال الفاظ مقدر کا لکہا جاتا ہی
واضح ہو کہ جو اسم کہ اسپر لفظ یک آوے لفظ مقدار کا وہان مقدر ہوگا جیسے
ع یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم ؛ ع نما فلی احتیاط نفس یکنفس مباش ؛
اور بعد لفظ با لفظ وجود مقدر رہتا ہی جیسے نظامی نے کہے باچنین گوہر خیز
چہ بو طالبی ریختی سنگ ریز ؛ اور علی ہذا جب قرینہ پایا جاتا ہی وہان جملہ بلکہ
عبارت کی عبارت مقدر ہوتی ہی جیسے سعدی نے شب چو عقد نماز بربندم
چہ خورد بامداد فرزندم ؛ یعنی شب چون نیت نماز میکنم ازین خیال خاطرم پریشان
میشود چہ خورد بامداد فرزندم (عرفی) بر خط استوا کند حرکت ؛ آفتابش چہ تیر
و چہ بہمن ؛ یعنی چہ در تیر و چہ در بہمن یعنی آفتاب اسکا ہمیشہ خط استوا پر
حرکت کیا کرتا ہی بخلاف اصل آفتاب کے کہ تیر اور بہمن میں وہ حرکت نہین کرتا ہی اور

اسی طرح بحسب ضرورت بعد کلمۂ شرط کے جزا مقدر ہوا کرتا ہو شعر نظامی سے
گر آید بیاری گری شہریار ٭ وگرنہ بتاراج رفت این دیار ٭ لفظ نہ الّا بمراد جزا
اس شرط کی ہو مقدر ہو اگر ایک لفظ مصرعہ اول مین لایا جاوے اور مصرعۂ ثانی مین بھی
ضرورت اُسکے لانے کی ہو اور تنگی وزن سے گنجایش اُسکے لانے کی نرہے
تو اُس لفظ کو دوسرے مین مقدر مان لیتے ہین اور یہ کلام سعدی مین بہت
شائع ہو سے ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند ٭ روز میدان وانکہ بگریزد بخون
لشکری ٭ تو یہان مصرع ثانی مین بھی لفظ بازی میکند مقدر ہو ناصر کی اخوین
بختیار ٭ عاقلان تسلیم کردند اختیار ٭ اسکے یہ معنی ہین کہ جائیکہ ناصر اختیار خواہی دید
آنجا انہم خواہی دید کہ عاقلان تسلیم اختیار کردہ اند اور اسیطرح جیسا ہی جدہ بنام
ایزد کے اور آغاز کتاب مین آوے تو اُسکے معنی ابتدا میکنم یا آغاز میکنم کے
ہو جاتے ہین جیسے نظامی سے بنام آنکہ بزرگی ہم داد بخش ٭ کہ مارا در تو ہراش
او دوا بخش ٭ فردوسی سے بنام جہاندار بسیار بخش ٭ خرد بخش دین بخش
دینار بخش ٭ اور لفظ باد بھی بمقام دعا مقدر آتا ہو جیسے عرفی سے یا اسپ
محبان تو مقصود انگیز ٭ بود نابود حسودان تو حرمان آلامی ٭ یہان لفظ باد
مقدر ہو یعنی مقصود انگیز باد و حرمان آلامی باد ٭

فصل در بیان صحت بعض الفاظ فارسی

ہست او رنیست کو اصل مین لفظ است سے بنایا ہو جسکے معنی موجود کے ہین

اس طرح سے ہے کہ الف لفظ ایست کو بدلے ہوز سے تبدیل کیا ہست ہوا
اور پھر ہیست ہین سے بسبب کثرت استعمال کے یا گر گئی ہست ہوگیا اور
پھر اس ہاے ہوز ہست کو الف سے تبدیل کیا تو است ہوگیا اور اسیطرح
نیست کی اصل نہ ایست ہی الف بسبب کثرت استعمال کے گر گیا نیست ہوگیا
جسکے معنی غیر قائم یا غیر موجودگی کے ہین لیکن آخر کو اُسکے معنی بھی محض نیستی اور عدم
کے رہگئے باد کی اصل بود تھی جو صیغہ مضارع ہی الف دعائیہ ما قبل حرف اخیر زیادہ کیا
بواد ہوگیا جیسے شود سے شواد لیکن پھر واو بسبب کثرت استعمال کے حذف ہوگیا
باد رہگیا لفظ نگہت بکاف فارسی مشہور ہی لیکن اصل مین نکہت بکاف عربی ہی کسلیے
کہ جب وہ خود لفظ عربی ہی تو اسمین حرف مخصوص فارسی کا آنا غلط ہی شگوفہ
اگرچہ لفظ فارسی ہی لیکن بکاف تازی شکوفہ صحیح ہی۔ رستم بضم راے مہملہ جو نام پہلوان
ایران ہی محض غلط مشہور ہی کسلیے کہ صحیح نام اُسکا بفتح راے مہملہ یعنی رَستم ہی اور
وجہ اس تسمیہ کی یہ ہی کہ جب اُسکی ماں رودابہ دختر محراب کابلی کو درد زہ شروع ہوا تھا
تو شدت درد سے نوبت بجان پہونچی تھی لیکن جب وضع حمل کیا تو بے اختیار
زبان فارسی مین جو اُسکی زبان مادری تھی لفظ رستم یعنی مین نے تکلیف درد سے رہائی پائی منہ
سے نکلا چنانچہ لوگون نے وہی نام اُسکے لڑکے کا رکھدیا اور دوسرا نام تہمتن تھا لفظ نوشیروان
جو نام بادشاہ ایران ہی غلط مشہور ہی کسلیے کہ نام اُسکا نوشین روان ہی اور وجہ
اس تسمیہ کی یہ ہی کہ قبل از ولادت اُسکے باپ نے تمام سامان عیش و طرب مہیا

کرلیا تھا جب مژدہ تولد فرزند اسکے گوش زد ہوا فوراً کارپردازان مجلس طرب کو
حکم دیا کہ نوشین روان یعنی دورہ شراب نوشین روان کشید ہی فقرہ اسکا نام ہو گیا
ورنہ اسکا دوسرا نام کسری بن قباد تھا کثرت استعمال سے نوشین روان نوشیروان ہو گیا
بغداد کی وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ دراصل نام اسکا باغ داد تھا یعنی وہ باغ جسمین نوشیروان
داد رسی کیا کرتا تھا کثرت استعمال سے الف باغ کا گر گیا بغداد رہگیا گرسنہ بسکون رائے
مہملہ و گرسنہ بفتح رائے مہملہ دونون طرح پر صحیح ہے مثال واسطے صحت بیان اول کے سعدی
سے ورنجرانی بمقدار مملکت * گرسنہ خسپد ملک نیمروز * مثال واسطے تصحیح بیان
دوم کے نظامی سے گرسنہ چو با شیر خاید کباب * بفربہ ترین لقمہ آرد شتاب * لفظ
سخن بفتح خا و ضم خا دونون طرح پر صحیح ہے مثال سعدی سے سخن را سرست ای خردمند
و بن * میاور سخن در میان سخن * مثال دیگر * درین بحر کسیست آشفتہ سخن * ایضاً
با شعر من * اور اسیطرح پر لفظ کہن بضم ہاے ہوز و بفتح ہاے ہوز دونون طرح پر صحیح ہے مثال
کہن مضموم سے کہن بشکن را و رہ نو را کہن * ہر چہ کند کیست کہ گوید مکن * مثال کہن مفتوح
سے آراست بہار از سر نو باغ چمن را * آئین دگر آئینہ شد خاک کہن را * لفظ پہن بسکون ہاے ہوز
و بفتحہ ہاے ہوز دونون طرح پر جائز اور صحیح ہے مثال سکون سعدی سے چنان پہن خوان کرم گسترد
کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد * مثال مفتوح امیر خسرو سے لعل از لالہ بروی چمن * چون گل سوری
ہمہ گرد پہن * گنجشک بمعنی چڑیا بکاف فارسی اول صحیح ہے اور بکاف تازی غلط مشہور ہے
دیباچہ بجیم فارسی مشہور ہے اصل مین دیباجہ لفظ عربی ہے کہ جسکے معنی رخسارہ کے ہین

اور جمع اُسکی ریاحین آتی ہی غنچہ بجیم فارسی مشہور ہی اور اصل اُسکی غنچہ بجیم تازی ہی شعر سعدی
ے دلش گرچہ حال زو رنجہ شد ۞ وا کرد خوشبوی چون غنچہ شد ۞ مشک
معرب اُسکا مسک بکسرۂ میم و سکون سین مہملہ اور مشک بضم میم و کسرۂ میم دونون طرح پر
صحیح ہی گسستن بضم کاف فارسی و فتح حرف ثانی صحیح ہی اور بکسرۂ ثانی غلط مشہور ہی اسلیے
کہ ماضی مطلق اُسکا گسست درست کیساتھ ہم قافیہ کیا جاتا ہی اور لفظ برہنہ کو بفتح
رائے مہملہ و سکون رائے مہملہ دونون طرح پر صحیح ہی امیر خسرو ۔ برہنہ گشتہ تنہ گل
بباغ ۞ باد کنان خس کسی از روی لاغ ۞ سعدی ۔ شگوفہ گاہ شگفتست گاہ خوشیدہ
درخت گاہ برہنہ ست گاہ پوشیدہ ۞ داور بمعنی حاکم یا عادل اصل مین دادور تھا
ایک دال کثرت استعمال سے گر گئی بلہوس اسکو بعض لوگ بوالہوس لکھتے ہین وہ صحیح ہی
بے واو والف غلط ہی ۔ مدہوش بواو معروف درست ہی کس لیے کہ یہ مصدر دہشتن کا
مفعول ہی جسکے معنی بیخود و بیہوش ہو گئے ہین ۔ اور فارسی مین سواے لفظ خرم اور
فرخ کے کوئی لفظ مشدد نہین آتا ہی مگر بوقت ضرورت شعری کے لفظ مخفف کو مشدد
کر لیتے ہین نظامی سے بدزید نقصان نہ رہ پارہ کرد ۞ عمل بین کہ فولاد با خارہ کرد ۞
لفظ نظارہ و تشنہ مخفف اور مشدد دونون طرح پر مستعمل ہوا ہی ۔ گل از بہر منظر
نظارہ کردہ ۞ قبای ہنر را صد پارہ کردہ ۔ نظارہ کنان شہر مین لشکری ۞ مبارز
و انصاف اسکندری ۞ تتو رعم ز قوم حتا یہ سبب لفظ اصل مین مشدد ہین مگر فارسی والے
انکو مخفف کر کے استعمال کرتے ہین لفظ خضر کا بکسرۂ اول و سکون ثانی اہل فارس مین مروج

ہے مگر اصح بفتح اول کسرۂ ثانی ہے جیسے خضر مگر دونون صورتون سے کلام عرب مین آتا ہے کے
پایا جاتا ہے ۔ الف ممدودہ کہ جو آخر جمع یا مصدر وغیرہ مین آتا ہے اسکا رسم خط عربی مین یہ ہے کہ
بعد تحریر الف کے ء یعنی خط مختصر واسطے اظہار ہمزہ اور لکھدیتے ہین مگر فارسی والے
بے ہمزہ لکھتے ہین جیسے ضعفا استغنا املا صحرا ابتدا لیکن حالت اضافت اور صفت مین
یہ ہمزہ مکسور پڑھا جاتا ہے جیسے ضعفاء دہر نقار شہر صحراے فراخ وغیرہ اور کبھی یہ ہمزہ یاے
تحتانی کے ساتھ تبدیل ہو جاتا ہے جیسے ضیاے مغربی و صفاے شہر ۞

جس طرح سے کہ عربی مین توابع مستعمل ہوتے ہین اسیطرح سے فارسی مین بھی آتے ہین
جیسے شب تب پامال یعنی بد بیدا و تار و مار یعنی پریشان سے اکثر ہا جباران ۞
پامال از دست غمخواران ۞ جو کلمے کہ جنکے آخر الف یا یاے تحتانی یا ہاے ہوز ہوتی ہے وہ بوقت
اضافت یاے نسبتی کے واو سے بدلی جاتی ہے جیسے مرتضیٰ سے مرتضوی اور دہلی سے دہلوی
اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہاے ہوز کو حذف بھی کر دیتے ہین جیسے مکہ سے مکی بنگالہ سے بنگالی اور
کبھی یہی ہاے ہوز کو کاف فارسی سے بدل دیتے ہین جیسے خانہ سے خانگی پردہ سے پردگی اور کبھی
یاے نسبت کے اول نون زیادہ کر دیتے ہین جیسے حقانی ربانی اور کبھی بعضے آخر کلمہ کو
بوقت نسبت زاے معجمہ یا الف سے بدل کر لیتے ہین جیسے ری سے رازی
اور کبھی صرف یاے نسبت کے قبل زا زیادہ کر دیتے ہین جیسے مرو سے مروزی ۞